Vol. II
No. 13

Saturday
4th September, 1954



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note: - In this Part a star (*) at the commencement of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Saturday, the 4th September, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair.*]

Questions and Answers

(See Part I)

L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

New Clause 13.

Mr. Speaker : We shall take up the discussion on the amendment of the Minister for adding a new clause. An amendment to that amendment has been tabled.

Shri L. N. Reddy (Wardhannapet) : Sir, I beg to move :

" That for the portion beginning from ' for obtaining the right of possession ' and ending with 'sub-section (2) of section 12' substitute :

" as a price towards the inam land in his possession, such tenant shall be entitled to be registered as an occupant of the said land without being liable to pay any further amount for the said land and no such Inamdar shall be entitled to any further compensation for the said land ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ (بھوکردن ۔ عام) :— مسٹر اسپیکرسر ۔ بہتر یہ ہوگا کہ جو ترمیم بعد میں لائی گئی ہے اوس پر ممبر انچارج آف دی بل اپنے خیالات کا اظہار کریں کہ انہوں نے یہ کلاز بل میں کیوں ایڈ(Add)کیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر :— ممبر انچارج آف دی بل اپنے اسنڈمنٹ کا منشاء واضح کریں ۔

منسٹر فار اکسائز ، فاریسٹس اینڈ ریوینیو(شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی) :— مسٹر اسپیکرسر ۔ یہ نیا کلاز اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ ہم نے قولدار قابضین کے چار اقسام بتائے ہیں ۔ قابض قدیم ۔ پرمیننٹ ٹیننٹ پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ۔ نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ۔ قابض

ھو تو اوس سے پریمیم (Premium) نہیں لیا جائیگا باقی تینوں سے پریمیم لیا جائیگا ۔ اسبارے میں مختلف آنریبل ممبرس کے مباحث کے بعد میں نے اس پر غور کیا تو مجھے ضروری معلوم ھوا کہ اگر کوئی قولدار انعامدار کو پہلے سے معاوضہ دیکر قبضہ حاصل کیا ھے تو کم‌ازکم اوس نے انعامدار کو جو معاوضہ پہلے ادا کیا ھے اوس حدتک انعامدار کو محروم کرکے قولدار کو مجرا دینا چاھئیے ۔ اسلئے انعامدار کو جس‌قدر معاوضہ مل سکتا ھے اوس کے پریمیم میں سے اوس حد تک مجرا کیا جانا چاھئے جو اوس نے پہلے حاصل کیا ھے ۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو قولدار کے لئے نقصان کا موجب ھوگا ۔ اسلئے مقررہ معاوضہ لیکر انعامدار کو دینے کے لئے جو اس میں گنجائش رکھی گئی تھی اوس کو زائل کرنے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے ۔ یہ ترمیم جدید دفعہ کے طور پر اس میں رکھی گئی ھے ۔ اگر آنریبل ممبرس کو اس سے اختلاف ھوتو میں اس کا جواب دونگا ۔ لیکن میں سمجھتا ھوں کہ یہ غریب قولداروں کے لئے زیادہ فائدہ مند ھوگا کیونکہ انعامدار ایک دفعہ جو معاوضہ لے چکا ھے اوسکو دو بارہ نہیں ملنا چاھئے ۔ متعدد دفعات کے ضمن میں خود آپ نے اس کا مطالبہ کیا تھا کہ دو بارہ معاوضہ ادا کرنا مناسب نہیں ھے ۔ چنانچہ اس پر آپ نے ترمیات بھی پیش کئے تھے ۔ آنریبل ممبرس کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے جسکی وجہ سے انعامدار اور قولدار دونوں کے حق میں یکساں انصاف ھوگا ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) :- ساڑھے چار فیملی ھولڈنگ رکھنے والے انعامداروں سے متعلق ھے یا ساڑھے چار فیملی ھولڈنگ سے زیادہ رکھنے والے انعامداروں سے متعلق ھے ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :- قولداروں کے فائدہ کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ھے ۔ انعامدار چونکہ پہلے معاوضہ لیا ھوا ھوتا ھے اسلئے اسکو محروم کرنے کے لئے اور قولدار کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ھے ۔

* شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :- ھماری جانب سے جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے اوس میں اور اس میں یہ فرق ھے کہ ھمارے مسلسل اصرار کی بناء پر ممبر انچارج آف دی بل نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ھے ۔ اسکے نہ ھونے سے قولداروں کا نقصان ھو رھا تھا ۔ اوسکی تلافی کے لئے اور ھماری خواھش کی تکمیل کے لئے کہا جاتا ھے کہ یہ امنڈمنٹ لائی گئی ھے لیکن ھماری خواھش اتنی ھی نہیں تھی ۔ ھم یہ چاھرھے تھے کہ جو معاملات انعامدار نے قولدار سے کئے ھیں اوسکے لحاظ سے کامل طور پر مجرا کیا جائے ۔ اگر ایسا نہیں کرینگے تو کیا نتیجہ ھوگا ۔ اس چیز کو ھاؤز کے سامنے لاؤنگا تاکہ منسٹر صاحب نے جسطرح ھماری ترمیات کے بعد سوچکر یہ دوسری ترمیم لائی ھے اسی طرح ھمارے اس اعتراض کے بعد اس میں ترمیم کرنے پر غور کریں ۔ اور یہ خیال کریں کہ واقعی یہ نہایت واجبی بات ھے ۔ نہ صرف یہ بلکہ گورنمنٹ کے لئے بھی یہ ترمیم فائدہ مند ھوگی اسلئے کہ گورنمنٹ کی ٹریژوری پر بار عائد کرنے کی جو کوشش کی جائیگی

اوس کا بھی سدباب ہوگا - اس واسطے میں یہ چیز ھاؤز کے سامنے لا رہا ہوں - اس سلسلہ میں
کل منسٹر صاحب سُمستان ونپرتی کے متعلق جواب دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ پولیس ایکشن
کے بعد سیریات سے متعلق جو رقم خزانہ سرکاری میں جمع کی گئی ہے وہ واپس نہیں دیجائیگی -
بلکہ بحق سرکار ضبط متصور ہو گی - سو فیصد ضبط ہو گی یہ تو انہوں نے نہیں کہا لیکن
اون کا مفہوم یہی تھا - مگر ونپرتی کے راجہ صاحب نے زمینات فروخت کرلئے ہیں اور کاغذات
جمعبندی میں پٹے کے حقوق دےئے ہیں - آج وہ تمام حقوق خود بہ خود رعایا کے حق میں منتقل
ہو گئے اور وہ رعایا سرکارعالی میں زرمالگزاری جمع کرچکی ہے - وہ رقم واپس نہیں کرینگے -
ممکن ہے اس اصول پر ہمارے منسٹر صاحب نے کل جواب دیا ہو - میں بھی اون ہی
اصولوں کو لیکر آگے بڑھ رہا ہوں - جو لوگ اب تک اپنے حقوق خرید و فروخت کے
ذریعہ یا معاہدہ بیع کے ذریعہ منتقل کئے ہیں اون سے بھی وہی اصول متعلق کیا
جائے - کل سوالات کے ضمن میں منسٹر صاحب نے فرمایا تھا - آج بہت سے لوگ ایسے
ہیں جنہوں نے اپنی اراضیات فروخت کرلی ہیں - اور آج اس قانون کے لحاظ سے اون کے
حقوق کسی اور طریقہ سے تعین کئے گئے ہیں - اوس زمانہ میں جو زمینات خریدی گئیں
تو اوس وقت اون کی قیمت کا تعین نہیں تھا - لیکن آج اس قانون کے لحاظ سے کچھ طریقے معین
کئے جا رہے ہیں - اس کی رو سے پرمیننٹ ٹیننٹ ہونے کی صورت میں لینڈریوینیو کا
(۲۰) گونا - پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ ہونے کی صورت میں (۴۰) گونا اور نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ
ہونے کی صورت میں (۶۰) گونا ہوگا - میں اس سلسلہ میں یہ عرض
کرنا چاھتا ہوں کہ اوس زمانہ میں اوس نے زمین خریدی تھی تو قیمت کا تعین
حکومت کی طرف سے نہیں تھا - اس لئے جو زمین لینا چاھئے تھا وہ لے لیا اور باقی چھوڑ
دیا - لیکن آپ پھر اس سے اضافہ طلب کر رہے ہیں - جو اوس پر بار کا موجب ہوگا -
اس کے علاوہ اس کی وجہ سے قولدار اور انعامدار دونوں کے سازش کرنے کا امکان ہے
اور سرکاری نقصان کا بھی احتمال ہے - میں مثال کے طور پر اس کو واضح کرنا چاھتا ہوں -
فرض کیجئے کہ ایک ٹیننٹ نے انعامدار سے زمین خریدی - ایسا ٹیننٹ یا تو پرمیننٹ ٹیننٹ
ہوسکتا ہے یا پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ہو سکتا ہے یا نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ہو سکتا ہے - ایک
انعامدار نے (۱۲۵) روپیہ زر مالگزاری کی اراضی کو ایک شخص کے ہاتھ اس قانون کے
نفاذ سے پہلے فروخت کیا - اگر اوس ٹیننٹ نے ۱۰ - جون سنہ ۵۰ع سے پہلے زمین خریدی
ہے تو وہ پرمیننٹ ٹیننٹ ہو جاتا ہے - اور دوامی قول کی لکھا پڑھائی ہو سکتی ہے اور
ہمارے قانون کے لحاظ سے وہ پرمیننٹ ٹیننٹ ہو جاتا ہے - اس کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی
کیا قیمت ہو سکے گی میں عرض کروں گا - (۱۲۵) روپیہ زر مالگزاری کی اراضی اوس نے
دو ہزار روپیہ میں جریدی ہے - اور آج (۲۰) گونا زر مالگزاری اوس کو ادا کرنا ہوگا
جس کی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہو سکتی ہے - اس لئے سابق قیمت کے مقابلہ میں پرمیننٹ ٹیننٹ
کو تین ہزار روپیہ زائد ادا کرنے پڑتے ہیں - اس کے علاوہ گورنمنٹ اوس سے
پانچ ہزار روپیہ وصول کر کے تین ہزار روپیہ انعامدار کو دے گی اور دو ہزار خود

لیگی - اب اس ترمیم کے لحاظ سے اوس سے جو تین ہزار روپیہ لئے گئے ھیں اوس میں سے دو ہزار روپیہ مجرا کئے جائیں گے - اور ایک ہزار کا بار اوس پر عائد ہوگا - اس میں شک نہیں کہ بہ مقابلہ سابق کے اس امنڈمنٹ کی وجہ سے اوس کی حالت بہتر ہو جاتی ھے - کیوں کہ پانچ ہزار روپیہ میں سے تین ہزار روپیہ انعامدار کو دیں گے - لیکن ٹیننٹ نے سابق میں دو ہزار روپیہ ادا کیا ھے اس لئے وہ دو ہزار اون تین ہزار میں سے مجرا ہوں گے - اور ایک ہزار روپیہ انعامدار کو ملیں گے - اس لئے اب انعامدار پرمیننٹ ٹیننٹ سے سازش کریگا - وہ ٹیننٹ سے کہیگا کہ آپ مجھے دو ہزار روپیہ دے چکے ھیں اور مزید اب ایک ہزار روپیہ آپ کو دینا پڑیگا - اس لئے وہ ایک ہزار روپیہ مجھے دیدیجئے میں آپ کو بارہ سال کے رسائد اجرا کردوں گا آپ قابض قدیم کی تعریف میں آجائیں گے اور مجھے زائد رقم ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی - کیوں کہ قابض قدیم کے نام پر بلا معاوضہ پٹہ کیا جا سکتا ھے - اس لئے ٹیننٹ بجائے تین ہزار روپیہ دینے کے ایک ہزار روپیہ اوس کو آفر (Offer) کرکے بارہ سال کے رسائد لے لیگا - ممکن ھے وزیر مال یہ فرمائیں کہ ہم اون کاغذات کی بھی جانچ کریں گے - لیکن ایسے کاغذات جمعبندی کے لئیے آپ کے پاس نہیں آئینگے - اور اوس کو آپ چک نہیں کرسکیں گے - اس لئیے یہ سازش کامیاب ہوگی - اب اس کے بعد سرکار کو کیا ملیگا -

انعامدار اس کے بعد یہ کہیگا کہ چونکہ گورنمنٹ نے میری اراضی قابض قدیم کے حق میں ٹپہ کی ھے اس لئیے مجھے اوس زمین کا معاوضہ دلایا جائے - اوس وقت قابض قدیم کو کیا معاوضہ ملیگا - زر مالگزاری کا ساڑھےسترہ گونا تسلیم کیا جاچکا ھے اوس میں سے جڑی جو عام طور پر لینڈ ریوینیو کا (۱/۸) ہوتی ھے منہاکی جائیگی - اور وہ منہا کرنے کے بعد وہ رقم اوس کو ملیگی - گویا اوس کو (۲۱۳۳-۸-۰) روپیہ خزانہ سے دینا پڑیگا - یہاں پریمیم وغیرہ کا سوال نہیں آسکتا - یعنی (۶۰) فیصد اوس کو دینا اور (۴۰) فیصد اوس کو دینا یہ سوال نہیں ہوتا - پریمیم اون کو دیں گے جو ٹیننٹ سے وصول کرتے ھیں یہاں تو پریمیم کا سوال نہیں آتا - اس واسطے لازماً (۲۱۳۳-۸-۰) دینا پڑیگا - اور پھر ادھر وہ پندرہ سو روپیہ ٹیننٹ سے حاصل کرتا ھے اس طرح گویا اوس کو تین چار ہزار روپیہ کی آمدنی ہوگی - اور پھر اس طرف سرکار کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا - کیونکہ ٹیننٹ کو قابض قدیم قرار دینے کی وجہ سے رقم ادا کرنا ہوگا - اور چونکہ جڑی اوسی انعامدار کو آپ ادا نہیں کررھے ھیں ایسی صورت میں (۲۰) سالہ زرمالگزاری کا معاوضہ دیں گے - اس طرح ۲۰ سو روپیہ معاوضہ ہوگا جو خزانہ سے دینا پڑیگا - یہ تو آپ پرمیننٹ ٹیننٹ کو بیچ رھے ھیں - لیکن اس کے علاوہ جو پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ھے یعنی جو شخص ۱ - جون سنہ ۵۰ ع کے بعد زمین خریدا ھے اوس کو تو آپ ریکگنائز (Recognise) نہیں کرتے - یہ چیز تو بل میں صاف صاف ھے - ایسی صورت میں جو معاہدہ سنہ ۵۰ ع کے بعد ہوا ھے اوس کے پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کے حق میں کیا اثرات ہونے والے ھیں - یہی کہ انعامدار اس قانون سے فائدہ اٹھا سکیگا - ۱۲۰ روپیہ زر مالگزاری کی زمین دوہزار میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ نے سنہ ۵۱ ع میں خریدلی - ملٹی پل کے لحاظ سے معاوضہ (۷۰۰) روپیہ

هوگا - جس زمانہ میں اوس نے یہ زمین خریدی اوس وقت قیمت کا تعین نہیں تھا - اور نہ کوئی اصول مقرر تھے - لیکن آج آپ اوس سے کیا مطالبہ کررہے ہیں - (۷۰۰۰) روپیہ اس میں انعامدار کا حصہ (۴۰۰۰) روپیہ اور گورنمنٹ کا شیر (۳۰۰۰) روپیہ انعامدار کو اس سے قبل ہی دو ہزار روپیہ پہنچ چکے ہیں اور مزید (۲۰) سو روپیہ طلب کئے جائینگے - گویا ٹیننٹ کو (۵۰۰۰) روپیہ زائد دینا ہوگا - اب انعامدار سازش کریگا وہ ٹیننٹ سے کہے گا کہ آپ کو (۵۰۰۰) روپیہ دینے پڑینگے - مجھے دو ڈھائی ہزار روپیہ دیدیجیئے میں آپ کو قابض قدیم بنا دیتا ہوں اور رسائد لکھدیتا ہوں - چونکہ ٹیننٹ کو (۵۰۰۰) روپیہ دینا پڑتا ہے اور انعامدار صرف دو ڈھائی ہزار روپیہ طلب کررہا ہے اس لئے بخوشی ٹیننٹ انعامدار کو وہ رقم ادا کردیگا اور بارہ سال کے رسائد لیگا - جب وہ اس طرح قابض قدیم بن جائیگا تو قانون کے لحاظ سے اوس کے نام پٹہ کرنا لازمی ہوجاتا ہے - اوس وقت انعامدار اگر آپ سے کہئے گا کہ آپ نے چونکہ قابض قدیم کو اراضی دی ہے اس لئے یا تو مجھے آپ (۲۱) سو روپیہ دیجیے یا ۲۰ سو روپیے جڑی وضع کرکے دیجیئے - نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کے سلسلہ میں بھی (۱۲۵) روپیہ زرمالگزاری کی زمین کی قیمت (۷۰۰۰) روپیہ ہوتی ہے - میں نے جو تمثیل دی ہے وہ غلط ہے - (۱۲۵) روپیہ زر مالگزاری کی اراضی کی قیمت (۷۰۰۰) روپیہ جو ہوتی ہے وہ نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ہونے کی صورت میں ہوتی ہے - اوس کو زائد از پانچ ہزار روپیہ دینا پڑیگا - میں نے پہلے جو پرمیننٹ ٹیننٹ کو متعلق کرکے تمثیل دی ہے وہ دراصل پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کی تمثیل تھی - غلطی سے میں نے پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو پرمیننٹ ٹیننٹ کہا ہے - (۱۲۵) روپیہ زر مالگزاری کی اراضی جو دوہزار روپیہ میں خریدی گئی پرمیننٹ ٹیننٹ کی صورت میں اوس کا معاوضہ (۳۱۲۵) روپیہ قرار پاتا ہے - اس معاوضہ کا مطلب کیا ہے - گورنمنٹ اپنا (۴۰) پرسنٹ معاوضہ (۱۱۲۵) روپیہ لیگی - اور اوس کو ساٹھ پرسنٹ دے گی - اب تک کاشتکار سے اوس نے دوہزار روپیہ حاصل کرلیا ہے پرمیننٹ ٹیننٹ قرار دینے کی وجہ سے (یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ۵۰ ع کے پہلے خریدا ہے) (۱۸۷۵) روپیہ زر معاوضہ قرار پاتا ہے - ایسی صورت میں پرمیننٹ ٹیننٹ سے سرکار کو رقم وصول طلب نہیں رہتی - اس کے پہلے میں نے جو بحث کی ہے وہ یہ ہونی چاہیئے کہ (۱۲۵) روپیہ زر مالگزاری کی قیمت (۳۱۲۵) روپیہ قرار پاتی ہے - اس میں سے انعامدار کا شیر (۱۸۷۵) روپیہ اور گورنمنٹ کا شیر (۱۱۲۵) روپیہ ہوگا - چونکہ وہ پرمیننٹ ٹیننٹ قرار دیا گیا ہے اور چونکہ اوس نے زیادہ رقم ادا کی ہے اب اس میں سے کوئی رقم انعامدار کو نہیں ملیگی - اس لئے انعامدار قولدار کو ورغلائیگا کہ چونکہ آپ کو (۱۱۲۵) روپیہ گورنمنٹ کو دینا پڑیگا اس لئے آپ تھوڑی سی رقم مجھے دے دیں تو میں بارہ سالہ قبضہ کے رسائد دیدیتا ہوں آپ قابض قدیم بن جائینگے - ادھر وہ گورنمنٹ سے ڈیمانڈ کرے گا کہ میری زمین آپ نے قابض قدیم کے نام پر پٹہ کی ہے اس لئے مجھے اوس کا معاوضہ دیجئیے - اس مطالبہ کا پورا کرنا آپ پر لازم ہوجائیگا - اس طرح انعامدار اور قولدار کے درمیان سازش ہوگی اور ادھر گورنمنٹ ٹریژری پربھی بار ہوگا - اس لئے ان چیزوں کا سدباب کرنے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے -

اس لئے میرا جو امنڈمنٹ آپ کے سامنے پیش ہے اس کو مان لیں تو نہ خزانہ پر کوئی بار پڑیگا اور نہ اودھر کاشتکار کو کوئی نقصان ہوگا ۔ اس میں ہم یہ قرار دیرہے ہیں کہ اگر خود انعامدار زمین کو فروخت کیا ہے تو کمپنسیشن (Compensation) طلب کرنے کے حق سے محروم ہو گیا اس لئے کہ اس نے اپنے حقوق کو اپنی مرضی سے خریدار کے حق میں منتقل کیا ہے ۔ یہ شرط اسی اصول پر ہے جس کا جواب کل منسٹر صاحب نے اسمبلی میں دیا ہے ۔ جب وہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا ہے تو اس کو مزید معاوضہ دینا صحیح نہیں ہے ۔ اگر ایسا کریں گے تو مجھے ڈر ہے کہ اکثر انعامداروں اور قولداروں کے درمیان اس قسم کے معاہدے ہوں گے کیونکہ ایسی زمینات خریدنے والے اکثر ہوشیار لوگ ہی ہیں اور وہ معاوضہ کے لئے گورنمنٹ کے سامنے آئینگے ۔

اور ایک چیز یہ ہے کہ بعض سمستانوں میں مثلا ونپرتی یا گدوال یا کسی اور سمستان میں چونکہ ان کی ہزاروں ایکر کی سیریات ہیں اور وہاں قابض قدیم نکلیں تو آپ خزانہ سے ان کو معاوضہ دیں گے ۔ اگر وہ لوگ زمینات خرید کئے ہیں تو وہ رسید حاصل کریں گے اور ان کے لئے بھی معاوضہ دینا پڑیگا ۔ اس لئے میں ممبر انچارج آف دی بل سے التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے امنڈمنٹ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ جیسا کہ کل اور پرسوں ہمارے اعتراضات پر غور کرکے انہوں نے ان کو قبول فرمائے ہیں اسی طرح اس کو بھی قبول فرمائیں ، کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ خزانہ پر بار نہ پڑے ۔ یہاں قانون کو ری ٹراسپیکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) دینے سے سازش کرنے کا امکان ہے اگر وہ دس سال سے قابض ہے تو بھی آپ اس کو پرمیننٹ ٹیننٹس کہتے ہیں اور سنہ ۱۹۵۰ ع میں یا اس کے بعد خریدا ہے تو اس کو نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ بنا رہے ہیں ۔ اس لحاظ سے اس میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی اس لئے ٹریژری بنچس اور خاص طور پر ممبر انچارج آف دی بل اسپر سنجیدگی سے غور کریں ۔

* شری ایم ۔ رام ریڈی (ونپرتی) اسپیکر سر ۔ ابھی جو امنڈمنٹ آنریبل ممبر ایل ۔ این ریڈی صاحب نے پیش کیا ہے اس کے متعلق انہوں نے کافی وضاحت سے بحث کی اور فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) کے ساتھ اس کو اکسپلین (Explain) کرنے کی کوشش کی ۔ جو نیا کلاز آنریبل موور آف دی بل نے پیش کیا ہے اس کے کیا اسپلیکیشنس (Implications) ہونے والے ہیں اور اس سے خزانہ پر کسقدر بار پڑنے والا ہے یہ بتلایا ۔ اس کے ماسوا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو نیا کلاز ہے جیسا کہ آنریبل موور آف دی بل نے فرمایا بار بار اپوزیشن بنچس کی جانب سے یہ اصرار کیا گیا اور ہر اسپیکر نے اصرار کیا کہ کچھ پراویژن یہاں رکھنا چاہیے تاکہ خریداروں کا پروٹکشن (Protection) ہوسکے ۔ اس مقصد سے یہ نیا کلاز لایا ہے جو بہت پروگریسیو (Progressive) ہے ۔ لیکن جب ہم اس کلاز کو پڑھتے ہیں تو اس میں جو مقصد ہونا چاہئے تھا وہ اوس سے کوسوں دور ہے ۔ اس کلاز کے پڑھانے سے مجھے یہ خیال ہورہا تھا کہ

خریداروں یعنی پروٹکٹیڈ ٹیننٹس اور نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کا فائدہ ہونے والا ہے لیکن ایک تعجب خیز چیز یہ ہے کہ حق انعام الگ اور حق پٹہ الگ چیز ہے تسلیم ہونے کے باوجود قانون میں پوزیشنس (Possession) بیچ لیا ہے یہ الفاظ لائے گئے ہیں ۔ اس سے یہاں پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ۔

اس کے علاوہ ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے جو کمپنسیشن کا تعین کیا گیا ہے وہ اداشدہ رقم سے منہا کریں گے ۔ ہماری گورنمنٹ جسے ہم عوامی گورنمنٹ کہتے ہیں وہ اون راجاؤں سے بھی زیادہ سختی کر رہی ہے جو واقعتاً زمین کے انعامدار ہیں ۔ راجہ راسیشور صاحب نے تین گونا تری اور ۱۰ گونا خشکی کا دھارا لیکر مکمل پٹہ کرنے کے لئے کہا تھا ۔ لیکن آج کی گورنمنٹ نے اس قانون میں جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے ۔ اب مزید یہ ہورہا ہے کہ آپ راجہ صاحب کو رعایا سے معاوضہ وصول کرکے دیں گے ۔ میرے پاس آج چند گاؤں سے شکایت آئی ہے کہ گدوال میں یہ ہوا ہے کہ دو تین مہینے سے نوٹیسس (Notices) اشیو (Issue) کئے گئے ہیں کیونکہ رقم مالگزاری یا قولی رقم راجہ صاحب کو نہیں دیرہے ہیں ۔ اب وہ رجسٹرڈ ڈیڈ (Registered deed) پیش کرکے تین سالہ رقم وصول کرنے کے لئے تین چار سو دعوے دائر کئے ہیں ۔ انکا کہنا ہے کہ یا تو مجھے ۱۰ گونا قول دیکر پوری طرح پٹہ کرالو یا ۳ سال کا پٹہ دو ۔ اس کے بعد جو قانونی حق مجھے ملے گا میں لوں گا ۔ اس طرح وہاں کی رعایا پریشان ہو کر کچھ نہ کچھ دام طے کرلے رہی ہے اور کسی نہ کسی طرح سے زمین بچانے کی کوشش کررہی ہے ۔ مثال کے طور پر ایک شخص کی ۵ ایکر تری اور ۲۰ ایکر خشکی تھی ۔ وہ ۲۰ ایکر خشکی بچانے کے لئے ۵ ایکر خشکی چھوڑ دے رہا ہے ۔ بلا معاوضہ کے لئے راجہ صاحب کہہ رہے ہیں اس لئے مجبوراً وہ ایسا کر رہے ہیں ۔ جس قسم کے معاہدے ہوئے ہیں جیسا کہ یل ین ریڈی صاحب نے اپنے امنڈمنٹ میں پیش کیا ہے اگر وہ بیع ہوں تو صحیح تسلیم نہ فرمائیں ورنہ رعایا کو (پروٹکٹیڈ ٹیننٹ اور نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ) کو فائدہ پہنچانے کے بجائے ان کے حق میں مضرت رساں قانون بنانے کے مترادف ہوگا ۔ چھوٹے انعامدار جن کے پاس ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے کم اراضی ہے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا یہ ونپرتی ۔ گدوال ۔ کولاپور ۔ آتماکور وغیرہ کا سوال ہے یہ بہت بڑی سیریات ہیں اور مجھے تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ (معاف فرمائیں) ہماری حکومت جاگیرداروں سے اور ان انعامداروں سے ساز باز کرلی ہے ورنہ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیوں اس قسم کا کلاز لارہے ہیں کیونکہ اس قسم کا کلاز لا کر آپ رعایا کا تو فائدہ نہیں کررہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر ترمیم کو قبول فرمائینگے ۔

* شری جی ۔ گوپال راؤ (پاکھال) :— مسٹر اسپیکر سر ۔ جو امنڈمنٹ کلاز ۱۳ کی شکل میں ایوان کے سامنے آیا ہے اس میں دو چیزیں بتلائی گئی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ دفعہ

۶ - ۷ اور ۸ کے تحت جو انعامی اراضیات خریدی گئی ہیں انکی. ۶ فیصد سے زیادہ قیمت دی گئی ہے تو معاوضہ دینا نہیں پڑیگا اگر اندرون ۶۰ فیصد ہے تو اوس پر معاوضہ دینا پڑیگا ۔ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ انعامی زمین پر جو کاشتکار ہیں ان میں زیادہ تر لوگوں کو اس قانون کے تحت معاوضہ دینا پڑیگا ۔ اگر وہ انعامداروں کے حق میں چلی گئی ہیں تو گورنمنٹ نے اپنا جو ۴۰ فیصد کا حصہ رکھا ہے وہ واپس لیگی ۔ لیکن ۶۰ فیصد سے زیادہ رقم دئے ہیں تو وہ واپس نہیں دلائے گی اگر انعامدار پہلے سے بیچ چکے ہیں اور معاملہ ہوچکا ہے تو درمیان میں ہمارے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ خبردار آپ نہیں خرید سکتے مجھے معاف فرمائیے اگر میں یہ کہوں کہ آپ بیچ میں دلالی کررہے ہیں ۔ گورنمنٹ بیچ میں بیٹھکر ۴۰ فیصد کی کمی کرنا چاہتی ہے لیکن اس سے پہلے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ حق انعام الگ ہے اور حق پٹہ الگ ہے مگر وہ ان حقوق سے دست بردار ہوچکا ہے تو آپ پھر کونسا معاوضہ دلانا چاہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جارہا تھا کہ ایک نیا کلاز لایا جائے ۔ نیا کلاز آیا اور اس پر مبارک باد بھی دیجاتی کیونکہ ڈھائی سال سے یہ مطالبہ کیا جارہا تھا کہ گورنمنٹ اچھا قانون بھی بناتی ہے تو اسے مبارک باد نہیں دی جاتی لیکن جب ہم اس کلاز کو دیکھتے ہیں تو وہ ایک فرسودہ کلاز ہے اور اس میں انعامداروں کے مفاد کو مضمر رکھا گیا ہے ۔ ابھی جیسا کہ رام ریڈی صاحب نے فرمایا آئندہ الکشنس (Elections) میں جو الکشن اکسپنسس (Election expenses) ہوں گے اس میں اپنا حصہ رکھنے کے لئے زمیندار سے دوستی باقی رکھنے کے لئے یہ کلاز لایا گیا ہے ۔ ابھی ایک آنریبل ممبر نے اپنی جانب سے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس سے نہ کسی قسم کا گورنمنٹ پر بار ہوگا اور نہ پانچ سال یا پانچ دن پہلے خریدنے کا سوال پیدا ہوگا ۔ اور یہ کہ اس میں ان پوزیسشن (In possession) رکھے ہیں تو وہ زمین اس کے ذاتی قبضہ میں رہنا چاہئے ایسے الفاظ رکھنے کی وجہ سے ایک ٹیننٹ قابض قدیم کی حیثیت میں آجائیگا جس کی وجہ سے گورنمنٹ ٹریژری پر کافی بار پڑیگا ۔ ان اپوزیسشن سے پروٹکٹڈ ٹیننٹس اور نان پروٹکٹڈ ٹیننٹس اور قابض قدیم پر کیا اثر پڑیگا اس سے نہ گورنمنٹ کا کوئی نقصان ہونے والا ہے اور نہ انعامداروں کا کوئی نقصان ہونے والا ہے اور نہ پٹہ داروں کا ۔ اس لئے اس امنڈمنٹ کو مان لیا جائے تو مفید مقصد نکلسکتا ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی :۔ اسپیکر سر ۔ شروع میں یہ کہا گیا کہ ونپرتی کے انعامات کی رقم دوسالہ جو گورنمنٹ کو وصول ہوئی ہے اس کو میں نے ضبط کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔ سوال یہ کیا گیا تھا کہ انعامات فروخت کرلئے گئے ہیں اور سرکار میں دوسالہ رقم جمع ہوئی ہے تو فروخت غیرقانونی طور پر ہونے کی وجہ سے رقم کی نسبت کیا عمل ہوگا ۔ میں نے مشروط طور پر کہا تھا کہ اگر حق انعام فروخت کیا گیا ہے تو وہ ضبط کیا جائیگا ۔ میں نے اراضی انعام کا قبضہ فروخت کرنے کے بارے میں جواب نہیں دیا تھا ۔ اگر ملکیت انعام کے حق کو فروخت کیا ہے تو قانوناً اس کو ضبط کرنے کے احکام ہیں ۔

نفس ترمیم کے متعلق آپ نے دو چیزوں کو جو صاف ھیں پیچیدہ کرکے بیان کیا ۔ ھم نے پریمیم کے دو اجزا کئے ھیں ۔ ۶۰ فیصد حق انعامدار کو دیں گے اور ۴۰ فیصد سرکار لیگی ۔ سرکار یہ ۴۰ فیصد اس لئے لے رھی ھے کہ جو قبضہ غیر رجسٹری شدہ تھا سرکاری کاغذات میں اس کا اندراج نہیں تھا اور اس قبضہ کے لئے ایک انعامدار کا درمیانی واسطہ تھا ھم انعامات کے ابالیشن کی وجہ سے اس واسطہ کو دور کرکے اس کو یعنی قابض قولدار کو راست مالک بنا رھے ھیں اس کے لئے ۴۰ فیصد معاوضہ لیا جارھا ھے ۔ ۶۰ فیصد انعامدار لیگا باوجود اس کے کہ اس نے حق قبضہ دیدیا ھے لیکن وہ مالگزاری حاصل کرتا تھا ۔ انعام کا محاصل معاف ھونے کی وجہ سے وہ خود مستفید ھوتا تھا ۔ اس لئے اس کو ۶۰ فیصد معاوضہ رکھا گیا ھے ۔ اگر کسی قولدار نے پہلے ھی سے انعامدار کو رقم ادا کردی ھے تو اس سے مکرر رقم لینا نا انصافی ھو گی ۔ اس حد تک وہ مجرا کی جائیگی ۔ اس نے جس قدر رقم بھی دی ھے ۔ ۴۰ فیصد ۵۰ فیصد ۶۰ فیصد وہ مجرا ھو گی ۔ اگر ۶۰ فیصد سے زیادہ دیا ھے تو اس نے یہ غلطی کی ۔ اس کو اپنی اس غلطی کی سزا بھگتنی چاھیئے ۔ ایسی صورت میں یہ کیسے کہا جا سکتا ھے کہ وہ جتنی بھی رقم دیتا ھے اتنی مجرا ھونی چاھیئے ۔ ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ حکومت بڑے بڑے انعامداروں سے سازش کرلی ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ انہوں نے دفعہ اور ترمیم کے مطلب کو نہ سمجھتے ھوئے ایسے خیال کا اظہار فرمایا ۔ حکومت انعامدار سے کس طرح سازش کریگی ۔ وہ تو انعامدار کا انعام ختم کررھی ھے ۔ کیا اس کا انعام ختم کرکے اس کو حق انعام سے محروم کرنے کے لئے وہ انعامدار سے سازش کریگی ۔ ایسی صورت میں سازش کا وجود کہاں رھتا ھے ۔ ھم سازش نہیں کررھے ھیں ھم تو اس کے حقوق کو ختم کررھے ھیں ۔ البتہ آپ کے ضمیر میں یہ بات ھونا معلوم ھوتا ھے کہ حکومت کے انتظامات کو درھم برھم کیا جائے ۔ آپ یہ نہیں کہتے کہ انعامدار کا معاوضہ ختم کرو بلکہ یہ کہتے ھیں کہ سرکار جو ۴۰ فیصد لے رھی ھے اس کو اڑادو ۔ سرکار جو کچھ لے رھی ھے وہ پبلک اور غریبوں کے فائدہ ھی کے لئے لے رھی ھے ۔ غریب کاشتکاروں کے فائدہ کے لئے ھی درمیانی شخص کو نکال رھی ھے جس کا معاوضہ لیا جارھا ھے ۔ آپ یہ بھی کہتے ھیں کہ قابض نے بیوقوفی کرکے رقم دی ھے ۔ اگر اس نے بیوقوفی کی ھے تو اس بیوقوفی کی سزا اس کو بھگتنے دیجئے ۔ اگر آپ یہ بتلائیں کہ حکومت اس ترمیم کے ذریعہ کوئی ناجائز عمل کررھی ھے تو میں سمجھ سکونگا ۔

یہ کہا گیا کہ انعامدار اور دوامی قولدار سازش کرکے سرکار کو جو پریمیم ملنا ھے اس سے محروم کرینگے ۔ جعلی رسائد بنائینگے ۔ غالباً آپ نے اس کے تمام پہلووں پر غور نہیں کیا ۔ آپ کو معلوم ھیکہ جو پرمننٹ یا پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کی تعریف میں نہیں آتا ھے اسکو ھم غیر محفوظ قولدار قرار دیتے ھیں ۔ غیر محفوظ قولدار سے مالگزاری کا ۶۰ گونا پریمیم لینے کے لئے احکام مدون کئے ھیں ۔ اگر انعامدار سے غیر محفوظ قولدار سازش کرکے ۱۲ سال کے رسائد حاصل کرے تو پہلی صورت میں ۲۰ گونا مالگزاری کے ۴۰ فیصد سے سرکار کو محروم کر رھا تھا یہاں یہ شخص

۶۰ گونا مالگزاری کے ۴۰ فیصد سے محروم کریگا - اس کی آپ کسطرح حفاظت کرینگے جبکہ وہ جعلی دستاویز پیش کریں - میں کہونگا کہ آپ کو ایک ایم - ایل - اے کی حیثیت سے یہ ماننا پڑیگا کہ جعلی دستاویز عدالت میں کامیاب نہیں ہوتی - میں مانتا ہوں کہ کبھی جعلی دستاویز پر ڈگری ہو جائے یا قتل کی سزا سے کوئی قاتل چھوٹ جائے - لیکن عدالت ہائے قانون سچے دستاویز کی بناء پر ہی ڈگری صادر کرتے ہیں - پروٹکٹڈ ٹیننٹ پرمیننٹ ٹیننٹ عارضی قولدار تینوں انعامدار کو معاوضہ دیکر قبضہ لے رہے ہیں - اگر معاوضہ نہ دیکر لینا چاہیں تو وہ زیادہ نقصان پہنچانیکی کوشش کرینگے - وہ ۴۰ فیصد کا بھی نقصان کرنا چاہینگے -

شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) :- دونوں فریق میں وجہ تحریک کو دیکھئے - اس کے لحاظ سے اسکا اندازہ ہوگا -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- یہ تو ۱۵ - ۲۰ گونا ادا کرتا ہے - لیکن اسکوتو ۶۰ گونا سے بچنے کے لئے ترغیب کی وجہ ہے - برخلاف اسکے پروٹکٹڈ ٹیننٹ اور مستقل قبضہ دار تو ۱۰ - ۱۵ گونا دیتے ہیں - ہم انکو ۶۰ گونا معاف دے رہے ہیں - ۴۰ فیصد بچائینگے تو تھوڑی رقم رہیگی - برخلاف اسکے غیر محفوظ قولدار بچائیگا تو بہت بچا لیگا - اسکو زیادہ ترغیب ہونی چاہئے - اسلئے قابض قدیم بنجائے تو ایک پیسہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی - اگر غیر محفوظ قولدار رہے تو ۶۰ گونا دینا پڑتا ہے - اسلئے اسکو زیادہ ترغیب ہوتی ہے - اس طرح آپ سوچنے بیٹھینگے تو جعلی دستاویز کے ڈر سے بہت سے مشکلات پیدا ہوتے جائینگے - آپ کو مالگزاری اسسمنٹ (Assessment) کے ریکارڈ پر بھی غور کرنا پڑیگا - پہانی میں بھی اس کے قبضہ کا اندراج رہتا ہے - اس طرح انہیں آنکھ بند کر کے معاوضہ نہیں دینگے - تمام طریقوں سے تحقیقات کی جائیگی - تاریخ کا اعلان ہوگا - تمام اشخاص جو اس سے تعلق رکھتے ہیں رجوع ہونگے - انسے ثبوت لینے کے بعد تصفیہ ہوگا - گورنمنٹ جب کہ چالیس فیصد حصہ لے رہی ہے تو یوں آنکھ بند کر کے یہ عملیات نہیں کریگی - ان حالات میں اسی ایک جگہ پر فرضی یا جعلی دستاویزات کے ڈر سے یہ ترمیم لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے - اگر ایسا ہی خوف ہوتو ہر جگہ ترمیمات کرنی پڑیگی -

یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ ۱۰ - جون سنہ ۱۹۵۰ع کے بعد کے قولداروں کو محفوظ قولدار نہیں قرار دیا گیا ہے - یہ اعتراض غلط فہمی پر مبنی ہے - میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یہ ۱۰ - جون سنہ ۱۹۵۰ع سے پہلے اور بعد دونوں کے لئے ہوگا -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ (یلندو - عام) :- پروٹکٹڈ ٹیننٹ کی تعریف میں بتلایا گیا ہے کہ ۱۰ - جون سے پہلے کے لوگ اس میں آئینگے -

شری کے - وی - رنگاریڈی :- بالکل صحیح ہے - وہ غیر محفوظ قولدار تو بنجاتے ہیں - اسپر بھی تو منہائی ملتی ہے - یہ منہائی محفوظ قولدار غیر محفوظ قولدار پرمیننٹ ٹیننٹ سب کو دینے کے لئے ترمیم لائی گئی ہے تو ۱۰ - جون سنہ ۱۹۵۰ع کا سوال

ھی کہاں باقی رہتا ہے - میں سمجھتا ہوں واقعات کو صحیح طور پر نہ سمجھتے ہوئے ترمیم لائی گئی ہے - اس وقت تک جو کچھ معاوضہ حق مقابضت کے بارے میں ہے وہ بہ لحاظ نرخ بازار ہمارے مقرر کردہ پریمیم سے کئی گونا زیادہ ہے - مرہٹواری میں فی ایکر ہزار آٹھ سو تلنگانہ میں فی ایکر ۵۰ سے زیادہ پریمیم کی رقم خواہ محفوظ قولدار کی ہو یا غیر محفوظ قولدار کی ہر حالت میں اس سے کم ہے - ہمنے ۶۰ فیصد مجرا دینے کا تصفیہ کیا ہے - میں مانتا ہوں کہ ہر جگہ قولداروں نے انعامداروں کو ۶۰ فیصد سے زیادہ ھی دیا ہوگا لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اگر انہوں نے ناداشتہ طور پر ضرورت سے زیادہ رقم دی ہے تو انہوں نے غلطی کی ہے - اس غلطی کو ہم کیا کرینگے - انعامدار لیا ہے تو کیا ایسی صورت میں اسکو جیل بھجوادینگے - یہ تو نہیں ہوسکتا - سرکار اپنے حق سے تو دستبردار نہیں ہوسکتی - آپ کی ترمیم قبول کرنے کا ایک عجیب نتیجہ یہ نکلیگا کہ اگر انعامدار کو قولدار نے کچھ معاوضہ بھی دیا ہو تو اس سے کچھ نہ لیا جائے - یعنی اگر وہ کسی طرح سے فی ایکر ایک روپیہ بھی نذرانہ یا کسی اور شکل میں انعامدار کو دیدیا ہو تو بس اب اس قولدار سے کچھ پریمیم نہیں لینا چاہئے کسی طرح صحیح نہ ہوگا -

شری کے - ایل - نرسمہاراؤ :- اگر پرائس (Price) ادا کردیا ہے تو ایسی صورت میں کچھ نہیں لینا چاہئے -

شری کے - وی - رنگاریڈی :- نہیں - نہیں - آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ قولدار کچھ بھی ادا کیا ہو تو انعامدار کو کچھ نہیں دینا چاہئے قولدار سے کچھ نہ لینا چاہئیے - قیمت کا تعین کون کریگا - اللہ میاں کریں گے یا آپ کریں گے یا میں کروں گا - معاوضہ کیا دینا چاہئے معاوضہ ایک روپیہ بھی ہوسکتا ہے دو روپے بھی ہوسکتے ہیں - ایک ایکر کی قیمت ایک ہزار روپیہ بھی ہوسکتی ہے - اور باغات کی زمین ہوتو ایک ایکر کے پانچ چھ ہزار بھی ہوسکتی ہے - اس لئے ہم نے یہ رکھا ہے کہ جو کچھ ادا کیا ہے وہ مجرا دینا چاہئے اور اگر ۶۰ گونا کی حد تک دیا ہے تو انعامدار کو دینے کی پوری رقم قولدار کو دینا چاہئے - اس سے بڑھکر آپ کہیں گے تو مشکل ہے - جرم کا ارتکاب ایک شخص کیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ سزا دوسرے کو دو تو یہ نہیں ہوسکتا - حکومت کی کوئی غلطی نہیں ہے -

ونپرتی اور گدوال کے سمستان آپ کے سامنے گھڑی گھڑی چمکتے رہتے ہیں لیکن اسٹڈی (Study) کریں گے تو معلوم ہوگا کہ کوئی نقصان ہونے والا نہیں ہے - سمستان گدوال کی جتنی زمینات ہیں وہ جاگیر کا جزو ہونیکا ادعا ہے یہ مجھے معلوم ہے اگر وہ جاگیر کا جزو قرار پائیں تو ایک کوڑی بھی معاوضہ دینا نہیں پڑیگا - قانون ابالیشن آف جاگیرس (Abolition of Jagirs) کے تحت بلا معاوضہ اراضی کا پٹہ دینا ہوگا -

شری ایل - این - ریڈی :- ان اراضیات کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ انعامی ہیں اس کی علحدہ تحقیقات جاری ہے -

شری کے۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— اس مقدمہ کی جزواً تحقیقات میں نے بھی کی ہے۔ رعایا کا ادعا یہ ہے کہ یہ اراضیات جاگیر کا جزو ہیں ۔ والی سمستان کا کہنا ہے کہ یہ جاگیر کا جزو نہیں ہیں بلکہ انعامی اراضیات ہیں ۔ اگر ۴۰ - ۵۰ ہزار ایکر زمین ہے تو بڑے بڑے سمستان ہونے کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ ایک جاگیر کا جزو قرار پائے تو بلا لحاظ معاوضہ پٹہ ہونا چاہئے۔ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ اراضیات تاتصفیہ زیرنگرانی سرکار رہیں ۔ والی سمستان قابض اراضیات کو بیدخل نہیں کرسکیں گے ۔ جو قولدار قابض ہیں وہی قابض رہیں گے اور زر مالگزاری قابضین سے وصول کرکے خزانہ تحصیل میں جمع کی جائےگی ۔ یہ میں نے حکم دیدیا ہے۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— لیکن وہاں کا زر مالگزاری گدوال کے راجہ صاحب وصول کررہے ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— اب تمام قابضین سے زر مالگزاری سرکار وصول کر رہی ہے جو خزانہ تحصیل میں جمع کی جائےگی ۔ میں نے ایسا حکم دیدیا ہے۔ اگر اس کی تعمیل نہ ہوگی تو کلکٹر اس کے ذمہ‌دار ہوں گے اون سے باز پرس کی جائیگی ۔

شری ایم ۔ رام ریڈی :— والی سمستان کے مقابلہ میں متعدد دعاوی دلا پانے زر لگان کی بابتہ پیش ہو رہے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ والی سمستان وصول نہیں کررہے ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— وہ وصول نہیں کررہے ہیں ۔ میں نے حکم دیدیا ہے۔ اگر اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے تو آپ بتائیے میں فوراً اس کا بندوبست کرونگا۔ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ قابضین سے رقم وصول کرکے خزانہ تحصیل میں جمع کی جائے ۔

اب رہا آتماکور کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اوس کے متعلق میں خود بحیثیت صدر کانگریس اوس کارروائی کو دیکھ چکا ہوں ۔ انعامات دینے کے پہلے سے وہ بہ ادائی زر مالگزاری قابض ہیں ۔ ایسی صورت میں ان کو ایک کوڑی بھی دینے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔

کولہا پور کے متعلق کہنا یہ ہے کہ اگر وہ اراضیات جاگیر کا جزو ہیں تو ایک کوڑی بھی معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ہر مرتبہ کہا جاتا ہے کہ ان کو ۲۰ لاکھ دینا پڑیگا ان کو ۴۰ لاکھ دینا پڑیگا اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ معاوضہ ادا کرکے سب لوگ زمینات لے رہے ہیں۔ لیکن اس میں پریشانی کی کونسی بات ہے۔ اگر ایسا کئے ہیں تو اس ترمیم کے بعد ان کو ایک کوڑی بھی معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ آپ کا مدعا پورا ہو جائیگا ۔ غریب قولدار معاوضہ کی ادائی سے بچ جائیں گے ۔ والی سمستان کو کوئی معاوضہ دینے کا مسئلہ ھی باقی نہیں

رهیگا ۔ کہا گیا کہ ہم نے والیان سمستان سے سازش کرلی ہے ۔ اس قسم کی باتیں صحیح نہیں ہیں ۔ ہم تو اون کی گردن کاٹ رہے ہیں اس کے باوجود جو شبہ کیا جا رہا ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ انعامداروں کے تعلق سے بھی میں کہونگا کہ انعامداروں کو کچھ نہیں مل رہا ہے اون کو بھی جس قدر ہم محروم کرسکتے تھے کر چکے ہیں ۔ اس لئے میں آنریبل ممبرس سے خواہش کرونگا کہ وہ اس ترمیم کو قبول کرلیں کیونکہ یہ خود آپ کی مانگ کے مطابق لائی گئی ہے ۔ اوس طرف کے ممبروں کی بھی مانگ تھی اور اس طرف کے ممبروں کی بھی مانگ تھی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ میری بھی مانگ ہوگئی ۔ اس لئے میں کہونگا کہ یہ ایک فائدہ مند ترمیم ہے اس کو قبول کیا جائے ۔

* شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— ممبر انچارج آف دی بل کی جانب سے یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ کو ۴۰ فیصد جو معاوضہ مل رہا ہے اوس کے ہم خلاف ہیں ۔ در اصل ایسا نہیں ہے ۔ یہاں سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ سابقہ انعامدار اور موجودہ قولدار کے مابین جو قیمت کا تعین ہو چکا ہے اوس کو یہاں ریوائز (Revise) کیا جا رہا ہے جس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اوس وقت از روئے قانون کوئی قیمت مقرر نہ تھی اس لئے بازاری قیمت کے لحاظ سے قیمتیں مقرر کرکے عمل کیا گیا ۔ آج اس تعین قیمت کے مسئلہ کو تازہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ قیمت کے مسئلہ کو تازہ کرکے علحدہ ملٹی پل (Multiple) مقرر کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اون کے مابین طے کردہ قیمتوں میں رد و بدل ہوگا ۔ بعض جگہ زیادہ دینا پڑیگا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ قولدار سے کچھ رقم زیادہ طلب کریں گے یعنی اون کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اوس سے زیادہ اور جو رقم اس طرح وصول ہوگی وہ پوری کی پوری انعامدار کو نہیں جائے گی اس لئے انعامدار اور قولدار کے درمیان سازش کا کم امکان ہے ۔ ہم نے ۵۰ فیصد کا امنڈمنٹ لایا تھا لیکن کم سے کم ۴۰ فیصد کا جو امنڈمنٹ تھا اس کو قبول کر لیا گیا ہے ۔ ہم گورنمنٹ کے معاوضہ لینے کے خلاف نہیں ہیں لیکن سابقہ طے شدہ قیمتوں کو ریوائز (Revise) کرنے سے کیا نتائج برآمد ہوں گے اس پر غور کرنا چاہئے ۔

ایک شخص پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ہے اگر وہ ۱۰ ۔ جون کی بجائے ۱۵ ۔ جون کو زمین خریدا ہو تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا ۔ اگر اوس نے (۱۰) ٹائمس آف دی لینڈ ریوینیو (Ten times of the land Revenue) دیکر خریدا ہے تو آپ (۴۰) ٹائمس اوس سے لینگے ۔ اس طرح (۳۰) ٹائمس کا جو اضافہ ہوگا اس کے متعلق میں کہہ رہا ہوں کہ قیمتیں جو طے کرلی گئی ہیں اون میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ یہ رقم انعامداروں کو ایصال ہوگی اس لئے کاشتکاروں کے حق میں سختی کا موجب ہوگا کیونکہ انعامداروں نے سب معاہدہ پیسہ حاصل کرلیا ہے ۔ اس لئے وہ بہتر یہ سمجھیں گے کہ پہلے جو معاہدہ کرلیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے ۔ اوس وقت آپ اس عمل کو روک سکیں گے ۔ قابض قدیم قرار دینگے تو خزانہ سے دینا پڑیگا ۔ گورنمنٹ

کی طرف سے جو ترمیم آ رہی ہے اوس کو روکنے کے لئے ہم نہیں کہہ رہے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ ممبر انچارج آف دی بل کا یہ آرگیومنٹ کہ ۶۰ ٹائمس آف دی لینڈ ریوینیو دینا پڑیگا اس کے بارے میں وہ سازش کر سکتے ہیں ہر کامن سنس (Common sense) رکھنےوالا کہےگا کہ ہم پہلے ہی ادا کرچکے ہیں اس لئے اوس سے بچنے کے جو اشکال ہوسکتے ہیں ان پر غور کرنا چاہئے ۔ کیونکہ وہ حسب معاہدہ پیسے ادا کرنے کے بعد سے اپنے آپ کو مالک سمجھ رہا ہے اس لئے ایسےلوگ سازش کا شکار ہوں گے جس کا بار گورنمنٹ پر پڑیگا ۔ آپ اس پر غور فرمائیں۔ پہانی پترک کا حوالہ دیا جارہا ہے لیکن میں کہونگا کہ پہانی پترک دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ لینڈ ریوینیو قابض قدیم کے لئے دینا لازم نہیں ہے اور اوس کو رسائد لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہانی پترک کے عملیات کب درست ہیں ۔ باوجود حکومت کی ہدایات کے پہانی پترک کے اندراجات صحیح طور پر نہیں ہو رہے ہیں ۔۔ ہزاروں ٹیننٹس ایسے ہیں جو بیس پچیس سال سے کاشت کررہے ہیں لیکن ایک سال کے عملیات میں بھی ان کا نام درج نہیں ہے ۔ پہانی پترک کے خانہ جات خالی اور معرا رہتے ہیں ۔ جہاں کاشتکار کا نام درج کیا جانا چاہئے نہیں کیا جاتا ہے ۔ اس واسطے اس قسم کے لوپ ہولس (Loop-holes) کو دورکرنے اور اون کا سدباب کرنے کے لئےمیں نے یہ ترمیم پیش کی تھی ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے لوگوں سے جو پریمیم لینا چاہئے وہ نہ لیں ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ گدوال اسٹیٹ میں تین سال کا زر لگان وصول کرلینے کے لئے تحصیل کے ذریعہ نوٹس جاری کی گئی ہے ۔ میں نے آنریبل منسٹر کو ریپریزنٹ (Represent) کیا تھا ۔ اوس وقت شری بی ۔ رام کرشنا راؤ نے جو اوس وقت ریوینیو منسٹر اور آج چیف منسٹر ہیں مجھ سے کہا تھا کہ چونکہ تحقیقات انعامی جاری ہے اس لئےزر قول وصول کرنے کی حد تک اسپیشل آرڈرس (Special orders) دئے گئے ہیں ۔ اوس وقت میں نے اون سے کہا تھا کہ چونکہ تحقیقات انعامی جاری ہے اس لئے اون کو زر قول وصول کرنے کا حق دینا نا مناسب ہے ۔ اگر زر قول وصول کرنا ہی ہے تو سرکار وصول کرسکتی ہے ۔ ممکن ہے منسٹر صاحب نے اس بارے میں آرڈرس جاری کئے یا نہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔ اگر اون کا مطالبہ برابر وہاں جاری ہے ۔ انعام کی تعریف اگر آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ولیج ریکارڈ میں جن کا نام داخل ہے اون کو انعامی اراضی تسلیم کریں گے ۔ سررشتہ انعام چاہے اس کو قبول کرے یا نہ کرے ۔ لیکن انعام ابالیشن بل میں جو تعریف ہے وہ یہی ہے کہ جن کا نام دیہاتی ریکارڈ میں داخل ہے وہ بھی انعام متصور ہوگا ۔ میں نے گدوال اسٹیٹ کے متعلق معلوم کیا ہے کہ وہ اور دیگر والیان اسٹیٹ اپنی سیری اراضیات کا ریکارڈ پہلے سے ہی منیٹین (Maintain) کرتے آرہے ہیں۔ ان اراضیات کے متعلق ساٹھ ستر سال سے ریکارڈ مینٹین کیا جا رہا ہے۔ اون ہی ریکارڈس کی بنا پر سررشتہ عطیات منتخب بنا رہا ہے ۔ والی ونپرتی کے نام منتخب جاری کرتے وقت ریم کی پیشرفت میں عجیب و غریب دلائل پیش کئے گئے ہیں کہ جب پاپنا پیٹھ پرگوپال پیٹھ جیسے چھوٹے چھوٹے سمستانوں کے انعامات منظور کئے جاسکتے ہیں تو

اتنے بڑے جاگیردار اور وہ بھی وفادار جاگیردار کے لئے انعام نا منظور کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس واسطے انعام منظور — اس قسم کی تجاویز ہونا معلوم ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر :— آپ اصل رپلائی (Reply) سے ہٹتے جارہے ہیں ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— میرا منشاء صرف یہ ہے کہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ گدوال کو جزو جاگیر بنا کر رعایا کے حقوق اداء کرنے والے نہیں میں اس استدلال سے متفق نہیں ہوں ۔ خیر گدوال کی حد تک آپ ایسا کرینگے ۔ ونپرتی کا کیا حال ہے ۔ آپ نے کل ھی فرمایا تھا کہ (۴۳) ہزار سے زیادہ منافع کی اونکی اراضیات ہیں ۔ کیوں اتنی کثیر اراضیات بطور انعام کے عطا کی گئیں ۔ جاگیر ہونے کے باوجود اون کو علحدہ اراضی بطور انعام عطاء کی گئی ۔ والی کولہاپور سمستان کا بھی یہی حال ہے ۔ علحدہ اسٹیٹ ہونے کے باوجود انعام کا منتخب اون کے نام جاری کیا گیا ۔ اسی طرح دیگر والیان سمستان کا بھی حال ہے ۔ اور گدوال کی حد تک بھی مجھے یقین ہے کہ یہی ہوگا ۔ لیکن میں کہونگا کہ حکومت وہاں یہی طریقہ اختیار نہیں کرسکتی ۔ کیونکہ پھر دوسروں کے منتخب منسوخ کرنا پڑیگا ۔ کیونکہ وہ لوگ بڑے بڑے جاگیرات رکھتے ہوئے انعامات حاصل کئے ہیں ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ یہ مسئلہ جسکو آج ہم کو فیس (Face) کرنا پڑرہا ہے بہت ھی اہم ہے ۔ یہ ہزاروں لوگوں کی روزی کا مسئلہ ہے ۔ اس لحاظ سے ہم کو سوچنا پڑیگا ۔ میں مانتا ہوں کہ ونپرتی میں بہت سے لوگ عرصہ دراز سے کاشت کر رہے ہیں وہ قابض قدیم ہیں اون سے معاوضہ نہیں لیا جائیگا لیکن گورنمنٹ کو تو معاوضہ اداء کرنا ہوگا ۔ انعامداروں نے سابق میں اپنے اختیارات سے بڑھ کر بعض کو دس گونا بعض کو پندرہ گونا قیمت پر اراضی فروخت کی ہے کیوں اون کے حقوق انعامی ضبط نہیں کرلئے جاتے ۔ اگر ضبط کرلئے جائیں تو معاوضہ دینے کا سوال رد کیا جاسکتا ہے اور اسکی وجہ سے نہ تو گورنمنٹ پر بار پڑیگا اور نہ رعایا سے وصول کرنے کی نوبت آئیگی ۔ انعام کے معاوضہ کے سلسلہ میں جو دوسری صورتوں میں دیا جانے والا ہے بہت سی ترمیمات ہم نے پیش کی تھیں لیکن آپ نے اونکو نہیں مانا ۔ یہاں انعام کا جو معاوضہ دے رہے ہیں اگر (۶۰) فیصد اداء کیا جاتا ہے تو مجرا کرینگے لیکن (۶۰) فیصد سے زائد اداء کیا ہے تو غور نہیں کرینگے ۔ انعامدار کو اراضی فروخت کرنے کے سلسلہ میں ......

مسٹر اسپیکر :— ممبر انچارج آف دی بل نے ان چیزوں کا جواب اس سے پہلے دیے دیا ہے ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— دوسرے طریقہ سے جواب دیا گیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر :— کسی طرح سے بھی ہو ۔ جواب دیا گیا ہے ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— اس لئے میں ممبر انچارج آف دی بل سے خواهش کرتا ہوں کہ وہ اس پر زیادہ غور کریں ۔ ہمارا منشاء ترمیم پیش کرنے کا یہ تھا کہ

جنہوں نے خرید و فروخت کی بناء پر قیمت اداء کردی ہے ویسے لوگوں کا معاملہ تازہ نہ کریں - انہوں نے زائد قیمتیں اداء کی ہیں' اس لئے اون سے مزید وصول نہ کیا جائے - کیونکہ اس سے پیچیدگیاں پیدا ہونگی - ایک طرف تو وہ لوگ آپس میں سازش کرینگے اور دوسری طرف گورنمنٹ کو اپنے خزانہ سے قابض قدیم کے نام پر معاوضہ دینا پڑیگا - ایک طرف پریمیم آپ کو نہیں ملیگا اور دوسری طرف خزانہ پر بار پڑیگا - اس لئے میں خواہش کرتا ہوں کہ ہاؤز میری ترمیم پر غور کرے اور اوسکو منظور کرلے -

Mr. Speaker : I shall put the amendment to amendment to vote. The question is :

"That for the portion beginning from 'for obtaining the right of possession' and ending with 'sub-section (2) of section 12' substitute :

'as a price towards the Inâm land in his possession, such tenant shall be entitled to be registered as an occupant of the said land without being liable to pay any further a amount for the said land and no such Inamdar shall be entitled to any further compensation for the said land.,"

The motion was negatived.

شری ایل - این - ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر - بل میں دفعہ (۱۳) پہلے سے موجود ہے اور وہ پاس ہوچکا ہے اس لئے اس دفعہ کو (۱۲ - اے) رکھا جائے تو بہتر ہوگا -

Mr. Speaker : The office will give the Serial No. I shall now put the amendment of Shri K.V. Ranga Reddy to vote. The question is :

"That after clause 12, add the following new clause 13:-

'13. Notwithstanding anything contained in this Act, or any other law for the time being in force, if any permanent tenant, protected tenant or non-protected tenant has, prior to the date of vesting, paid any consideration to the Inamdar for obtaining the right of possession and said amount is equal to 60% or more of the premium chargeable under Sections 6, 7 and 8, he would be entitled to the deduction only to the extent of 60% and if the said amount is less than 60% of the premium he would be entitled to deducation to the extent of the amount actually paid by him. The amount so deducted from the premium shall be adjusted towards the compensation payable to the Inamdar under sub-section (*ii*) of section 12'."

The motion was adopted.

New Clause 13 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

"That clause 1 *i.e.*, Short title, Extent, Commencement and Preamble as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Short title, Extent, Commencement and Preamble as amended were added to the Bill.

Shri K.V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill. 1954 as amended, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Mr. Speaker : The first and second readings of the Hyderabad Prisoners Bill, 1954 were completed. Let us take up clause-by-clause reading of.

L. A. Bill No. XX of 1954, the Hyderabad Prisoner's Bill, 1954.

Clause 2

Mr. Speaker : There are no amendments to clause 2. The question is :

"That clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Shri Ananth Reddy (Balkonda) : I beg to move :

"That in line 3, for 'otherwise' substitute 'any other enactment in force'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - انت ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - یہ ایک معمولی ترمیم ہے - اصل کلاز میں یہ الفاظ ہیں -

"........Under this Act or otherwise".

میں یہ چاہتا ہوں کہ " ادروائز " (Otherwise) کی بجائے یہ الفاظ رکھے جائیں -

'Any other enactment in force,.

کیونکه " ادروائز "، کے الفاظ اتنے ویگ (Vague) هیں که وه اس کلاز میں اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے - میں نے اس کو ڈلیٹ (Delete) کرکے اس کی بجائے یه رکھا ھے که یا اور کوئی قانون کی روسے آفیسر انچارج پرزنس کی کسٹوڈی میں جائے - " انڈر دس ایکٹ آر ادروائز " (Under this Act, or otherwise) کے الفاظ یه ٹھیک نہیں هیں -

डिप्टि होम मिनिस्टर (श्री. श्रीनिवास राव अेखेलीकर) :—स्पीकर सर, यहां जो 'अदर-वाअिज' (Otherwise) लफ्ज रखा गया है वह सोंच समझकर ही रखा गया है। 'अेनी अदर अिनेक्टमेंट' (Any other enactment) केअल्फाज रखें जायें तो अुससे अेक लिमिट हो जाती है। बाज वक्त अैसा होता है कि अिनेक्टमेंट करने का मौका ही नहीं रहता। असेंब्ली जब चालू नहीं रहती अुस वक्त आर्डिनन्स नाफिज होता है। अुस वक्त आर्डिनन्स को अिनेक्टमेंट कहना या नहीं यह अेक कान्ट्रोवर्शियल (Controversial) सवाल है। अिस कान्ट्रोवर्सी को दूर करने के लिये 'अदरवाअिज' लफ्ज अिस्तेमाल किया गया है। अिसका लिहाज रखते हुअे 'अेनी अदर अिनेक्टमेंट' के अल्फाज रखकर अुसके स्कोप (Scope) को लिमिट करेंगे तो बहुत दिक्कत होगी। Any other enactment ये अल्फाज काम्प्रीहेन्सिव (Comprehensive) नहीं हैं। जो लफ्ज यहां रखा गया है वह सोंच समझकर सही तौर पर ही रखा गया है। अिसलिये मैं समझता हूं कि आनरेबल मेंबर अपनी अमेंडमेंट वापिस ले लेंगे।

Mr. Speaker: The question is:

"That in line 3, for 'otherwise', substitute 'any other enactment in force'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"That clause 3 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clauses 4 to 9

Mr. Speaker: There are no amendments to Clauses 4 to 9. I shall put them to vote. The question is:

"That clauses 4 to 9 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 4 to 9 were added to the Bill.

Clause 10

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move :

"(*a*) Omit lines 6 to 9.

(*b*) That after line 13 :

add " Provided that such removal is for any of the purposes mentioned below :

(*a*) for the medical treatment of the prisoner;

(*b*) for the training of the prisoner in any of the Jail Industries."

Mr. Speaker: Amendment moved.

There is another amendment in the supplementary list.

Shri Srinivas Rao Ekheliker : The copy of the amendment has not been supplied to us.

Mr. Speaker : It has been supplied to all Members.

Shri Srinivas Rao Ekheliker : At least, it has not been supplied to me.

(A copy was handed over to Shri Ekheliker).

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That after the clause, add the following proviso :

" Provided that no provision for the removal of any prisoner shall be made to a prison situated in a linguistic area other than to which the prisoner belongs."

Mr. Speaker : Amendment moved :

شری کے - اننت ریڈی :- کلاز ۱۰ قیدیوں کو ہراس (Harass) کرنے
اور ان پر نت نئے الزامات لگاکر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے اور انکی شرارت جن

معنوں میں کہ حکومت سمجھتی ہے اس شرارت کو کم کرنے کے لئے رکھا گیا ہے - یہ ان لوگوں کا آئے دن کا تجربہ ہے جو جیلوں میں کچھ دن گزارے ہیں کہ معمولی معمولی بات پر ایک جیل سے دوسری جیل میں انہیں منتقل کیا جاتا ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دوسرے قیدیوں کو بغاوت کرنے پر اکسایا ہے - مجھے اکثر جگہوں سے یہ اطلاعیں بھی ملی ہیں کہ بعض ڈیٹینیوز (Detenues) کو یہ کہکر کہ وہ دوسرے قیدیوں کو پولیٹیکل ٹریننگ دیتے ہیں - یہ ڈینجرس (Dangerous) ہیں اور انکی وجہ سے امن میں خلل ہوگا اس اندیشہ سے بھی انکو وہاں سے ٹرانسفر (Transfer) کیا جاتا ہے (Under sentence of death or transportation for life) انکو چھوڑ کر دو چیزیں ہیں - ایک تو (In default of payment of fine) اگر وہ فائن ادا نہ کرنیکے تو لازمی طور پر قید کی سزا بھگتےگا ایسے شخص کر منتقل کرتے ہیں تو وہ بہت ڈینجرس ہوتا ہے - اسی طرح (In default of giving security for keeping the peace) یہ بھی ان پر لاگو کیا جا رہا ہے - ان آخری دو اجزا سے مجھے اختلاف ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ان مقاصد کے لئے قیدیوں کو منتقل کرنے کی کوشش کی جائیگی اور انکو ہراس (Harass) کیا جائیگا - ایک جیل سے دوسری جیل میں منتقل کرنے کے لئے کوئی سبب ہونا چاہئے - آپ نے بل میں کہا ہے کہ گورنمنٹ کو منتقل کرنے کا اختیار ہے لیکن وہ کونسی وجوہات کی بناء پر منتقل کئے جائینگے اون وجوہات کا اس میں ہونا ضروری ہے اسلئے میں نے اپنے امنڈمنٹ کے ذریعہ کہا ہے کہ ان دو صورتوں کے سوا بقایا صورتوں میں منتقلی نہ ہونی چاہئے - ایک صورت تو یہ ہے کہ وہ بیمار ہے اور اگر دوسری جیل میں طبی سہولتیں حاصل ہوسکتی ہیں تو اسکو وہاں منتقل کرنا چاہئے - دوسری صورت یہ ہے کہ اگر ایک جیل میں وہ زیادہ سزا بھگت رہا ہے - وہاں اسکو بیکار پڑے رہنے کے سوا انڈسٹری سیکھنے کے مواقع نہیں ہیں تو ایک اچھا شہری بنانے کے لئے اسکو کسی اور جیل میں منتقل کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ کوئی نہ کوئی صنعت سیکھ لے - اسلئے میں نے یہ سب کلازس ترمیم اے اور بی کے قیدیوں کو طبی امداد حاصل ہونے یا جیل انڈسٹریز سے کسی انڈسٹری کی تربیت دینے کے لئے پیش کی ہے امید ہے کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول کرینگے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چناکنڈور) :- اس سے قبل ایک امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے اس میں بعض قیود یہ عائد کئے گئے ہیں کہ جہاں کہیں ایک محبس سے دوسرے محبس میں منتقل کرنے کا سوال آتا ہے تو وہ باوجہ ہو بلا وجہ نہ ہو - بصورت دیگر قیدیوں کو منتقل نہ کیا جائے - اس ترمیم کی تائید کرتے ہوئے میں اپنی ترمیم کے ذریعہ سے ایک مزید قید یہ عائد کرنا چاہتا ہونکہ اسکو ایسی جگہ نہ منتقل کیا جائے جہاں اسکی مادری زبان نہ بولی جاتی ہو - آئے دن یہ تجربہ رہا ہے کہ نلگنڈہ میں رہنے والے اشخاص کو اورنگ آباد - جالنہ اور گلبرگہ منتقل کیا جاتا ہے اور ایسے اشخاص جو اورنگ آباد یا گلبرگہ کے رہنے والے ہیں انہیں حیدرآباد یا ورنگل میں منتقل کیا

جاتا ھے ۔ یہ نہونا چاھئے ۔ منتقلی کے معاملہ میں محبس کے عہدہ‌داروں کو اختیار ھوتا ھے ۔ چاھے وہ سیاسی قیدی ھو یا غیر سیاسی قیدی جیل کے قانون کے مطابق جو بھی سہولتیں ملنی چاھئیں وہ انکا مطالبہ کرتے ھیں یا ان پر بجا طور پر عمل کرنے کے لئے مطالبہ کرتے ھیں تو لازمی طور پر جیل کے ھرعہدہ داروں کی لینگویج میں انکی ڈکشنری کے لحاظ سے وہ شریر کی تعریف میں داخل ھو جاتے ھیں اور وہ اس شریر کو انتقامی جذبہ کے تحت منتقل کرنا چاھتے ھیں ۔ اس وجہ سے میں یہ شرط عائد کرنا چاھتا ھونکہ مرھٹواڑہ کے اشخاص کو تلنگانہ میں اور تلنگانہ کے اشخاص کو مرھٹواڑہ میں منتقل نہ کیا جائے بلکہ وہ جس علاقے کا قیدی ھے اسکو وھیں رکھا جائے کیونکہ جب کسی قیدی کو محبوس رکھتے ھیں تو جو جذبہ کار فرما ھونا چاھئے وہ صرف یہ ھو کہ اس قیدی کی حالت کو سدھاریں ۔ اسکے علاوہ اسکو اپنے سکونتی مقام سے دور بھیجنے کی وجہ سے ملاقات کی جو سہولتیں حاصل ھوتی ھیں اور وہ اپنے ڈفنس (Defence) وغیرہ کے لئے جو سہولتیں حاصل کرسکتا ھے اون سے محروم ھو جاتا ھے ۔ اسلئے میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ سے یہ سجھاؤ رکھا ھے کہ کسی شخص کو اوسکے ریجن (Region) سے باھر نہ بھیجا جائے ۔ یہ ایک معمولی سی ترمیم ھے میں امید کرتا ھونکہ ممبر انچارج آف دی بل اسکو قبول کرینگے ۔

श्री. श्रीनिवास राव अेखेलीकर:—अध्यक्ष महोदय, जिन मेंबरों ने अबतक तकरीरें फरमाओी हैं, अुन्होंने दोही चीजों पर जोर दिया है। अेक अेतराज तो यह किया गया कि जेल से जो भी शख्स दूसरे जेलों में भेजा जाता है वह अितकामी जजबेके तहत भेजा जाता है। लेकिन यह सही नहीं है। अितकामी जजबे के तहत किसी को अेक जगह से दूसरी जगह नहीं भेजा जाता है। मैं कहना चाहता हूं कि आज जो हालत जेलों की है वह पुराने जमानें में नहीं थी। अब जेलों की तरफ देखने का नुकतेनजर ही बदल गया है। अब वहां पर किसी अितकामी जजबे के तहत लोगों को नहीं रखा जाता है। आपको अब दूसरी निगाह से जेलों की तरफ देखने की जरूरत है। आजकल जो लोग जेलों में हैं और आज के जो जेल हैं अुनका रूप ही अब पलट गया है। और अुसकी तरफ देखने का दृष्टिकोण ही अब बदल गया है। अब वे पूराने जेल नहीं बल्कि करेक्शन होम (Correction home) होगया है। आज जेलों में जो रहते हैं अुन्हें अच्छे और भले आदमी बनाने की कोशीश की जाती हैं और जो अनपढ हैं अुन्हें तालिम भी दी जाती है। आज कितने ही जेलों से लोग प्रथमा, मध्यमा और अुत्तमा की परीक्षा के लिये बैठ रहे हैं। अिसके अलावा आज जेलों में कअी तरेह कीं अिंडस्ट्रिज चलाअी जाती हैं। आज जेलों का अुद्देश्य कोअी अितकामी जजबे का नहीं होता है लेकिन जो लोग कुछ गुनाह करते हैं अुन्हें अच्छे शहरी बनाने की कोशीश आज वहां की जाती है। अिस लिये अितकामी जजबे के तहत अुन्हें मुन्तकिल किया जाता है अैसा कहना सही नहीं है।

दूसरा अिस्तेदलाल यह किया गया कि जेल से जब मुंतकीली की जाती है तो वह महज तकलीफ देने के लिये की जाती है, लेकिन यह कहना सही नहीं है। बाज वक्त जेलों में ज्यादा भीड हो जाती है और जब जेल ज्यादा कंजस्टेड (Conjusted) होजाते हैं, तो वहां से कुछ

कैदियों को दूसरे स्थान पर भेजना लाजमी होता हैं। अब आप ही बताअिये कि अगर अिस तरह जेल कंजेस्टेड होते हैं तो लोगों को वहां से दूसरी जगह मुंतकिल किया जाय या अुन्हें वहीं रखा जाय? हर वक्त मुंतकीली ज्यादा कष्ट देने के लिये ही की जाती है यह अेतराज ठीक नहीं है।

जो तरमीमें ऑनरेबल मेंबर्स की तरफ से दी गअी हैं अुनके जवाबमें मैंने दो वजुहात बयान किये हैं। कअी मर्तबा अैसा होता है कि हालात के लिहाज से अुन्हें अलग रखना जरूरी होता है। अितकामी जजबे के तहत अैसा नहीं किया जाता। यदि किसी शक्स को कुछ अैसी बीमारी है कि जिसकी वजह से अुसे सबके साथ रखना ठीक न होगा तो सेहत की दृष्टी से अुसे अलग रखना लाजमी हो जाता है। कुछ अैसे मरीज होते हैं कि अुनका अिलाज अुस जेल में होना संभव नहीं होता तो अैसी हालत में जहां अुस तरह का अितेजाम हो वहां पर अुन्हें भेजना पडता है।

दूसरी अेक बात यह भी है कि सब तरह के अिडस्ट्रीज अभी तक सभी जेलों में नहीं हैं, और अगर अेकाद कैदी किसी खास अिडस्ट्री में काम करना चाहता है और अुसे सीखना चाहता है और वहां पर अुसका अितजाम न हो तो अुसे दूसरे जेल में मुंतकील करना पडता है, जहां अुस तरह का अितेजाम हो।

दूसरी अेक बात यह भी कही गअी कि जब अेक जेल से दूसरे जेल में कैदी मुंतकिल किया जाता है तो जबान का लिहाज रखा जाय और मराठवाडे का कैदी है तो अुसे मराठवाडे के ही जेल में मुंतकिल किया जाय, लेकिन आज अिस तरह नहीं किया जा सकता है, क्योंकि वहां पर सब तरह का अितजाम होगा अैसी बात नहीं है। आज सब तरह की अिंडस्ट्रीज सब जेलों में नही हैं। अगर अक कैदी किसी अिंडस्ट्री का शिक्षण लेना चाहता है और वह यदि मराठवाडे में हो और यदि अुस तरह की अिंडस्ट्री मराठवाडे के जेलों में न हो तो अुसे मराठवाडे में ही कैसे मुंतकिल किया जा सकता है? क्या आप अुसे अिस तरह की सुविधा नहीं देना चाहते? महज अिस लिये की मराठवाडे के कैदी की मुन्तकीली मराठवाडे में ही होनी चाहिये क्या उसे वंचित किया जाये? हम तो अुसे अिस तरह शिक्षण देकर अच्छा शहरी बनाना चाहते हैं जो कि अमन पसंद हो और अपना कुछ काम करसकें। हम तो जेल के कैदीयों को अच्छे और अमनपसंद शहरी बनाना चाहते हैं और अुन्हें अिसके लिये शिक्षण देना चाहते हैं। जब यह जेल बनाये गये थे तब अिस तरह से लिंगवेस्टिक बेसेस (Linguistic basis) पर विचार नहीं किया गया था। आज तक तो जेलों की तकसीम भाषावारी आधार पर नहीं हुअी है और आजका अॅडमिनिस्ट्रेशन भी भाषा के आधार पर नही बनाया गया है। मेरा ख्याल है कि अिस तरह से जबतक भाषावारी सूबे नहीं होते और अॅडमिनिस्ट्रेशन भी अुस बेसेस पर नहीं होता तबतक अिस तरह की मांग करना कि कैदीयों को मुंतकील करते वक्त जबान के लिहाज से मुंतकिल किया जाय, यह कब्लज वक्त होगा। जब अिस तरह सूबे का भाषावारी बटवारा होगा और भाषावारी प्रांत बनेंगे तब अिस बात का लिहाज किया जा सकता है।

अेक बात यह भी है कि अगर कोअी अक आदमी बाकी सबको तकलीफ देता हो तो अुसे मुंतकिल करने की जरूरत होती है, नहीं तो अुस अेक आदमी के कारण बाकी सारा माहोल खराब हो जाता है। अगर अेक आदमी के कारण १०० आदमीयों का तर्जेअमल बिगडता हो तो अुसे मुंतकिल करने में कोअी अेतराज नहीं होना चाहिये।

मुंतकिलियों के बारे में जेल मॅन्युअल में कुछ शरायत मुकर्रर किये गये हैं। वह आप अुस जेल मॅन्युअल में देख सकते हैं। जेल मॅन्युअल की अेक कॉपी हाअुस के टेबल पर रख दी गअी है। आप ने जो तरमीमात लाअी हैं, अुन्हें मै कबूल नहीं कर सकता, अिस लिये अुन्हें वापस लिया जाय तो ठीक होगा।

Mr. Speaker: The question is :

"(a) Omit lines 6 to 9.

(b) That after line 13:

add "Provided that such removal is for any of the purposes mentioned below:

(a) for the medical treatment of the prisoner;

(b) for the training of the prisoner in any of the said industries."

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"After the clause, add the following proviso:

'Provided that no provision for the removal of any prisoner shall be made to a prison situated in a linguistic area other than to which the prisoner belongs".

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"That clause 10 stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clause 11

Shri K. Ananth Reddy: I beg to move:

"That for the portion beginning with 'remand' in line 16 and ending with 'Hyderabad' in line 18, substitute: "instead of remanding him to the prison, order him to be placed in any settlement established under the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Act, 1954".

Mr. Speaker: Amendment moved.

شری کے ۔ اننت ریڈی :— اسپیکر سر۔ کلاز (۱۱) میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی قیدی جو سزا بھگت رہا ہو اس پر دیوانگی یا پاگل پن آجائے تو اس کو مینٹل ہاسپٹل (Mental Hospital) میں داخل کیا جائے گا اور وہاں اچھا ہوجانے کے بعد اس کو اپنی سزائے قید کی سابقی مدت پورا کرنے کے بعد مکرر جیل خانہ بھیج دیا جائیگا ۔ میں نے اس سلسلے میں امنڈمنٹ اس غرض سے پیش کیا ہے کہ اگر کوئی قیدی علاج کے بعد اچھا ہو جائے تو اسے مکرر جیل خانہ بھیجنے کی بجائے حیدرآباد ہیبیچول افنڈرس ایکٹ ۱۹۵۴ء کے تحت قائم کئے ہوئے سٹلمنٹس میں بھیج دینا چاہئے تاکہ وہاں وہ اپنی اس نئی زندگی میں ایک اچھا شہری بننے کی کوشش کرسکے ۔ حکومت تو یہ چاہتی ہے کہ قیدیوں کو ستایا نہ جائے انہیں ممکنہ سہولتیں پیشہ سیکھنے اور دوسرے امور میں دی جائیں ۔ ایسی صورت میں جب وہ پاگل پن کے دور سے نکل کر ایک سمجھدار انسان بنجاتا ہے تو اوس کے بعد اس کو سٹلمنٹ میں رکھکر ایک اچھا شہری بنایا جانا چاہئے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب میری اس ترمیم کے مقصد سے اتفاق کرتے ہوئے اس کو قبول کریں گے ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :— अध्यक्ष महोदय, यह जो तरमीम पेश की गअी है, अुसे कबूल करने में मुझे कोअी अुजर नही होता, लेकिन यह जो कानून है अुसमें यह तरमीम बैठती नहीं अिस लिये मै अिसे कबूल नहीं कर सकता। जो सेटलमेंटस तैयार किये गये हैं वे हैदराबाद हॅबिच्युअल ऑफेंडर कानून के तहत किये गये हैं। लेकिन जो शख्स हॅबिच्युअल ऑफेंडर नहीं है और दिवाना होगया है तो——

شری کے ۔ اننت ریڈی :— آنریبل منسٹر کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس ایکٹ میں ایسے ملزمین کو بھی رکھنے کی گنجائش ہے جو ہیبیچول افنڈرس نہیں ہیں ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :— वह कोअी हॅबिच्युअल ऑफेंडर नहीं है तो अुसे अुस कानून के तहत तयार होने वाले सेटलमेंट्स में कैसे रखा जा सकता है? जो हॅबिच्युअल ऑफेंडर हैं अुसे ही अुसमें रखा जा सकता है।

شری کے ۔ اننت ریڈی :— میں نے کہا ہے کہ اس ایکٹ میں ہیبیچول افنڈر نہ ہونے پر بھی دوسرے دفعہ کے تحت سٹلمنٹ میں رکھ سکتے ہیں ۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :— हॅबिच्युअल ऑफेंडर की तारीफ में वह कैसे आ सकता है? वह हॅबिच्युअल ऑफेंडर नही है और दिवाना होगया है तो अुसें अुस सेटलमेंट में कैसे रखा जा सकता है? हॅबिच्युअल ऑफेंडर अॅक्ट के जो प्रॉव्हिजन्स (Provisions) हैं, अुनमें यह नही है कि अगर कोअी शख्स दिवाना होता है तो उसे और हर दिवाने शख्स को अिस सेटलमेंट में रखनाचाहिये। अिस तरह करना कायदे के खिलाफ होगा अिसलिये यह अमेंडमेंट मै नहीं कर सकता।

Mr. Speaker : The question is :

" That for the portion beginning with 'remand' in line 16 and ending with 'Hyderabad' in line 18, substitute : "instead of remanding him to the prison, order him to be placed in any settlement established under the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Act 1954."

The motin was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 11 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clauses 12 & 13

Mr. Speaker : The question is :

" That clauses 12 and 13 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 12 and 13 were added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

" That the Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

The Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri Srinivas Rao Ekhelikar : I beg to move :

" That L. A. Bill No. XX of 1954, the Hyderabad Prisoners Bill, 1954, be read a third time and passed.

Mr. Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. XX of 1954, the Hyderabad Prisoners Bill, 1954, be read a third time and passed.

The motion was adopted.

Business of the House

مسٹر اسپیکر :— مجھے ایک اعلان کرنا ہے ۔

L.A. Bill No. XXI of 1954, the Cotton Ginning and Factories Bill, 1954.

اور

L.A. Bill No. XXII of 1954, the Hyderabad Civil Courts Bill, 1954.

سے متعلق امنڈمنٹس ۶ سپٹمبر سنہ ۱۹۵۴ع کو ۱۲ بجے تک پیش کئے جاسکتے ہیں اور

L.A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad City Police (Amendment) Bill, 1954.

اور

L.A. Bill No. XXIII of 1954, The Hyderabad Sales Tax (Amendment) Bill, 1954.

سے متعلق امنڈمنٹس ۷ ۔ سپٹمبر ۱۹۵۴ع کو ۱۲ بجے تک پیش کئے جاسکتے ہیں ۔
اب ہم ریسس کے لئے اڈجورن ہوتے ہیں ۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

L. A. Bill No. XIX of 1954, the Hyderabad Prisions Bill, 1954.

Shri Srinivas Rao Ekhelikar : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XIX of 1954, the Hyderabad Prisons Bill, 1954 be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—मिस्टर स्पीकर, सर, प्रिजनर्स बिल को मूव्ह करने के वक्त मैंने कहा था कि प्रिजन्स बिल और प्रिजनर्स बिल पेश करने में करीब करीब अेक ही मकसद है। चूंकि सन १९५१ के अेप्रिल में दूसरे ताजिरी कवानीन पार्ट बी स्टेटस में लागू हुअे और अुनके तहत क्रिमिनल प्रोसीजर कोड वगैरा में दूसरे स्टेटस के मुताबिक अेकसानियत लाअी गअी। सजाओं में अेकसानियत लाअी गअी लेकिन अुसके तरीके अमल में अेकसानियत नहीं थी। अिस लिहाज से यह जरूरी था कि अुसमें भी अेकसानियत पैदा की जाय। पार्ट बी स्टेट की हैसियत

से हम पीछे न रहें बल्कि पार्ट अे" स्टेटस के बराबर कानून में और अुन के अमल करने में हो जायें अिसलिये परसों प्रिजनर्स बिल पेश किया गया और आज अुसका दूसरा हिस्सा प्रिजन्स बिल पेश किया जा रहा है। प्रिजन किसको कहा जायेगा, वहां जो लोग रखे जायेंगे वे कौन रखे जायेंगे, किस तरीके से रखे जायेंगे, अुनके रहने का अिन्तेजाम किस तरीके से किया जायेगा, अुनकी सिहत के मुतालक क्या खबर गिरी ली जायेगी, अुनके काम करने के क्या तरीके हों और अुनको वहां रखकर किस तरीके से अुनके साथ अमल किया जायेगा, ये तमाम बातें हैं जिन पर प्रिजन्स बिल में गौर किया गया है। अिस कानून को भी सन १९०० का कानून कहा जा सकता है, लेकिन अैसा नहीं है। १९५२ तक के जितने भी तरमीमात सेंट्रल कवानीन में और दूसरे स्टेटस में अिस कानून के तहत किये गये हैं अुनका खयाल रखा गया है और यह मालूम कर लेने के बाद कि सन १९५३ और ५४ में कोअी तरमीम कही पर नहीं की गअी है अिस कानून को तैयार करके पेश किया जा रहा है। वैसे हमारे पास १७ फसली का जाब्ता महबस था। और अेक जेल मॅन्यूअल भी नाफीज था। अुसमें जो बहुत कुछ तरमीमात किये गये, अुन सब तरमीमात को अिस प्रिजन्स अैक्ट के तहत अेक जगह लाकर अिसकी दफा ७ के तहत नया जेल मॅन्यूअल रिवाअिज (Revise) कर के पेश करना है। अिसके तहत भी जरूरी था कि अेक अैसा अैक्ट किया जाय। अिस लिहाज से भी यह बिल यहां पेश किया जा रहा है। जेलों में जो लोग रखे जाते हैं, अुनको सख्ती से ही सुधारा जा सकता है, सख्ती करने से ही अिन्सान सुधर सकता है, यह जो पुराना खयाल था वह आज बदल गया है और आज अुस पुराने खयाल को कानून से बदला जा रहा है। पुराने जेल मैन्यूअल में तरमीमात करके आज जेलों में अमल किया जा रहा है, और कैदियों को अुनकी जिंदगी में बहुत सी सहूलतें मुहैया की गअी हैं। यह भी अेक खयाल है कि जेलों में कैदियों को पुरअमन शहरी बनाना है, अुनको काम-धंधो में लगाना है, अुनको तालीमयाफ्ता बनाना है और अिस लिहाज से अुनकी जरूरियात का भी खयाल करना है। अुनको वहां अिन्तेकामी जजबात के तहत नहीं रखा गया है। बल्कि अुनमें अिन्सानियत पैदा करने, और सुधार करने के खयाल से रखा जा रहा है और अिस लिहाज से बहुत सी सहूलतें वहां पर मुहैया की गअी हैं। अिस तरह से जो चीजें अमल में लाअी गअी हैं अुनको अेक जगह देखने में थोडी सी दिक्कत थी। वह अिस वजह से कि अब तक कोअी मुकम्मिल कानून नहीं था और अलग अलग तौर पर समय समय पर गवर्नमेंट के आर्डर्स पर ये सारी चीजें की गअी हैं। यह अेक नया कानून लाकर अुन तमाम कवायद को अेक जगह लाकर पेश करना है ताकि यह मालूम हो जाय कि हकीकत में क्या तबदीली हो गअी है, और किस तरह आज अुनको जेलों में रखा जाता है। दस साल के पहले कैदी किस तरीके से रखे जाते थे और आज किस तरीके से रखे जाते हैं, अुनको क्या सहूलतें दी जा रही है, अुनके लिये तालीम का क्या अिन्तजाम है, किस तरह से जरूरत पडने पर अुनको रिहा किया जाता है, यह सब मालूम होना चाहिये। बाज वक्त किसी कैदी को जिसको २० साल की भी सजा हो यह मालूम होने पर कि हकीकत मे अुसने अमल से साबित किया है कि आयंदा वह अपनी जिंदगी काफी अूंचे दर्जे से और अच्छे तरीके से बसर करेगा कब्लअजवक्त भी रिहा किया जाता है। अिन तमाम चीजों को अेक जगह बताने के लिये यह बिल पेश करने की जरूरत थी। मैं अुम्मीद करता हूं कि अिस बिल के फर्स्ट रीडिंग को पास किया जायेगा।

* شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— مسٹر اسپیکر سر۔ جو قانون آج ھاؤز کے سامنے لایا گیا ھے اس کے متعلق ھاؤز کا خیال تھا کہ یہ قانون بالکلیہ حکومت حیدرآباد کا اختیاری قانون ھے۔ ممبر انچارج آف دی بل نے اس قانون کو ھاؤز کے سامنے کچھ اس طرح سے پیش کیا جس سے یہ معلوم ھو کہ اس قانون کے ذریعہ جیلوں کو جنت میں تبدیل کردیا جائے گا اور پرزنرس (Prisoners) اوس میں ڈالے جائیں گے ۔ کل بھی کچھ اس قسم کے الفاظ استعمال کئے گئے ھیں ۔ اس بل کو دیکھنے کے بعد مجھے یہ محسوس ھوا کہ اس قسم کے الفاظ بے محل و بے موقع ھیں ۔ آج جو بل پیش کیا گیا ھے بالکل اوس ایکٹ کی نقل ھے جو انگریزوں کے سامراجی دور میں نافذ تھا ۔ یہ قانون اوس قانون کے لفظ بہ لفظ نقل ھے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ''کاما'' (Comma) اور ''ھیفن'' (Hyphen) کو بھی تبدیل نہیں کیا گیا ھے۔ بالکل وھی ھے جو بیروکریٹک مشنری (Bureaucratic machinery) کے زمانے میں تھا ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جیل کے حالات کو تبدیل کرنے کا جو دعوی کیا جارھا ھے وہ صحیح نہیں ھے ۔ میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ نہ صرف آپ بلکہ مرکزی حکومت نے سنہ ۱۹۰۰ یا سنہ ۱۸۹۴ع کے ایکٹ میں کیا کوئی ترمیم کی ھے ؟ اگر میں پنڈت نہرو کے وہ الفاظ جو انہوں نے اپنی تحریر میں لکھے تھے ھاؤز کے سامنے رکھوں تو میں سمجھتا ھوں کہ اوس کا جواب نہ ھاؤز دے سکے گا اور نہ حکومت ھند اس موقف میں ھوگی کہ اس کا جواب دے۔ آج ھم محسوس کرتے ھیں کہ وھی قانون موجود ھے اور ھمارے ساتھیوں کو اس کا تجربہ ھے کہ اوس کے جو انتہائی نتائج ھوسکتے ھیں ، بھگت رھے ھیں اور بھگت چکے ھیں ۔ چنانچہ اب بھی صدھا ایسے لوگ جیلوں میں ھیں جن سے ملنے کی حد تک اجازت نہیں دی جاتی ھے ۔ اور وہ دقتیں محسوس کر رھے ھیں اور اون کا مقابلہ کر رھے ھیں ۔ میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ اوس دور کے بدل جانے کے بعد اس قانون میں ترمیم کیوں نہیں کی گئی ۔ تو کیا حکومت حیدرآباد ایک قدم آگے بڑھکر اے اسٹیٹ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے یہ قانون لا رھی ھے ۔ میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ اس سلسلہ میں جو دوسرے اصلاحی قوانین ھیں اون کی مطابقت کا سوال کیوں نہیں لایا جاتا ۔ لیکن سزا اور جزا کے قوانین میں آپ کے جذبات اور خیالات کچھ اور طریقہ سے کام کرتے ھیں ۔ اگر آپ یہ کہتے ھیں کہ باوجود اس کے کہ ھم خود اس قانون سے مطمئن نہیں ھیں ۔ باوجود اس کے کہ یہ قانون ھماری حکومت کے منشاء کی تکمیل نہیں کرتا ھم مجبور ھیں کہ سنٹرل گورنمنٹ کے کہنے کی بناء پر یہ قانون یہاں بنائیں ۔ اگر ایسی بات ھوتی تو میں تسلیم کرلیتا ۔ لیکن یہ بات نہیں بلکہ اس قانون کو یہاں پیش کرنے کا کریڈٹ (Credit) آپ خود حاصل کرنا چاھتے ھیں ۔ میں کہوں گا کہ یہ قانون آپ کے لئے باعث ملامت ھے۔ یہ کہا جا رھا ھے کہ جو قانون ھم لا رھے ھیں وہ جمہوری [illegible] پر محابس اور جیلوں میں اصلاح کی غرض سے لا رھے ھیں ۔ اگر آنریبل ممبرس آف دی ھاؤز اس کو صحیح سمجھتے ھیں تو میں کہوں گا کہ یہ دھوکا ھے یہ مغالطہ ھے۔ یہ وھی قانون ھے جو انگریزوں نے اپنے زمانے میں سنہ ۱۸۹۴ع میں اور پھر سنہ ۱۹۰۰ع

میں بنایا تھا - ہم نے یہ سمجھا تھا کہ محابس اور جیلوں میں اصلاح کے متعلق جو گشتیاں ور احکام مدون کئے گئے تھے اون کو بھی اس قانون میں ملحوظ رکھا گیا ہوگا لیکن میں اس قانون کے دفعات کے حوالہ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی جدید چیز یا کوئی ترمیم یہاں نہیں لائی جا رہی ہے - بلکہ یہ بالکل وہی قانون ہے جو انگریزوں کے زمانہ میں بنایا گیا تھا - اور جو آج بھارت کے لئے شایان شان بن چکا ہے اتنا عرض کرنے کے بعد میں ہاؤز کی توجہ اس بل کے چند اہم دفعات کی طرف مبذول کراؤنگا - یہاں پر پرزنرس کی کیٹیگوریز (Categories) کی گئی ہیں - یعنی سیول پرزنر کنوکٹڈ کرمنل پرزنر (Convicted criminal Prisoner) اور کرمنل پرزنر - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کے زمانہ کے جو پولیٹیکل پرزنرس (Political Prisoners) ہیں اون کا درجہ اس قانون کے تحت کیا ہوگا - اون کا مرتبہ کیا ہوگا - اون کے لئے بھی حکومت نے کیا آسائشیں مقرر کی ہیں وہ آپ کے اس شایان شان قانون میں نہیں ہے - کوئی دفعہ یا چیپٹر اس قانون کا اس سلسلہ میں ایسا نہیں جو مجھے ممبر انچارج آف دی بل بتا سکیں اور میں اون کا شکریہ ادا کرسکوں -

ایک چیز اور ہے کہ جن لوگوں کو عام اصطلاح میں پرزنرس کہا جاتا ہے خواہ وہ سیول پرزنرس ہوں یا کرمنل پرزنرس ہوں تاوقتیکہ کسی عدالت سے اون کو سزا نہ ہو قانون فوجداری کی رو سے وہ بے گناہ تصور کئے جاتے ہیں - مگر اس قانون میں ایسی کوئی اصطلاح نہیں ہے - سیول پرزنر تو وہ ہوگا جو قانون دیوانی کی رو سے گنہگار ہو - کرمنل پرزنر وہ ہوگا جو قانون فوجداری کی رو سے گنہگار ہو - یہ وہی تعریفات ہیں جو پہلے سے چلی آرہی ہیں - پولیٹیکل پرزنر کے لئے کوئی اچھی اور واضح قسم کی تعریف - اوسکو کیا کیا آسائشیں ملینگی اور اوسکو اس قانون کے تحت کیا کیا حقوق دئے جائینگے ہم کو اس قانون میں کہیں نظر نہیں آتے - اس لئے وہ پولیٹیکل پرزنر کیا کرمنل پرزنر کی تعریف میں آئیگا یا سیول پرزنر کی تعریف میں آئیگا - میں تو نہیں سمجھتا کہ وہ کرمنل یا سیول پرزنر کی تعریف میں آسکتا ہو -

ایک اور چیز یہ ہے کہ اس قانون کے بعض حصے اس امر سے متعلق ہیں کہ محابس کے انتظامات کون کونسے آفیسرس کرینگے - اون کے کیا کیا فرائض ہونگے اون پر کیا کیا ذمہ داریاں رہینگی - ملزمین سے ملاقات کرنے والوں پر کیا کیا پابندیاں اور قیود عائد ہونگے - وغیرہ وغیرہ - لیکن میں ممبر انچارج آف دی بل سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ملزمین کے کام کے کیا اوقات رہینگے - اون سے کس قسم کا کام لیاجائیگا - اون کو کتنا معاوضہ دیا جائیگا - کیا وہی معاوضہ دیا جائیگا جو باہر عام طور پر مزدوروں کو دیا جاتا ہے - اون کی بیماری اور اون کے آرام کے بارے میں کونسے دفعات اس بل میں رکھے گئے ہیں - جو سیول رائٹس باہر کے شہری کو ہوتے ہیں وہ اون قیدیوں کو دینے کی کیا تھوڑی بہت کوشش آپ نے کی ہے - اون قیدیوں سے اون کے رشتہ دار یا لیگل اڈوائزر جب ملاقات کے لئے آئینگے تو کونسی مراعات اور سہولتیں

اون کو ہم پہنچانے کی کوشش آپ نے کی ہے - یہ تو بالکل وہی پرانا قانون ہے جو
دو صدی سے چلا آرہا ہے - جس کے متعلق ہمارے دلوں میں ایک نفرت پیدا ہوچکی
تھی اون ہی قانون کے الفاظ کو آپ نے یہاں رکھا ہے اور پھر یہ کہنے کی کوشش کی
جارہی ہے کہ حکومت نے اپنے طور پر یہ قانون لانے کا کریڈٹ حاصل کیا ہے - میں
اس قانون کو چیپٹر بائی چیپٹر (Chapter by chapter) ہاؤز کے سامنے رکھکر
بحث کروں تو زیادہ مناسب ہوگا - اس قانون کا دوسرا چیپٹر " مینٹیننس اینڈ آفیسرس
آف پرزنس (Maintenance and Officers of Prisons) کے متعلق ہے - تیسرا چیپٹر
ڈیوٹیز آف آفیسرس جنرللی (Duties of Officers generally) کے متعلق ہے -
کلاز (۱۱) سپرنٹنڈنٹ سے متعلق ہے - کلاز (۱۳) میڈیکل آفیسر سے متعلق ہے - جسکی
طرف میں بعد میں اشارہ کرونگا کہ میڈیکل آفیسر اور اوسکی ذمہ داریوں کے متعلق جو
حکم مدون کیا گیا ہے وہ کس حدتک موزوں سمجھا جاسکتا ہے - کلاز (۲۱) سب آرڈینیٹ
آفیسرس (Subordinate Officers) کے بارےمیں ہے - چیپٹر نمبر (۴) اڈمیشن - ریمول - اینڈ
ڈسچارج آف پرزنس (Admission, Removal and discharge of Prisoners) کے متعلق ہے
چیپٹر (۵) ڈسپلن آف پرزنرس (Discipline of Prisoners) سے متعلق ہے - چیپٹر (۶) بڈ -
کلوتھنگ اینڈ فوڈ (Bed, clothing and Food) وغیرہ کے متعلق ہے اس کے متعلق میں
آنریبل ممبر انچارج آف دی بل کی توجہ مبذول کراتے ہوئے یہ کہونگا کہ جیل میں
جو سلز میں رہتے ہیں خواہ وہ سیول ہوں یا کرمنل اگر وہ اپنا بستر اپنے ذاتی خرچے
سے صاف ستھرا رکھنا چاہتے ہیں تو کیا اون کو اس بات کا حق نہیں دیا جاسکتا ؟
آپ کہتے ہیں کہ اوس کے متعلق اجازت لینا ضروری ہوگا - خیر میں یہاں تفصیلات
میں نہیں جاؤنگا - لیکن اتنا عرض کرونگا کہ جو حقوق سیول پرزنر کو دے رہے ہیں
یا جو کنوکٹڈ پرزنرس کو دے رہے ہیں وہ کافی نہیں ہیں - جو حقوق آسائش باہر کے
ایک عام شہری کو حاصل ہیں وہ ان کو بھی زیادہ سے زیادہ مہیا کرنا چاہئے - لیکن
اس دفعہ میں ایسا کوئی پروایژن نہیں رکھا گیا ہے - میں پوچھنا چاہتا ہونکہ آخر
کیا وجہ ہے کہ آپ جو اس کے لئے جنت بنانا چاہتے ہیں کیوں ایسی چیزیں نہیں رکھے -
اوس کی اخلاقی ترقی اور شہری ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے جو ماحول جیل میں
ہونا چاہئے وہ آپ پیدا نہیں کررہے ہیں - اوسکو بلند اخلاق کے ساتھ جیل سے باہر
آنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ دفعات ۳۱ اور ۳۲ میں آپ نے نہیں رکھی
ہیں کہ واقعی طور پر اوسکے اخلاق اور کردار اور اوسکے خیالات بلند ہوسکیں - آپ
کے اوس سل (cell) یا آپکی جیل کی چار دیواری میں بیٹھکر وہ اپنی حالت کی
اصلاح نہیں کرسکتا - میں آپ کو یاد دلاؤنگا کہ پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں کن
خیالات کا اظہار کیا ہے - میں اون کو یہاں توکوٹ (Quote) نہیں کرونگا بلکہ
کسی اور موقع پر نوٹ کرونگا کہ انہوں نے جیلوں کے متعلق خود اپنے تجربہ کی بناء
پر کن خیالات کا اظہار کیا ہے - یہ جو کہا جاتا ہے کہ انتقامی جذبہ کی خاطر ملزمین
کے لئے جیل بنائی جاتی ہے وہی انتقامی جذبہ کے تحت آپ یہ قانون لا رہے ہیں - اگر

کوئی سیول پرزنر یا ان کنوکٹڈ پرزنر (Unconvicted prisoner) خود اپنے
ذاتی خرچه سے صاف ستھرا بستر یا ضروریات زندگی کی چیزیں گھر سے لانا چاھتا ھے تو
برابر اوسکو یه حق دیا جانا چاھئے - ممکن ھے اوس طرف کے آنریبل ممبرس یه کہیں
که هم اوس کےلئے رولس بھی بنائینگے - میں اوس سلسله میں یه عرض کرونگا که آج
کل جس طرح رولس بنالئے جاتے ھیں محبس وغیرہ کے بارے میں وہ قابل اعتراض
ھیں - هم نے اس سے پہلے بھی کئی مرتبه یه عرض کیا ھے که ایسے رولس اسمبلی کے
سامنے لائے جانے چاھئیں - لیکن اس پر کوئی توجه نہیں دیجاتی - اس قانون میں بھی
اس کے متعلق کوئی پراویژن نہیں ھے - آپ کیا مراعات دینگے اون کا شائبه تک بھی
اس قانون میں نہیں ھے - اس لئے یه تصور کرنا که جو رولس اس سلسله میں بنینگے وہ
بہترین قسم کے ھونگے درست نہیں - وہ رولس اس بل کے اسکوپ (Scope) سے
باھر نہیں بن سکتے - اس قانون کے دفعات کے حدود میں ھی بنائے جائینگے - دفعه (۳۰)
میں پرزنرس سے کام لینے کے متعلق بتایا گیا ھے - اوس میں یه کہا گیا ھے که قیدیوں
سے ۹ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جائیگا - میں کہونگا که دنیا کے کسی قانون کے تحت
بھی عام مزدور سے (۸) گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جاسکتا لیکن اون ملزمین سے جو
آپ کی زنجیروں میں جکڑے ھوئے ھیں اون سے آپ ۹ گھنٹے کام لینا چاھتے ھیں - اور
پھر اوس کام کا معاوضه ایک پائی بھی آپ اون کو نہیں دیں گے - فیکٹریز کے لیبرس کے لئے
تو صرف چھ یا آٹھ گھنٹے کام کرنے کی اجازت ھے لیکن ان قیدیوں کےلئے جنہیں اون کے
خیالات کی اصلاح کرنے کے لئے کچھ عرصه کے لئے جیل میں رکھا جاتا ھے اون سے
زیادہ کام لیا جاتا ھے حالانکه وہ کام نامینل (Nominal) لیا جانا چاھیئے -
جو که دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں ھونا چاھیئے - میں یه سمجھنے سے قاصر ھوں که
آخر ملزمین کے حق میں یه کس طرح فائدہ مند اور صحت بخش قانون ثابت ھوسکے گا -
غرض که اس قانون کے پورے دفعات ایک نمائش گاہ معلوم ھوتے ھیں - دفعه (۴۰) جو
وزٹس ٹو پرزنرس (Visits to Prisoners) سے متعلق ھے اوس میں یه
بتلایا گیا ھے که سیول یا انکنوکٹڈ پرز نرس سے اون کے لیگل اڈوائزرس یا اور کوئی سلاقات
کے لئے آئینگے تو اوس وقت وھاں اور کوئی موجود نہیں رھیگا - میں یه کہنا چاھتا ھونکه
جمہوریت کے زمانه میں پرزنرس کے متعلق کیا تصور ھونا چاھیئے - اون کو زیادہ آرام
پہنچانے کے لئے کیا کیا مراعات دیجانی چاھئیں وہ اس میں نہیں ھیں - آپ سیول
ان کنوکٹیڈ پرزنرس کے لئے کوئی رعایت نہیں دے رھے ھیں - تجربه یه ھے که جو لوگ
قیدیوں سے ملنے جاتے ھیں وھاں یه حال رھتا ھے که قیدی تو آھنی سلاخوں کے پیچھے
کھڑے رھتے ھیں اور اس طرف اون کے بیوی بچے وغیرہ ھوتے ھیں - اوس وقت
سی - آئی - ڈی کا آدمی بھی موجود رھتا ھے - ایسے حالات میں وہ کس طرح اپنی خانگی گفتگو
کرسکتے ھیں - اخلاقی طور پر یه بات کس حدتک موزوں اور مناسب سمجھی جاسکتی
ھے آپ اندازہ کرسکتے ھیں - دفعه (۴۰) کے تحت ملزمین کو به اجازت لوگوں سے ملنے کی
آزادی دی گئی ھے لیکن وہ مکمل آزادی نہیں ھے - بلکه وھاں یه رکھا گیا ھے که جب

لیگل اڈوائزر اون سے ملنے کے لئے آئیں تو اون کے سوا کوئی دوسرا شخص موجود نہ رہنا چاہیئے - میں سمجھتا ہوں - یہ قانون جمہوریت کے اغراض و مقاصد کے منافی ہے - یہی تصور اور ذہنیت سابقہ حکومت کی تھی - میں صاف طور پر یہ بھی عرض کردینا چاہتا ہوں کہ اس قانون کے بعض دفعات یعنی (۲۸) (۴۸) اور (۵۴) وغیرہ ناموزوں دفعات ہیں - (۵۴) تو ایک خاص دفعہ معلوم ہوتا ہے - اس میں یہ کہا گیا ہے -

54 (1) No punishment of whipping shall be inflicted in instalments or except in the presence of the Superintendent and Medical Officer or his Subordinate.

(2) Whipping shall be inflicted with a light ratan and not less than half an inch in diameter on the buttocks, and in case of prisioners under the age of sixteen it shall be inflicted in the wap of school discipline, with a lighter ratan.

میں یہ کہوں گا نہ جیلوں میں اصلاحی تصور سے کام لیا جانا چاہیئے - قیدیوں کو ذمہ دار شہری بنانا چاہیئے - اون کے اخلاق درست کرنے کی باتیں سکھانی چاہئیں - لیکن آپ نے جو سزائیں مقرر کی ہیں اون میں اور پہلے کی سزاؤں میں کونسا فرق ہے - ان چند ریمارکس کے ساتھ میں آنریبل موور سے اپیل کروں گا کہ فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر اس قدر چیزیں عرض کرنا اس قانون کے خدوخال کے واضح کرنے کے لئے کافی ہیں - سکنڈ ریڈنگ کے موقع پر جو امنڈمنٹ آئینگے اون پر کافی غور کرنا مناسب ہوگا - اگر آپ واقعی طور پر اس قانون کو ایک اصلاحی قانون کا نام دینا چاہتے ہیں اور قیدیوں کے لئے جنت بنا نا چاہتے تو اون امنڈمنٹس کو قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ کرنا چاہیئے - یہ قانون جو میں سمجھتا ہوں کہ اسٹیٹ سبجکٹ (State subject) ہے دوسروں کے لئے اچھی نظیر ثابت ہوگا -

*శ్రీ కె. రామచంద్రరెడ్డి (రామన్నపేట):— అధ్యక్ష మహాశయా,

ఏదైతే చెఱసాలల గురించిన బిల్లు, ఇక్కడ ప్రవేశ పెట్టబడిందో దానిని గురించి యిప్పుడే ఇక్కడ గౌరవనీయ సభ్యులు వివరంగా చెప్పారు. నేను కూడా కొన్ని విషయాలు, —నా అనుభవంలో వున్నవాటిని, చూస్తున్నవాటిని చెప్పదలచాను. ఈ అసెంబ్లీ ముందు, ఏదైనా జైళ్ళ సంస్కరణల గురించి చట్టం తేబడుతుందని మేము ఆశించాము కాని హోం-మంత్రిగారు ఏమని సెలవిచ్చారంటే ౧౯౦౦ ఈస్వీలో చేసిన చట్టానికి కొద్దిగా సవరణ చేసి ఇప్పుడు ప్రవేశపెట్టామని చెప్పారు. ప్రజా ప్రభుత్వం అని అనుకొంటున్న ఈ కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం ౧౯౦౦ ఈస్వీలోని చట్టాన్ని గాక వాస్తవంగా ఈనాటి పరిస్థితులను, ప్రజాస్వామిక పరిపాలనను దృష్టిలో పెట్టుకొని చేస్తే బాగుంటుంది. అలా కాకుండా పాత చట్టానికి స్వల్పమైన సవరణలు చేసి ఇప్పుడు ప్రవేశ పెట్టారు. జైళ్ళకు పోతున్న వారి పరిస్థితులు చూస్తే నానావిధాలుగా వున్నాయి. మరాట్వాడా, తెలంగాణా లోపల చూస్తే ఆర్థిక ఇబ్బందులవల్ల తిండి గడవక దొంగతనాలు చేసి శిక్షించబడేవారు ఒక రకం. (౨) మేము మరాట్వాడా గుల్బర్గా, జైళ్ళలో చూశాం,

నూటికి ౭౦, ౮౦ మంది ఖైదీలు ఏమి చెప్పారంటే, భూసమస్యలగురించి పోరాడి వచ్చామన్నారు. భూములగురించి వారియొక్క న్యాయమైన హక్కులకొరకు, జమీందార్లకు వ్యతిరేకంగా పోరాడి హత్యలుచేసి ఆ విధంగా జైలుకు వచ్చారు. ఇక మిగిలినవారు సహజంగా దొంగతనం అలవాటుండి అది ఒక హాబిట్ అయి దొంగతనంచేసి శిక్షించబడ్డవారున్నారు. ఈ విధంగా మూడురకాల పరిస్థితులలో జైలుకువచ్చినవారున్నారు. వాళ్ళ పర్సెంటేజీ చూస్తే భూములకొరకు, న్యాయమైన హక్కులకొరకు జమీందార్లకు వ్యతిరేకంగా పోరాడి హత్యలుచేసి వచ్చినవారు ఎక్కువ సంఖ్యలో వున్నారు. వాస్తవానికి ఈ విధంగా వుండే వాళ్ళను ఎలా చూడాలి? ఇదీ వరకుండిన ఫ్యూడల్ విధానంలోని పద్ధతులనే ఇప్పుడుకూడా కొనసాగించడం కాంగ్రెసు ప్రభుత్వానికి పెద్ద కళంకం. కాబట్టి ఇందులో మార్పులు తీసుకు రావలసిన అవసరం చాలా వుంది. ఇప్పుడు జైళ్ళలో పరిస్థితులు ఎలా వున్నాయి? అక్కడ గంజ్‌లు, సెల్సు, ఏ స్వరూపంలో వున్నాయి? అవి గదుల స్వరూపంలో లేవు. సెంట్రల్ జైలులో మూడువిధాల సెల్సు వున్నాయి. సింగల్ గంజ్, డబుల్‌గంజ్, డేంజరుగంజ్ అని మూడు రకాలున్నాయి. డేంజరుగంజ్‌లో నలుగురయిదుగురిని కూడా వేస్తారు. స్వరూపంలో సింగల్‌గంజ్ ఒకటిన్నర గజాల వెడల్పు, రెండున్నరగజాల పొడవు వుంటుంది. మలమూత్రాలు కూడా అక్కడే విడవాలి. డబుల్‌గంజ్‌లో మధ్యగది, ఒక చిన్నగది—నాలుగున్నర గజాల పొడవు, ౨ గజాల వెడల్పు వుంటాయి. పడుకొనేగదుల్లోనే మలమూత్రాలు విసర్జన చేయాలి. గాలి, వెల్తురు వుండదు. ఆ తలుపుకొక రంధ్రం వుంటుంది ఫ్యూడల్ విధానంలో మానవులను మానవులుగా గాక పశువులుగా చూడబడి ఈ సెల్సులో బంధింపబడేవారు. ఆపద్ధతే ఇప్పుడూ ఈ కాంగ్రెసు హయాంలో కూడా కొనసాగుతోంది. ఇక్కడ మన బాగ్ ఆంలో చూచినట్లయితే జంతువులకు గాలి, వెల్తురు వచ్చే విధంగా వేరు వేరు గదులున్నాయి. కాని జైళ్ళలోని సెల్సును చూస్తే గాలి, వెల్తురు రాదు, సూర్య రశ్మి తగలదు. మానవులను ఆ విధంగా బంధించి జంతువులకన్నా వారిని హీనంగా చూడటం ఈ ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వానికి పెద్ద కళంకం. కాబట్టి ఆ సెల్సు పద్ధతిని పూర్తిగా రద్దు చేయాలి. వాళ్ళు మానవులుగ బ్రతకాలంటే సూర్యరశ్మి, గాలి, వెల్తురు వుండేచోటు ఏర్పాటు చేయాలి. ఆ ప్రకారం వేరే గదులు కట్టండి. అలా లేకుండా ఈ సెల్సులోనే నెలలకొలదీ సంవత్సరాల కొలదీ, ఎవరినీ కనపడనీయకుండా, వాళ్ళను బంధిస్తే వాళ్ళు దుర్గుణాలను వీడి బుద్ధిమంతులు ఎలా అవుతారు? అటువంటి సెల్సులో వుంచినందువల్ల దుర్గుణాలు దూరం కావు. కాబట్టి ఈ గంజ్‌ల పద్ధతి పోవాలి. వేరేగదులుండాలి. తరువాత జైళ్ళలో ఖైదీలకు మూడు విధాలుగా సంకెళ్ళు వేస్తున్నారు. రెండు చేతులకు నిలువు దండాలు, అడ్డ దండాలు, రెండు కాళ్ళకు సంకెళ్ళు వేస్తారు. కదలటానికి వీలుండదు. నిలువుదండాలు చేతులకు వేస్తారు. ఇవి నిజాం కాలంలో వుండేవి ఇప్పుడు లేవని చెబుతారు. కాని ఇప్పుడూ వేస్తున్నారు. ఈ పద్ధతులు ఆనాడు నూటికి నూరు పాళ్ళుంటే ఇప్పుడు నూటికి ౬౦ పాళ్ళ వరకు అవలంభిస్తున్నారు. ఈ హీనిస పద్ధతులను పూర్తిగా తొలగించాలి. మానవుని నీచంగాను, జంతువుకంటే హీనంగానూ చూసే విధానం పోయి, మానవుని మానవునిగా చూసేందుకు వాళ్ళను సత్ప్రవర్తకులుగా చేసేందుకు మనం ప్రయత్నించాలి. నేను కోరేది శిక్షవేసే పద్ధతులలో ప్రధానంగా మార్పు రావాలని కోరుతున్నాను. నిలువుదండాలు, అడ్డదండాలు, సంకెళ్ళు—ఇది మానవునికి వేయవలసిన శిక్ష కాదు. జంతువులకు వేయవలసిన శిక్ష. కాబట్టి ఇటువంటి పద్ధతులను తొలగించవలసిన బాధ్యత

ఘనందరిమీద వున్నది. ఈ బిల్లులో అటువంటి మార్పులేమీ లేవు. పూర్వపు పద్ధతులనే కంటిన్యూ చేస్తున్నారు. ప్రజా ప్రభుత్వమని చెప్పుకొనే కాంగ్రెసు ప్రభుత్వంకూడా పాతవాటిని అలాగే వుంచడం సరైన పద్ధతికాదని నా అభిప్రాయం. ఈ పద్ధతి మార్చాలి. జైళ్ళలో యిచ్చే డైయిట్ విషయం చూద్దాం. వాళ్ళకు నాలుగు ఛటాకుల బియ్యం, ౮ ఛటాకుల పిండి, యివ్వాలని వుంది. డైయిట్ విషయంలో నైజాంకాలంలోకన్నా యిప్పుడు కొంత మార్పు వచ్చింది. కొన్ని స్వల్ప విషయాల్లో యిప్పుడు మార్పులు వచ్చాయి. కాని ఆ ఫ్యూడల్ విధానంలోని— మానవులను హింసించే పద్ధతులను దూరం చేయకుండా ఈ ప్రజాస్వామిక పరిపాలనలో కూడా అలాగే వుంచటం న్యాయంకాదు. ప్రధానంగా బేసిక్ విషయంలో మార్పులు చేయకుండా స్వల్ప విషయాల్లో మార్పులు చేస్తే సరిపోదు. అయితే ఈ డైయిట్ విషయంలో మాకు తెలుసు. ఖైదీలకివ్వడానికి రొట్టెలు చేస్తారు. 300, ౪00 రొట్టెలు, వార్డర్లు, కానిస్టేబిల్సు ద్వారా బయటకు వెళ్తాయి. ఇవి ఎలా మిగుల్తాయి. ఖైదీలకిచ్చే డైయిట్ నుంచే మిగులుతాయి. రొట్టెని కాల్చడం మంచిగా వుంటే మిగలదు. కాని మెత్త మెత్తగా కాలిస్తే అందులోని పిండి పచ్చిగా వుండి తూకం ఎక్కువ వస్తుంది. పచ్చిగా వుండటంవలన ఖైదీలకిచ్చే తూకం సరిగానే వుంటుంది ఆవిధంగా మిగల్చబడి కొంతపోవడంవలన ఖైదీలకిచ్చే డైయిట్ పూర్తిగా లభించడంలేదు. ఆడైయిట్ సరిపోదు. ఆ విధంగా మిగల్చడం వలన చాలా అన్యాయం జరుగుతోంది. యిప్పటికీ ఈ సిద్ధతులు కొనసాగుతున్నాయి. ఈ ప్రభుత్వం ఏమైనా మార్పు చేయగలిగారా, అంటే ఏమీ చేయలేకపోయారు. ఖైదీలకు జబ్బులు వస్తే సరైన ఏర్పాట్లు లేవు. హాస్పిటల్సు జైళ్ళల్లోవున్నప్పటికీ జబ్బుచేయగానే తీసుకువెళ్ళకుండా రేపో మాపో చనిపోతాడనగా డాక్టరుదగ్గరకు తీసుకుపోతారు. అక్కడకూడా పక్రమంగా మందులు యివ్వడంలేదు. వెయిట్, అనగా బరువు తగ్గితే, జైలు మాన్యువల్‌లో సరిగా పరీక్షించి మందివ్వాలని వుంది. ఆ విధంగా డాక్టరు యివ్వడు. దినదినం వెయిట్ తగ్గుతున్నా సరైన డైయిట్ ఇవ్వడంలేదు. ఇక చికిత్సకు హాస్పిటల్‌లోకి తీసుకు వెళ్ళినప్పుడు ఖైదీ జబ్బుగా వున్నాడని చూడకుండా చేతులకు కాళ్ళకు సంకెళ్ళు వేసి మంచానికి బిగదీస్తారు. ఈ విధంగా రెండు కాళ్ళు, రెండు చేతులు బిగదీస్తే అతని అవస్థ ఏ స్థితిలో వుంటుందో మనం అర్థం చేసుకోవాలి. అలాంటి జబ్బు గలవాళ్ళకు, హాస్పిటల్‌లో పడిపోసిన వాళ్ళకు కూడా సంకెళ్ళబాధ తప్పటలేదు. అక్కడ ప్రక్కనే పోలీసు కానిస్టేబుల్సువుంటారు. వాళ్ళు అక్కడే వున్నా కాళ్ళు చేతులు మంచానికి బిగించుట ఘోరమైన విషయం, సహించరాని విషయం. అలాంటి పద్ధతి పూర్తిగా మానిపించాలని నా అభిప్రాయం. హాస్పిటల్ డైయిట్‌లో ఖైదీలకు పాలు యివ్వాలని వుంటే ఆ ప్రకారం ఇవ్వరు. అదంతా అక్కడ అధికారులు మీద ఆధారపడి వుంటుంది. బర్రెలుంటాయి. ప్రత్యేకంగా పాలు తీసి ఖైదీలపేర ఖర్చు వ్రాయబడి వుంటుంది. కాని ఎక్కువ బయటికి పోతాయి. అక్కడ పైనుంచి మొత్తం, జైలర్, సబ్—జైలర్, దఫేదారు కానిస్టేబుల్సు, వార్డర్సు, అంతా ఖైదీలమీద పెత్తనం చెలాయించేవారే. జైలు మ్యాన్యూయల్‌లో వ్రాసిపెట్టిన ప్రకారం డైయిట్, మందు విషయంలో మాత్రం జరగడు. అలాంటి అవకతవకలు జరగకుండా చేయడం న్యాయం. తరవాత కొరడా దెబ్బలు కొట్టడం గురించి ౫౪ సెక్షన్‌లో వుంది. నైజాం కాలంలో ఈ టికి టికి కొట్టించగా పోచయ్య అనే ఆయన చనిపోయాడు. ఈ పద్ధతి పూర్తిగా ఫాసిస్టు పద్ధతి. ౫౪ సెక్షన్‌లో వుంది. బెత్తం డయామీటర్ ఎంత వుండాలనే విషయం వుంది. రూల్సులో 3౦ దెబ్బల వరకు కొట్టవచ్చని వుంది. కొరడా

దెబ్బలు కొడ్తారు. ఆ డయామీటర్ ప్రకారం, లావుకాని బెత్తంతో కొడ్తారు టికీ టికీ వుంటుంది. ఈ పద్ధతి నిజాంకాలంనుంచి వస్తోంది. ఈ దెబ్బలు కొట్టడం చాలా ఘోరమైన విషయం. శిక్ష వేయవచ్చును. గదిలోబంధించ వచ్చును. కాని టికీ టికీ ద్వారా హింసించడం, కొరడా దెబ్బలు కొట్టడం సహించరాని విషయం. దీనిని ఉప–మంత్రిగారు బాగా ఆలోచించి ఈ పద్ధతిని పూర్తిగా తీసివేస్తారని ఆశిస్తున్నాను. ఇక ఖైదీలకిచ్చే వస్త్రాలను గురించి చెబుతాను. వాళ్ళకిచ్చే వస్త్రాలు ఎక్కడనుంచి వస్తాయి? ఖైదీలే నేస్తారు. ఖైదీలు ఉదయం ౮ గంటలనుంచి సాయంత్రం ౫ గంటలవరకు పని చేస్తారు. మొత్తం రోజుకు ౯,౧౦ గంటలు పని చేస్తారు. వీళ్ళకు ఇచ్చేది ఒక నిక్కరు, ఒక హాఫ్ షర్టు, ఒక టోపీ ఇస్తారు. ఇవి చిరిగితే ఆరు నెలలైన తరువాత యిస్తారు. ఈ పద్ధతి ఇప్పుడు వుంది. ఒక వేళ యిప్పుడు ఒకటిన్నర ఎక్కువ ఇస్తే యివ్వవచ్చును. అసలు, వాళ్ళకు, నేషనల్ డ్రెస్ యివ్వాలి. రెండు ధోవతులు, నాలుగు చొక్కాలు, రెండు తువాళ్ళు యివ్వాలి. ఇలాంటి పద్ధతి ఎందుకు ప్రవేశ పెట్టకూడదు? ఈ విషయంకూడా మంత్రిగారు ఆలోచించి సంవత్సరానికి సరిపోయే దుస్తులివ్వాలని ఇందులో చేర్చాలి. రూల్సులో ఒక నిక్కరు, ఒక చొక్కా అని వుండ వచ్చును. అందుకనే అవన్నీ ఏమిటో చూద్దామని జైలు మ్యానూయల్ మా ముందు పెట్టమని నిన్న మంత్రి గారిని అడిగాం. అసలు ఖైదీలకు ఆవిధంగా నేషనల్ డ్రెస్ యివ్వాలి. ఇలాంటి పద్ధతి ఎందుకు ప్రవేశ పెట్టకూడదు? తప్పనిసరిగా వాళ్ళకు దుస్తులు సక్రమంగా సంవత్సరానికి సరిపోయేవి ఇవ్వాలి. పక్క బట్టలు చూస్తే ఒక గొంగళి ఒక పట్ట యిస్తారు. వాళ్ళకు కనీసం ఒక చాప, గొంగళి కప్పుకొనేందుకు బ్లాంకెట్ యివ్వాలి. అలాంటివేమీ లేవు. కనీసంగా మానవునికి అవసరమైన పక్కబట్టలు సప్లై చేయాలి. ఆ విషయం ఈ బిల్లులో ఏమీ లేదు. ఇందులో బట్టలని చెప్పారు. రూల్సునిర్వచనం ఎలాగైనా చేయవచ్చు. ఇక ములాఖాత్ విషయమై వుంది. ఇప్పుడు ములాఖాత్ విషయంలో కాన్విక్ట్సు అయితే నెలకొకసారి, అండర్ ట్రయల్సయితే నెలకు నాలుగుసార్లు యిస్తారు. మేము కోరేది నెలకు నాలుగుసార్లు ప్రతివానికి యివ్వడం చాలా అవసరం. ఈ ములాఖాత్ విషయంలో వున్న పద్ధతి ఇప్పుడు ఒక గౌరవసభ్యుడు చెప్పాడు. అక్కడ ఒక జాలీ, ఇనపతెర వుంటుంది. ఈ పద్ధతి వెనకటినుంచి వస్తోంది. ఈ జాలీ వెనక నున్న మనిషి సరిగా కనపడడు. అక్కడ పోలీసులుంటారు. వార్డరుంటాడు అతని ముఖంకూడా సరిగా కనబడనీయకుండా చేస్తున్నారు. దానివల్ల ప్రభుత్వానికి ఏమిటి లాభం? నాలుగు నిమిషాలైనా సంతోషంగా మాట్లాడే అవకాశం కల్పించడంలేదు. ఆ జాలీ తీసివేయాలి. దానిని తీసివేసినందువలన వచ్చే నష్టం ఏమీ లేదు. అతని బంధువులు కలుసుకొని మాట్లాడ దలుస్తే వారికి జిల్లా పోలీసు సూపరింటెండెంటు అనుమతి లేక హోం మినిస్టరు గారి అనుమతి కావాలి. ఇది నైజాం కాలంలో లేదు. అప్పుడు స్నేహితులు, బంధువులు వెళ్ళి చూసుకోవచ్చును. ఇప్పటి పద్ధతి చాలా కఠినంగా వుంది. ఒకతనిని కలవాలని మేం నాలుగు రోజులు కూర్చొన్నా అనుమతి యివ్వలేదు. ఖైదీతో మాట్లాడినంత మాత్రాన ప్రభుత్వానికి ఏమిటి నష్టం? అతని బంధువులకు, స్నేహితులకు ఇంటర్వ్యూ సదుపాయం కలిగించడం చాలా స్వల్పమైన విషయం. ఈ మాత్రం సదుపాయంకూడా చేయలేకపోవడం ప్రభుత్వం బద్‌నామీ కావడం తప్ప మరేమీ కాదు. కాబట్టి ఇంటర్‌వ్యూ యిచ్చే విషయంలో బాగా ఆలోచించాలని కోరుతున్నాను. తరువాత ఖైదీలచేత పని చేయిస్తారు. జైలులో వుండేవారి దేహస్థితి ఏమిటి?

ఒక కొట్లో బంధించి వుంచుతారు. అక్కడ ఇచ్చే ఆహారం తిని రోజుకు ౯, ౧౦ గంటలు ఎలా పని చేయ గలుగుతారు? వారు పని చేసేటప్పుడు ప్రక్కనే పోలీసులుంటారు. ఒక నిమిషంకూడా మెసల నివ్వరు. పోయిన సెషన్ లోపల యం. ఎల్. ఏస్. అంతా పోయి చూశాం. వాళ్ళను ఒక్క నిమిషంకూడా మాట్లాడనివ్వరు. ౯ గంటలు పని చేయిస్తారు. తిండి సరిగా వుండదు. అందుచేత పనిచేసే శక్తి తక్కువ వుంటుంది. తిండి తక్కువ, పని ఎక్కువ అయినప్పటికీ తొమ్మిది గంటలు పని చేయాలి. అందు వలన జబ్బులు రావడం జరుగుతోంది. పోనీ పని చేసినందుకు ఫలితంగా ప్రభుత్వం ఏమైనా యిస్తుందా? అదేమీ లేదు.

కాబట్టి ఆ ఖైదీల న్యాయమైన హక్కులనుగనుక చూసినట్లయితే, వారు రోజుకు ౯ గంటలు పని చేయాలని అనటంలో అర్థం లేదు. జైలు బయట వుండే మానవుడు రోజుకు ౮ గంటల మాత్రమే పనికాలం ఉండాలని కోరుతున్నాడు. అందుచేత ఖైదీలచేత ౮ గంటలు మాత్రమే పని చేయించాలని కోరుతున్నాను.

ఖైదీలను పనులు చేయించుకొని, సరియైన జీతముగాని, సరియైన కూలీగాని ఇవ్వటం జరగడం లేదు. కొన్ని వేల రూపాయలు, కొన్ని లక్షల రూపాయలు ప్రభుత్వము ఈ ఖైదీలచేత పని చేయించుకొని సంపాదిస్తున్నది. ప్రభుత్వము తప్పని సరిగా, ఆ ఖైదీలకు సరియైన కూలి, రోజుకు ౮ అణాలు ౯ అణాలు అయినా ఇవ్వాలి. ఈ విధంగా వారికి కూలి ఇస్తే, వారికి పనులు చేయటానికి ఉత్సాహం కలుగుతుంది. పని చేస్తే ఎక్కువ కూలి ఇస్తారుగదా అని, వారు ఎక్కువ ఉత్సాహముతో పని చేస్తారు. అందుచేత వారికి సరైన కూలి ఇవ్వాలి. ఇది వారియొక్క న్యాయమైన కోరిక కాబట్టి దీనిని తప్పక ప్రభుత్వము అంగీకరించాలని కోరుతున్నాను.

తరువాత, పెరోలు విషయంచూస్తే, ఇది ఎవరైతే హత్యచేసి, శిక్షలు పొంది జైళ్ళకు వస్తారో ఆ ఖైదీలకు వర్తించటం లేదు. వారికి పెరోలు అనేది లేదు. దానిని వారికి కల్పించాలి సంవత్సరానికి పదిరోజులు, ౧౫ రోజులు తమ చుట్టాలను చూడటానికి ఆ ఖైదీలకు అవకాశం ఇవ్వాలి. ఈ విధంగా హత్యలుచేసి, శిక్షలుపొందే ఖైదీలుగూడ వారిచుట్టాలను చూసేందుకు అనుమతించే పద్ధతిని ప్రభుత్వం అంగీకరించాలి. దీనివల్ల ప్రభుత్వానికి ఏవిధమైన నష్టము కలుగదు. పైగా దానివల్ల ఒక క్రొత్త పద్ధతిని ప్రవేశపెట్టినట్లు అవుతుంది. అందుకు అవకాశం కూడ ఈ బిల్లులో తీసుకు రావాలని కోరుతున్నాను.

ఇంకో విషయమేమంటే వైజ్ఞానికంగా ఖైదీలను అభివృద్ధి చేయాలి. వారిని బుద్ధిమంతులను చేసి బయటకు పంపాలని మనకు వున్నది. అది మంచిదే. వారికి విద్య నేర్పిస్తున్నాము. నైజాం ప్రభుత్వ కాలంలోలేనిది, యీనాడు వారికోసం పాఠశాలలు నిర్మించాము. మంచిదే. అంతేగాక, వారినివైజ్ఞానికంగా కూడ అభివృద్ధి చేసి, వారి చెడు గుణములను దూరం చేసి, మంచి గుణములను అలవాటుచేసి, వారు కల్చరల్‌గా అభివృద్ధి అయ్యే పద్ధతులలో జైళ్ళ సంస్కరణలు ప్రవేశ పెడితే బాగుంటుంది. దానిని గురించి యీ బిల్లులో ఏ సెక్షన్‌లోనూ లేదు. కాబట్టి ఈ బిల్లులోని ఏదో ఒక సెక్షన్‌లో దీనిని గురించి ఇమడ్చడానికి ప్రయత్నించాలని కోరుతున్నాను. లేదా/దీనిని గురించి ఒక ప్రత్యేక సెక్షన్ తీసుకు వస్తే బాగుంటుందని కోరుతున్నాను.

నైజాం కాలంలో రామానందతీర్థగారు, ఇందులోని కొందరు మంత్రులు జైళ్ళలో వున్నారు. వారు ఆ నాడు యీ జైళ్ళను గురించి నైజాం ప్రభుత్వానికి మెమోరాండం సమర్పించారు. అందులో "జైళ్ళలో ఎ, బి, సి క్లాసులుండాలి. మమ్మల్ని రాజకీయ ఖైదీలుగా గుర్తించాలి. మమ్మల్ని ఎలా క్రిమినల్ ఖైదీలుగా గుర్తిస్తారు? మాకు అన్ని సౌకర్యాలు కలిగించాలి?" అని చెప్పి, ౩౨ పాయింట్లతో మెమోరాండం సమర్పించారు. భారత నాయకులుకూడా బ్రిటీష్ కాలంలో జైళ్ళలో వున్నప్పుడు జైళ్ళనుగురించి విమర్శించారు. "మీరు క్రిమినల్ పనులు చేశారు కాబట్టి, మిమ్మల్ని క్రిమినల్ ఖైదీలుగా గుర్తిస్తాం. రాజకీయ ఖైదీలుగా గుర్తించం" అని ఆనాటి నిరంకుశ ప్రభుత్వము అయిన బ్రిటిషు ప్రభుత్వము అన్నట్లుగానే, యీనాడు ప్రజా ప్రభుత్వము కూడా క్రిమినల్ పనులు చేశారు కాబట్టిమిమ్మల్ని క్రిమినల్ ఖైదీలుగానేగుర్తిస్తామంటే ఎట్లా? ఆనాడు బ్రిటీష్‌వారు అన్నారు, ఈనాడు కాంగ్రెసువారు అంటున్నారు. అప్పుడు బ్రిటిష్‌వారు కాంగ్రెసు నాయకులకు ఎ క్లాసు, బి క్లాసు ఇచ్చారు. ఇప్పుడు ఆ ఎ క్లాసు బి క్లాసు అనేవి లేవని కాదు, కాని అవి నామ మాత్రంగా ఉండవచ్చును. అవి ఆచరణలో ఎట్లా ప్రవేశ పెడుతున్నారు? ఆనాడు కాంగ్రెసు నాయకులు నైజాం ప్రభుత్వానికి ఇచ్చిన మెమోరాండాన్ని అనుసరించి అయినా, ఆ మెమోరాండంలోని ప్రకారంగానైనా, అందులో ౮౦ పర్సెంటు, ౫౦ పర్సెంటు అయినా, సంస్కరణల స్వరూపంలో, జైళ్ళ సంస్కరణ రూపంలో తీసుకువస్తే బాగుంటుంది. కాని అట్లా ఈ అసెంబ్లీలో పెట్టి ఖానూన్ చేయిస్తున్నారా అంటే అదీ జరగడం లేదు. కాబట్టి వీనిని దృష్టిలో పెట్టుకొని, జైళ్ళను గురించి అన్ని సమస్యలను ప్రత్యేక శ్రద్ధతో గమనించి, తిరిగి జైళ్ళను గురించి ప్రత్యేకమైన సంస్కరణలను తీసుకురావాలని కోరుతున్నాను. ఆ విధంగా తీసుకు వస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

شری مادھوراؤ نرلیکر (ھنگولی - محفوظ) :- - مسٹر اسپیکر سر - آج ایوان کے سامنے جو پرزنس بل ھے اسکو میں نے غور سے پڑھنےکی بعد یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا اس بل کے ذریعہ قیدیوں کو یا قید خانوں میں اس وقت جو انتظامات ھیں اس میں کچھ سہولتیں دی جارھی ھیں یا نہیں لیکن ایسا معلوم ھوتا ھے کہ اس بل کے لانے کے باوجود بھی پہلے سے جو انتظامات جیلوں میں ھیں وھی حسب حال قائم رھینگے جمہوری حکومت آنے کے بعد یہ توقع کیجاتی ھے کہ ھرجگہ خواہ وہ کوئی جگہ ھو قیدیوں ھی کے لئے کیوں نہو فلاح و بہبود کے کام کئے جائیں گے اور موجودہ مشکلات کو ختم کرنے کی کوشش کیجائےگی - سب سے پہلے ایسے مقامات کی اصلاح ھونی چاھئے جہاں جرائم کرنے کے بعد لوگ جاتے ھیں اور جیسا کہ آنریبل منسٹر صاحب نے ھاؤز میں کہا تھا کہ اب نظام صاحب کی حکومت کے زمانہ کی جیلیں نہیں ھیں - انکوجیل خانہ نہیں بلکہ سدھار گھر کہنا چاھئے - ممکن ھے کہ ھاؤز کے بہت سارے ممبرس نظام صاحب کے زمانہ میں جیلوں میں رھے ھونگے اور اس کا انہیں تجربہ ھوگا - لیکن جمہوری حکومت آنے کے بعد مرھٹواڑہ شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے زمین ستیہ گرہ کے سلسلہ میں مجھے جیل میں رھنے کا موقع ملا اور تقریباً ٦ مہینے کے ان عرصے میں نے وھاں کے حالات کا جو مطالعہ کیا ھے اس بناء پر یہ کہہ رھا ھونکہ یہ بل جیل خانوں کے موجودہ انتظامات میں کوئی فرق لانے والا نہیں ھے - اس کے برخلاف اس بل کے ذریعہ جو اختیارات جیل

آفیسرس (مہتمم اور جیلر) کو دئے گئے ہیں وہ اس سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ پہلے تو کوئی پرزنر جیل میں داخل ہوتے ہی اس کی تلاشی لیجاتی ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آیا وہ شخص کوئی جرم کرکے جیل میں داخل ہورہا ہے یا وہ سیاسی قیدی ہے ۔ یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کیجاتی کہ وہ کیا جرم کرکے وہاں آیا ہے ۔ شریف لوگ جو عوامی بھلائی کا کام کرنے کی وجہ سے وہاں بھیجے جاتے ہیں انکے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہوتا ہے اور انکے کپڑے اتارے جاتے ہیں ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ عہدہ داروں کو دفعہ ۴۶ اور ۴۷ کے تحت سزائیں دینے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ اس سے انہیں نہ صرف سزائیں دینے کا بلکہ وہاں کے قیدیوں کو ستانے کے لئے بھی موقع مل گیا ہے۔ جو قیدی بیمار ہوتے ہیں اور ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتے ایسے قیدیوں کے بارے میں بل میں ذکر کیا گیا ہے کہ نئے قیدی جیل میں داخل ہوں تو طبی آفیسر آکر انکا معائنہ کریگا اور وہ ٹھیک طور پر جو کام کر سکتے ہیں وہی کام انہیں دیا جائے گا ۔ لیکن جو لوگ جیل گئے ہیں انہیں اس کا علم ہے کہ اسکا لحاظ نہیں کیا جاتا ۔ دو تین مہینے کی سزا ختم ہونے کے بعد اگر ڈاکٹر آجائے تو معائنہ ہوتا ہے ورنہ نہیں ہوتا ۔

[SHRI. B. D. DESHMUKH (CHAIRMAN) IN THE CHAIR]

اس میں شک نہیں کہ مجھے پربھنی جیل کے علاوہ سنٹرل جیل اورنگ آباد میں بھی رہنے کا اتفاق ہوا ہے ۔ سنٹرل جیل میں ایسے انتظامات ہیں کہ وہاں جاتے ہی قیدی کا معائنہ کیا جاتا ہے ۔ قیدی جو کام کر سکتا ہے یا جو کام جانتا ہے اوسکی بجائے اوسکو دوسرا کام دیاجاتا ہے۔ مثلاً ایک قیدی کپڑا بننا جانتا ہے کوئی شطرنجی بننا جانتا ہے اور کوئی بید کی کرسیاں بننا جانتا ہے یا سلائی کا کام جانتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ میں یہ کام جانتا ہوں مجھسے یہ کام دیا جائے لیکن وہاں کے افسر اوس سے وہ کام نہیں لیتے بلکہ دوسرا کام لیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس سینیر قیدی ہیں اون کو یہ کام دیا جائیگا اور تم سے آؤٹ ڈور(Out door) قیدیوں کے ساتھ مٹی کھودنے یا مٹی اٹھانے کا کام لیا جائے گا ۔ ابھی آنریبل منسٹر نے کہا کہ جو قیدی ہیں انکو امن پسند قیدی بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ دنیاوی زندگی اچھی طرح بسر کرنے کے قابل ہو سکیں اس لئے انہیں ایسے کام کی ٹریننگ دیتے ہیں جن سے انکو فائدہ پہنچے ۔ لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ قیدی کے منشاء کے موافق کام نہیں دیا جاتا اس لئے وہ پریشان رہتے ہیں ۔ اور جب باہر نکلتے ہیں تو وہ کسی کام کے بھی نہین رہتے ۔ اس قسم کا ان بھو بہت سے لوگوں کے بارے میں ہمکو ہوا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ عہدہ داروں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں اسکی بجائے وزیٹرس بورڈ (Visitors board) کو اختیارات دینا چاہئیے ۔ اور قیدی جس کام کے لائق ہو اوسکو وہی کام دینا چاہئیے۔ ایک اور چیز یہ ہے کہ قیدی سے وہاں کے افسر جس قسم کا برتاؤ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ انکو ایک ہسٹری ٹکٹ (History ticket) دیا جاتا ہے جس پر قیدیوں کی کارگزاری لکھی جاتی ہے ۔ ہسٹری ٹکٹ لکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اوسکے لحاظ سے مہینے کے آخر میں معافی ملتی ہے ۔ ایسے قیدی جن سے افسروں کے گھروں پر کام لیا جاتا

ھے۔ جن سے برتن دھلائے جاتے ھیں۔ جو بچوں کو بہلاتے ھیں اون کے تعلق سے معافی کا عمل ھوتا ھے لیکن اس میں کوئی ایسا سکشن نہیں رکھا گیا کہ اسطرح پرائیوٹ کام لیں تو ایسے افسروں کو کیا کیاجائیگا ۔

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा):—क्या अैसे काम ले सकते हैं, क्या अैसा कोअी सेक्शन रखा गया है ?

شری مادھو راؤ نرلیکر :— اسطرح کا کام لیتے ھیں ۔ اگر کوئی افسر اسطرح کا کام لے تو اسکو کیا سزا دیجانی چاھئے اس میں کوئی تجویز نہیں ھے ۔ مختلف قوانین ھیں لیکن پھر بھی کام لیتے ھیں ۔ اور جو قیدی کام کرتے ھیں اونکی ھسٹری ٹکٹ پر معافی کا عمل کیا جاتا ھے نو گھنٹے کام کے بتائے گئے ھیں لیکن صبح کے چھ بجے سے شام کے چھ بجے تک کام لیا جاتا ھے۔ یہاں تک کہ جو باڑی (جو کھانا انکو دیا جاتا ھے اوسکو باڑی کہا جاتا ھے) انکو دیجاتی ھے وہ بھی انکے کام کے مقام پر بھیجدی جاتی ھے اور انکو کھانے کے لئے تک نہیں چھوڑا جاتا ۔ دس گیارہ گھنٹے کام لیتے ھیں اسکے باوجود جب معافی کا سوال آتا ھے تو اونکو معافی نہیں دی جاتی بلکہ اون لوگوں کو معافی دیجاتی ھے جو گھر پر کام کرتے ھیں ۔

دوسری چیز یہ کہ جن لوگوں کو قتل وغیرہ کے جرم میں دس بیس سال کی سزا ھوئی ھے اونکو حکومت کی جانب سے پیرول (Parole) پر چھوڑنے کا انتظام کیا گیا ھے۔ لیکن ایسے قیدیوں سے ملنے پر معلوم ھوا کہ دوسال کے بعد ۱۰ دن کی رخصت دی جاتی ھے۔ قیدیوں کی یہ خواھش ھے کہ انہیں سال میں ایک مرتبہ ۱۰ دن کی چھٹی ملنی چاھئے ۔ یہ اونکا مطالبہ ھے۔

دوسری چیز یہ ھے کہ وھاں جو بورڈ ھوتا ھے اوسکی میٹنگ تین مہینے یا چھ مہینے میں ایک مرتبہ ھوتی ھے ایسے قیدیوں کے بارے میں جن کو دس سال یا بیس سال سے زائد سزا ھوتی ھے تین سال کے بعد وچار کیا جاتا ھے۔ قیدیوں کا کہنا ھے کہ تین تین سال تک بورڈ میں نام آتا رھا لیکن انکو رھا نہیں کیا گیا ۔ ان کے بعد جن لوگوں کے نام پیش ھوئے انہیں رھا کردیا گیا لیکن انکی نوبت نہیں آئی ۔ بلکہ ان کو تین مہینے یا چھ مہینے کی توسیع دیجاتی ھے۔ میرا خیال یہ ھے اسطرح کی توسیع دیدے کر انہیں لالچ میں رکھنے کی بجائے صاف صاف طور پر انہیں بتادیا جائے کہ تمہیں اتنے دن اتنے سال قید میں رھنا ھے۔ اس سے قیدی مطمئین ھو جائے گا اور اس کو انتظار کی زحمت نہ ھوگی ۔

ایک اور چیز مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ قید خانوں میں بھی چھوت چھات برتی جاتی ھے۔ میرا تجربہ ھے کہ ھمارے چند بھائی جو کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ھو کر وھاں آئے انکو اس بات پر مجبور کیا جاتا ھے کہ وہ صفائی مثلا پاخانہ صاف کرنے جھاڑو دینے کا کام کریں اگر وہ نہ کریں تو کہا جاتا ھے کہ تمہارے لئے یہ کام مختص کیا گیا ھے ۔ میں نے مہتمم صاحب سے کہا کہ قانوناً یہی کام کرنے پر آپ مجبور نہیں کر سکتے اسکے باوجود اون سے وھی کام لیا جاتارھا ۔

ایک اور چیز یہ ہے کہ وہاں جو کھانا پکتا ہے وہ برھمنوں کے لئے علحدہ پکتا ہے سکھوں کے لئے علحدہ پکتا ہے اور دوسری قوم والوں کے لئے علحدہ پکتا ہے - جو لوگ وہاں مجرم کی حیثیت سے آتے ھیں یا کسی پبلک انٹرسٹ (Public Interest) کی خاطر آتے ھیں تو میرا خیال یہ ہے کہ سب لوگوں کے لئے ایک ھی باورچی خانہ میں کھانا پکنا چاھئیے - وہاں بھی چھوت چھات برتی جاتی ہے یہ مناسب طریقہ نہیں ہے۔

ایک اور چیز یہ ہے کہ جو بیاك ورڈ کلاسس ھوتے ھیں اون سے سخت قسم کی مشقت لیجاتی ہے مثلا پتھر اٹھواتے ھیں - مٹی کھدواتے ھیں اور اسی قسم کے کام لئے جاتے ھیں اور قیدیوں میں سے جسکو وارڈن بنایا جاتا ہے اوس کا بھی بیاك ورڈ کلاسس کو کم موقع دیا جاتا ہے - اسکے علاوہ کارخانوں میں کام کا موقع دیا جاتا ہے اور نہ مشینوں وغیرہ کا کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ صفائی جھاڑو وغیرہ اسی قسم کے کام لئے جاتے ھیں - میری یہ التجا ہے کہ کام مساوی طور پر لینا چاھئیے اور قیدی کے منشاء کے مطابق اسکو کام دینا چاھئیے -

غذا کے تعلق سے میں عرض کرونگا کہ وہاں صبح جو غذا دیجاتی ہے وہ آٹے کی ابل ہے جسکو گنجی کہا جاتا ہے۔ گنجی کے بجائے روٹی دیجایا کرے تو مناسب ھوگا - کیونکہ وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ چائے کے مانند گرم پانی میں تیار کیجاتی ہے جسکی وجہ سے پیٹ میں آگ بھڑك اٹھتی ہے - اسطرح گرم پانی کی گنجی دینے کی بجائے سرد پانی سے روٹی بنا کر دیں تو مناسب ھوگا - میں خود وہ کھانا کھایا ھوں باوجود اسکے کہ میں ایک ایم - ایل - اے تھا مجھے کوئی خاص غذا نہیں دیگئی - میں نے اس جانب توجہ بھی دلائی - جب آنریبل ممبر فرام پربھنی جیل میں معائنہ کے لئے تشریف لائے تھے تو وہ میری کوٹھری میں بھی آئے تھے میں نے اون سے کہا کہ اگر مجھے اے کلاس یا بی کلاس نہیں دیاجاتا تو خیر کم ازکم ٹھنڈے پانی کی روٹی تو دیں لیکن مجھے وہ بھی نہیں دیگئی جسکا نتیجہ یہ ھوا کہ چھ مہینے میں میری صحت پر بہت برا اثر پڑا - گرم پانی کی روٹی سے ایک قسم کی آگ پیٹ میں محسوس ھوتی ہے۔ اوسکو ٹھنڈا کرنے کے لئے چھانچ دیجاتی ہے لیکن اوس سے آگ نہیں بجھ سکتی -

ایک اور چیز یہ ہے کہ جیل خانوں میں جو سیاسی لوگ جاتے ھیں اون کے لئے کوئی الگ پربندھ نہیں کیا گیا - وہاں اونکے ساتھ ویسا ھی برتاؤ کیا جاتا ہے جسطرح دوسرے قیدیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ھماری ستیہ گرہ کے سلسلہ میں (۱۸) سو لوگ جیل گئیے - گورنمنٹ سے مطالبہ کرنے کے باوجود اون کو اونکے حقوق نہیں دئے گئیے بلکہ عام قیدیوں سے جسطرح کا برتاؤ کیا جاتا ہے ویسا ھی برتاؤ کیا گیا - یہ چیز اس لوک شاھی اور جمہوریت کے زمانہ میں نہیں ھونی چاھئیے - میں آخر میں یہ عرض کرونگا کہ اس قانون کو زیادہ جمہوری اصولوں پر بنایا جائے - اور جو ترمیمات آئیں گی اگر وہ اچھی ھوں تو منظور کرلی جائیں - اسوقت ڈسٹرکٹ کے جیلوں کی حالت بہت خراب ہے - پربھنی کی جیل تو ایک دوزخ ہے - وہاں گاجر کے پتے کی بھاجی دیجاتی ہے - وہاں کے

قیدیوں کو جو بھتہ اور غلہ یعنی دال وغیرہ ملتی وہ وہاں کے مہتمم یا جیلر کے مکان کو چلی جاتی ہے۔ ان چیزوں کو اب ختم کرنا چاہئیے اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे :— अध्यक्ष महोदय, अिस बिल पर दो वक्ताओं ने प्रकाश डाला है। पहला भाषण तेलगु म हुआ, अिसलिये अुसका पूरा मतलब में नहीं समझ सका। अुसकी थोडी सी चीजें मेरे अेक भाओीने बयान कीं। लेकिन दूसरे भाषण में जो बातें कही गओीं अुसके बारे में मैं कुछ चीजें हाअुस के सामने रखना चाहता हूं। अेक आनरेबल मेंबर ने अिस कानून को सामने रखते हुअे अैसी चीजें कहीं कि जिससे यह मालूम हो रहा था कि जो कानून आ रहा है वह अुन्हीं से मुतालुक होनेवाला है और कभी फिर से आनरेबल मेंबर को जेल में जाने की बारी आये तो अिसका वार अुन्हीं पर होनेवाला है। अैसा ही समझकर वे तकरीर कर रहे थे। जैसे अुन्होंने कहा कि गरम पानी की रोटी वहां बनाओी जाती है और वह मेरी तबियत को भाती नहीं, अिसलिये ठंडे पानी की बनाओी जाय। आनरेबल मेंबर को मालूम होना चाहिये कि जो अुसूल बनाये जाते हैं वह आम पब्लिक का ख्याल रखकर बनाये जाते हैं। किसी खास शख्स के लिये कोओी अुसूल किसी कानून में दर्ज नहीं होता। कोओी शख्स अपनी सेहत के लिहाज से सुबह पानी और नींबू लेता है। वह खास चीज अेक आम कानून मे किस तरह से दर्ज हो सकती है? अुसके दर्ज न होने से क्या कानून अधूरा समझा जायगा? नहीं। अिसलिये में आनरेबल मेंबर से कहूंगा कि अगर आपकी तबीयत के लिये गरम पानी की रोटी नहीं भाती तो कानून में अेक शख्स के लिये अिन्तेजाम नहीं किया जा सकता। लेकिन असल बात को भी देखें तो मालूम होगा कि आम तौर पर रोटी अिस तरह से अच्छी बनती है। देवियां अिसको अच्छी तरह से जानती हैं। हर घर का तजरूबा है कि ठंडे पानी से रोटी अच्छी नहीं बनती बल्कि गरम पानी से रोटी अच्छी बनती है। शायद आनरेबल मेंबर भी अिस बात को अच्छी तरह से जानते होंगे, लेकिन यह मालूम होने पर भी मुमकिन है कि आनरेबल मेंबर अिस कानून की तरफ अपनी सेहत की दृष्टि से देखते हों। लेकिन में अुनसे कहना चाहता हूं कि यह कानून आपके लिये ही सिर्फ नहीं बनाया गया है। मैं आनरेबल मेंबर से यह भी प्रार्थना करूंगा कि वे फिर किसी कानून के तहत गिरफ्तार किये जाने की नौबत न लायें। आम तौर पर कानून का मनशा क्या है और आज के लोकशाही के जमाने में क्वानीन किस तरीके से बनते हैं, अिसकी तरफ आनरेबल मेंबर नजर डालें। हम आज किस दौर से गुजर रहे हैं अिसको पहले समझें। अेक जमाना था जिस वक्त कोओी शख्स चोरी करता था तो अुसके हाथ काट दिये जाते थे। कोओी कत्ल या खून करता था तो अुसकी कैसी कडी सजा दी जाती थी अिसका पता हमें भारतवर्ष के अितिहास से मिलता है। जिसका कत्ल होता था अुसीकी खोपडी में कातिल को हर रोज पानी पीने के लिये मजबूर किया जाता था और अुसको गांव के बाहर रहना पडता था, वह गांव के अंदर नहीं जा सकता था। अुस जमाने में अितनी सख्त सजा क्यों दी जाती थी? फर्ज कीजिये कि जिस आदमी ने चार खून किये हैं अुसको अगर आप जेल में पंखे के नीचे बिठायें और पलंग पर सुलायें तो अुसका असर क्या होगा? जिस शख्स ने अेक आदमी का खून किया है, जिसने अेक औरत को अुसके पती को मार कर बेवा बनाया है, जिसने बच्चों से अुनके पिता को छीनकर लावारिस बना

दिया है और अिस तरह से अेक परिवार को बरबाद किया है अैसे शख्स के साथ किस तरह का बर्ताव किया जाना चाहिये, यह अेक बडा सवाल है। अिन चीजों का लिहाज करके अुस जमाने में अितनी सख्त सजायें दी जाती थीं और अिसी लिहाज से अुन्होंने कानून मुदव्विन किये थे। अिसका असर भी अुस जमाने में काफी होता था और कोअी आदमी आम तौर पर हिम्मत नहीं करता था कि अलल अैलान कहीं पर कतल करे या चोरी करे। लेकिन वह जमाना गया। वह चीजें अब हम बोल भी नहीं सकते। जमहूरियत का दौरा आया है। लोकशाही में अैसी सजाअें बहुत सख्त समझी जाती हैं। आनरेबल मेंबर अभी लोकशाही के जमाने में ही जेल में जा कर आयें। अुन्होंने कहा कि जेल के अंदर जाते ही पूरे कपडे अुतार लिये जाते हैं। पिछले जमाने में भी जहां तक मेरा अनुभव है पूरे कपडे नहीं अुतारे जाते थे, लेकिन जेल में जाते ही जो तलाशी ली जाती है अुसका मतलब क्या होता है अुसको भी समझना चाहिये। वह तलाशी अिसलिये ली जाती है कि जो शख्स जेल में जाता है वह अैसी कोअी चीज अपने साथ न ले जायें मसलन् कोअी हथियार या चाकू वगैरा जिससे वह अंदर जाकर अैसी कोअी हरकत करे जो खिलाफे कानून हो। लेकिन आनरेबल मेंबर ने जो कहा कि मुझे पूरा नंगा कर दिया गया था अिसमें मुझे मुबालगा मालूम होता है।

مسٹر چیرمن :- بہتر ہے کہ آپ اپنا تجربہ بیان کریں -

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे :—मैं यह कहना चाहता था कि अिस कानून में यह नहीं लिखा गया है कि जेल में जानेवाले को पूरा नंगा कर दिया जायेगा। अिसलिये किसी खास व्यक्ति से या आफिसर से कोअी खास फेल होता है तो अुसके लिये कानून तबदील करने की जरूरत नहीं है। और न किसी अेक शख्स की खास आदत के लिये कानून में तबदीली करने की जरूरत है। वास्तव में अुस शख्स की आदतों को सुधारने की जरूरत है। अिसलिये मैं अर्ज करूंगा कि अिस वक्त जो सजा मुकर्रर की गअी है अुसका मतलब यह है कि अुस शख्स की हालत को, अुसकी नीयत को सुधारें और हम देखें कि वह जेल से छूटने के बाद फिर गुनाह करने की तरफ रागिब न हो। अिस लोकशाही दौर के पहले मुझे भी सत्याग्रह के सिलसिले में जेल में जाने का अनुभव है। मैंभी गंजी में छ: महीने तर रह चुका हूं। अुस वक्त की अेक घटना मुझे याद आती है कि अेक लडका मेरे हाथ के नीचे पानी लाने के लिये दिया गया था। मैंने अुस लडके से दरयाफ्त किया कि वह जेल में क्यों आया है। अुसने बताया कि चोरी के जुर्म में वह पकडा गया था। चार मर्तबा वह जेल भुगत चुका था। फिर मैंने पूछा कि अब जेल से छूटने के बाद तू क्या करेगा? अुसने बताया कि अिस वक्त तो मैं गलती से पकडा गया। चोरी करने के बाद माल लेकर मैं अेक जगह बैठा, वहीं मुझे नींद आअी और अिसलिये पुलिस ने मुझे पकड लिया। अब मैं कभी चोरी करूंगा तो कभी नींद नहीं लूंगा और अैसी कोशिश करूंगा कि फिर कभी पकडा न जासकूं। मैं यह अिसलिये कह रहा हूं कि आज जो सजा दी जाती है अुससे मालूम होता है कि कोअी सुधार चोरों की मनोवृत्ति में नहीं हो रहा है। चोर फिर चोरी की तरफ रागिब हो रहे हैं। अिसका मतलब यह है कि बाहर की बजाय अुन्हें जेल में ही आराम मालूम होता है, मजा अुडाने को मिलता है, बाहर रहें तो मजदूरी करनी पडती है और दिन भर मेहनत करके पसीना टपकाना पडता है और अितना करने पर जियादा से जियादा डेढ रुपया मजदूरी मिलती है। जेल में आने के बाद थोडा सा अिधर अुधर कर लिया तो पेट भर रोटी खाने को मिलती है, कपडा मिलता है, और रहने के लिये मकान मिलता है

और मजदूरी ढूंढने की फिकर भी नहीं रहती। जो सुझाव आनरेबल मेंबर ने पेश किये हैं वे जो मुज्रमीन जेरे तहकीकात होते हैं अुनके बारे में होते तो बात दूसरी थी। लेकिन जिन्होंने खून किये हैं, डाके डाले हैं और दूसरों की जिंदगी बरबाद कर दी है और जिनको सजा हुअी अैसे लोगों के बारे में हम यह कहें कि अुनको सब तरह की सहूलतें देनी चाहियें, पेरोल पर छोडना चाहिये वगैरा तो अिसका बाहर के लोगों पर भी क्या असर होगा, अिसको भी देखना चाहिये। आज चोरी करने वाले को आम तौर से छ: महीने की सजा होती है हालांकि ज्यादा से ज्यादा तीन साल की सजा हो सकती है। मेरा तजरूबा है कि छ: महीने की सजा जिनको होती है वे जेल से छूटने के बाद फौरन चोरी करते हैं। मेरे अिलाके में मदनसुरी नाम के गांव में अेक सेटचा नामी शख्स है जिसको चोरी करने की आदत थी। जेल से छूटते ही वह फिर चोरी करता था। जहां कहीं चोरी की वारदात हुअी तो पुलिस को पता चल जाता है कि सेटचा जेल से रिहा हो गया है अिसीलिये यह वारदात हुअी। जब अुसके घर की तलाशी ली जाती है तो माल अुसी के घर में मिलता है और दूसरे ही दिन वह फिर से जेल में आता है। अैसे लोगों को पेरोल पर छोडने की बात कही जाती है। मैं समझता हूं कि हमें चोर, डाकू और खूनी के साथ हमदर्दी नहीं होनी चाहिये। जेल कोअी अुनके लिये ससूराल नहीं है कि बाहर रहकर वह समाज को तकलीफ दें और जेल में जाकर आराम की जिंदगी बसर करें। आपको अैसे सुझाव करने चाहिये जिनसे गुनाह करनेवाले लोगों का सुधार हो सके। अैसे सुझाव आप देंगे तो गवर्नमेंट अुन पर जरूर ग़ौर करेगी। लेकिन अैसे सुझाव जिनसे अुनकी आदत में कोअी तबदीली नहीं होगी, चोर चोरी करते रहेंगे, डाकू और कातिल डाके और कतल करते रहेंगे तो अुससे क्या होनेवाला है? आप अिसको भी जरा सोचिये कि अैसे लोगों को सहूलतें दी जायें, पेरोल पर छोड दिया जाय तो लोगों पर क्या असर होता है? गांव के लोग कितने परेशान हो जाते हैं, औरतें समझती हैं कि अिसने मेरे पति को मारा, बच्चे समझते हैं कि अिसने हमारे पिता को मारा और हमारा परिवार बरबाद कर दिया अैसा वह शख्स फिर हमारी छाती पर सवार हो कर गांव में आया है, और मजा करता है। आप तो अैसे डाकू और कातिलों के साथ हमदर्दी कर रहे हैं जिन्होंने लोगों के घर लूटे हैं, खून किये हैं और परिवार बरबाद कर दिये हैं। आप अैसे लोगों की आदतें सुधारने के बारे में सुझाव करेंगे तो गवर्नमेंट अुन पर जरूर गौर करेगी। अिसलिये में यह कहूंगा कि शख्सी चीजों पर हमें गौर नहीं करना चाहिये। लेकिन साथ साथ मैं गवर्नमेंट से यह अपील करूंगा कि अिसमें जो ताजियाना की सजा रखी गअी है वह आज के लोकशाही के जमाने में आम तौर पर ठीक नहीं समझी जाती। अिसके निस्बत मुझे यह कहना है कि अिसको अिस कानून से हजफ किया जाय और अुनके सुधार के लिये जिस तरह की सहूलतें मुज्रमीन को देना मुनासिब है वह जरूर दी जायें ताकि वे सुधर जायें और जेल से निकलने के बाद अच्छे नागरिक बनकर अपनी जिंदगी बसर कर सकें। दूसरी चीज में यह कहना चाहता हूं कि दफा ४६ के जिमन ८ में जो है कि:

"یا اوس کو سپریٹ کنفائنمنٹ (Separate Confinement)
میں رکھا جاسکے گا جس کی مدت تین ماہ سے متجاوز نہ ہو گی۔"

अिस तरह से जो तीन माह की मुद्दत रखी गअी है वह ज्यादा है। मैं समझता हूं कि तीन महीने के बजाय दो महीने बना दिया जाय तो मुनासिब होगा। अपोजीशन के मेंबर अिस कानून को

पूरी तरह पढते तो अुन्हें मालूम हो जाता कि अिस तरह की हरकतें जो लोग करते हैं अुनको किस तरह की सहूलतें आज के लोकशाही के जमाने में दी गअी हैं। हाल ही में मैं जेल देखने के लिये गया था। वहां पर खेल-कूद के लिये अिन्तजाम किया गया है, शिक्षा प्रसार के लिये आदमी मुकर्रर किये गये हैं, वहां पर पाठशालायें हैं, अैसी बहुत सी सहूलतें गवर्नमेंट ने दी हैं। आखिर में मैं यह अर्ज करूंगा कि मैंने जो सुझाव दिये हैं अुनपर गवर्नमेंट गौर करे और हाअुस से मैं दरखास्त करूंगा कि अिस बिल को पास किया जाय।

श्रीमती आशाताअी वाघमारे (वैजापुर) :—अध्यक्ष महोदय, हिंगोली के माननीय सदस्य का भाषण सुनने के बाद कुछ कहने की मुझे भी प्रेरणा हुअी है। मुझे अिसलिये भी कुछ कहने की आवश्यकता मालूम हुअी कि औरंगाबाद जेल पर पिछले दो साल से मैं अेक गैरसरकारी अफसर हूं, और हर महीने में अुस जेल में जाकर निरीक्षण करने की सहूलत मुझे मिलती है। मुझे यह कहना है कि जो नुकताचीनी की गअी है कि जेल में अैसा होता है और वैसा होता है, तो १९४७ में मैं भी जेल में रही हूं। शायद माननीय सदस्य तो अभी पहली बार सन १९५३-५४ में जेल में जाकर आये हैं और अुन्होंने अितना सुधारा हुआ जेल देखा अिसलिये अुनको मालूम हो रहा है कि कोअी सुधार नहीं हुआ। अगर पांच छ: साल पेश्तर वे जेल में जाते तो शायद आज का पूरा दिन भी अुनको तकरीर करने के लिये बस नहीं होता। पुराने जमाने के जेल से आज के जेल में सौ गुना ही क्या बल्कि हजार गुना अच्छे सुधार किये गये हैं। मैं स्वयं कांग्रेस पार्टी की अेक सदस्या होने के नाते तारीफ करने के लिये खडी नहीं हुअी हूं। लेकिन जो बातें सही हैं अुनको छिपाकर अगर कोअी मनमानी नुक्ताचीनी करे तो यहां जो लोग बैठे हैं वे अुसको चुपचाप नहीं सुन सकते। मैं कहुंगी कि आज जेल के अंदर हर शख्स के लिये जितनी सहूलतें देना जरूरी हैं, अुतनी दी गअी हैं। पहले जेल में जानेवाले लोगों में से जिनको पान तंबाखू खाने की या सिगरेट-बीडी पीने की आदत होती थी अुनको बहुत तकलीफ होती थी, लेकिन अब कानून में यह सुधार किया गया है कि अपने जाती सरफे से कोअी सिगरेट-बीडी पीना चाहता है या पान तंबाकू खाना चाहता है तो वह खा सकता है। रोटी के सिलसिले में जिकर करते हुअे अुन्होंने कहा कि कैदियों को गंजी पिलायी जाती है। वास्तव में अुसको गंजी नहीं बल्कि कांजी कहा जाता है। गंजी का मतलब होता है अलग कोठरी में कैदी को बंद कर के रखना। सच पूछा जाय तो कांजी अेक अच्छी चीज होती है। जहां तक मेरा तजरुबा है वर्धा के आश्रम में भी सुबह के वक्त आश्रमवासियों को कांजी दी जाती है। वर्धा का आश्रम कोअी जेलखाना तो नहीं है। मैं जब वर्धा आश्रम में गअी थी तब मैंने देखा है हर सुबह नाश्ते के लिये कांजी दी जाती है और वह कांजी सिहत के लिये बहुत अच्छी थी गोया वहां देखकर ही जेलों में भी अिसे शुरू किया गया। यह कोअी खराब चीज नहीं है। सिहत के लिये वह बहुत ही अच्छी चीज है।

दूसरे खाने के बारे में कहा गया है। मैं जेल की व्हिजिटर (visitor) होने के नाते में जेल में जाती हुं। मैंने देखा है कि, वहां पर जो दाना मिलता है वह काफी अच्छा होता है। जब कभी मैं जेल देखने के लिये जाती हूं तो पहले से अित्तला आदि देकर नहीं जाया करती हूं। क्योंकि शायद अित्तला देकर जाने से असली हालात मालूम न होसकें।

लेकिन जब भी में अैसे अचानक वहां गअी मैंने देखा की वहां का जो भी अितजाम किया जाता है वह ठीक रहता है। साधारणतः हमारे मध्यम वर्गका जो भोजन रहता हैवही वहां भी दिया जाता है। पानी में रोटी की गअी तो रोटी कच्ची रहने का कोअी डर नही होता है। अगर रोटीसेंकने में कच्ची रही तो भी सेहत को नुकसान नहीं पहुंचाती है। जेल में खाने के बारे में और दूसरे बारें में देखभाल करने के लिये डॉक्टर भी रहते हैं। वे भी हर वक्त खाकर देखा करते हैं। बिमारों को दूध छांछ घि आदी भी दिया जाता है। रेशन भी जो दिया जाता है वह भी काफी अच्छा रहता है। हर रोज अेक बार गेहूं की रोटी दी जाती है और त्योहारके दिन मिठाअी भी बनाअी जाती है। सब लोगों का खाना अेक ही जगह बनता है और सब लोग अेक ही जगह खाते हैं। सिर्फ जो अप्पा लिंगायत रहते हैं अुनके लिये वे अलग खाना बना लेते हैं। अलबत्ता औरतों के लिये भी खाना अलग ही जगह बनता है, और अुन्हें अलग ही दिया जाता है। अुनके पंच है, कँटिन हैं, रेडिओ हैं, खेलने का ग्राअुंड है, यह सब रहते हुअे भी टीका की जाती है। फटके और टिकटी की यह सजायें बंद हैं। मै बता सकती हूं कि आज वह पूराने जमानें के जेल नही रहे हैं। अब जेलों मे काफी सुधार हुवा है। अितना कहकर मैं अपना भाषण समाप्त करती हूं।

శ్రీ కె. వెంకయ్య (మధిర) :—మిస్టర్ స్పీకర్ సర్,
ప్రిజన్సు బిల్లును ఇక్కడకు తీసుకువచ్చిన తరువాత నేను అనుకొన్నది ఏమంటే, ఇక్కడ వున్న చెరసాలలు....

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर :—ऑनरेबल मेंबर हिंदी या अंग्रेजी में बोलें तो मुनासिब होगा। मै अुसे समझ सकूंगा। यदि हिंदी या अंग्रेजी बिलकुल ही न आती हो तो फिर बात अलग है।

مسٹر چیرمن :— آنریبل ممبر مجبور ھیں اس لئے میں نے اجازت دی ہے -

శ్రీ కె. వెంకయ్య : 'కాబట్టి చెరసాలలో ఉన్నట్టియొక్క ఇబ్బందులను తొలగించటానికి ప్రత్యేకంగా ఈ బిల్లును తీసుకు వచ్చారు, దీని మూలంగా చెరసాలలోని ఇబ్బందులు తొలగింపబడు తాయి' అని ఆశించాను, కాని ఈ బిల్లు తీసి చూసిన తరువాత దీనిని గురించి ఆశ పడవలసిన అవసరం కనుపించ లేదు. కారణం ఏమంటే, నేను ఈ బిల్లు ఇతర రాష్ట్రాలలో ఉన్నటువంటి...

I cannot speak in Urdu and cannot express my ideas clearly in English.

.........అయితే ఇతర రాష్ట్రాలలో ఉన్నటువంటి శాసనానికి సరిపోయినటువంటి శాసనాన్ని తీసుకు వస్తున్నామని ఏదైతే అంటున్నారో, అది సర్వమైనది కాదని చెబుతున్నాను. నన్ను ఇతర రాష్ట్రాలలో ఉండే జైళ్ళలోనూ ఉంచారు. ఆ రాష్ట్రాలలోని జైళ్ళలో ఉన్నటువంటి అవకాశాలు ఏమిటో, ఈ రాష్ట్రంలోని జైళ్ళలో అవకాశాలు ఏమిటో చదివి చూచాను కాబట్టి, ఇతర రాష్ట్రములలో ఉన్న జైళ్ళలో వుండే సౌకర్యాలను ఇక్కడ పెట్టలేదని చెబుతున్నాను. అసలు చెరసాలలు ఎందుకు ఏర్పడ్డాయి? ముఖ్యంగా,—తప్పుచేసిన మానవుని చెరసాలలోపెట్టి బాగుచేయాలనే ఉద్దేశంతో, యీ చెరసాలలు సంకల్పించ బడ్డాయి. పూర్వం ఈ చెరసాలలు అనేకమైన నిర్బంధాల కఠిన శిక్షలు విధింప బడుతుండేవి. ఆ కాలంలో ఉండే ఆ మాదిరి ప్రభుత్వాలు ఆ విధంగా చేశాయి అని చెప్పుకొన్నా తప్పులేదు. మన ప్రభుత్వము, ప్రజా ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత కూడ

అలాంటి శిక్షలు గాని, అలాంటి నిర్బంధాలు గాని, ఏవైనా తగ్గించగలిగారా అంటే ఎంత మాత్రం కనుపించడంలేదు. దీనికి కారణం, ఇక్కడ వున్నటువంటి మన నాయకులు, యీనాడు ప్రభుత్వంలో వున్న కాంగ్రెసువారు ఎవరైతే వున్నారో, వారిలో ఎక్కువమంది యీ జైళ్ళలో వుండలేదేమోనని అనుకొంటాను. కారణం ఏమంటే; యీనాడు ఇతర రాష్ట్రాలలోని జైళ్ళు సంస్కరించబడ్డాయంటే, ఆనాటి బ్రిటిష్ ప్రభుత్వంలో అక్కడ వున్నటువంటి ప్రజానీకంలో ఎక్కువమంది. కాంగ్రెసులో ఉండి చాలా కాలంగా పోరాటము సల్పి జైళ్ళలో అనేక సంవత్సరాలు గడిపారు. ముఖ్యంగా మన నేత ప్రధాని నెహ్రూతో సహా చాలాకాలం జైళ్ళలో వున్నారు. ఆ జైళ్ళలోని కష్టాలు చూసి, సహించలేక, చాలా పోరాటములు సల్పి, వారు అక్కడ తమ హక్కులను సాధించగలిగారు. అందుచేత ఈనాడు ఆ జైళ్ళలో వున్న ఖైదీలకేమి, ఇతర శిక్షలు పొందినవారికేమి చాలా సౌకర్యాలు కల్పించబడ్డాయని అనుకొంటాను కారణం ఏమంటే నన్ను మొట్టమొదటిసారిగా తీసుకువెళ్ళి మదరాసు రాష్ట్రంలోని రాజమండ్రి, కడలూర్ జైళ్ళలో ఉంచారు. అక్కడ డెటిన్యూలకు ఇచ్చిన సౌకర్యాలు ఇక్కడ హైదరాబాదు రాష్ట్రంలో డెటిన్యూలకు ఇచ్చే సౌకర్యాలు చూస్తే హస్తిమశకాంతరం తేడావుంది.

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—क्या "सौरिया" शब्द पार्लमेंटरी है ?

శ్రీ కె. వెంకయ్య: అక్కడ ఉన్న సౌకర్యాలు ఏవీ ఇక్కడ కనుపించకపోయేసరికి, ఇక్కడ వున్న మిత్రులను మాతోపాటు జైళ్ళలో ఉండేవారిని ప్రశ్నించి తెలుసుకొన్నాము. అప్పుడు కొంతమంది కాంగ్రెసు మిత్రులు కూడా మాతోపాటు జైళ్ళలో ఉన్నారు. అక్కడ వున్న కాంగ్రెసు నాయకులు జైళ్ళలో వుండి పోరాటములు సల్పిన ఫలితంగా అక్కడ సౌకర్యాలు ఇచ్చారు వారితోపాటు ఇతర ఖైదీలకు కూడ సౌకర్యాలు కలిగించారు. మామూలుగా శిక్షలు అంటే క్రిమినల్ శిక్షలు పొందినవారికి కూడా ఇతరసౌకర్యాలు ఇవ్వబడ్డాయి. కాని ఇక్కడి జైళ్ళలో నాయకులు ఉండటంకాని, సౌకర్యాలు కోసం పోరాటాలు చేయటంకాని జరగలేదు. ఒకరు ఇద్దరు, రామానందతీర్థలాంటి వ్యక్తులు వుంటే, వారికిమాత్రం ఎ క్లాసు, బి క్లాసు అని ఇచ్చి కళ్ళు నీళ్ళు తుడిచి వదలిపెట్టారు. ఇతర రాష్ట్రాలలో విధంగా మన నాయకులు కష్టాలు అనుభవించినట్లయితే ఆ కష్టాలను దృష్టిలో పెట్టుకొని, యీ జైళ్ళను ఇంకా సంస్కరించడానికి పూనుకొనేవారేమోనని భావిస్తున్నాను. ఈ జైళ్ళలో ఉన్న విధానం ఏమంటే, జైళ్ళలో పెట్టిన మనిషిని మనిషిగా చూడకూడదు; ఇతనిని ఎంత కఠినంగా శిక్షిస్తే అంత బాగు పడుతాడు, ఇట్లాచేస్తే ఇకముందు అటువంటి నేరము చేయడు;—అని తలంచి యీవిధంగా కఠినంగా శిక్షిస్తారు. ఇది చాలా పొరపాటు అని అనుకొంటాను. కాని, జైలు అధికారులు ఆ విధానం పొరపాటని తెలిసే చేస్తారో, తెలియక చేస్తారో అర్థం కాదు. తప్పులు చేయటం మానవసహజం. ఎవరైనా తప్పుచేస్తే వారిని తదనుగుణంగా శిక్షవేసి జైలుకు పంపటం అనేది, వాళ్ళు జైళ్ళలో వుండి బాగుపడాలనే ఉద్దేశముతోనే. వాళ్ళను జైళ్ళలో వుంచి బాగుచేయాలి అం[illegible] ళ్ళలో వుండే అధికారులు ఎవరైతే వున్నారో, వారంతా యీ ఖైదీలను బాగు చేయవలసిన [illegible] కలిగినవారా, కాదా, అని ఆలోచించాలి. ఖైదీలను బాగుచేయగలిగిన సమర్థులైన వారినే యీ జైలు అధికారులుగా పెట్టి తదనుగుణంగా జైళ్ళను సంస్కరించి, చట్టమును చేసినట్లయితే చట్టంలో వున్నంతలోనైనా ఖైదీలు బాగుపడే అవకాశాలు వుంటాయి. వారు ఏ నేరం

చేస్తారో, ఆ నేరం గురించి, ఆ జైళ్ళలో ఉండే అధికారులు, ఇలాంటి నేరాలు చేయకూడదనే విధంగా అతనికి సంతృప్తికరంగా, అవసరమైన పాఠాలు నేర్పి, వారిని బాగుచేసి, వారిలో హృదయ పరివర్తన కలిగించే పద్ధతి చేస్తే చాలామంది బాగుపడుతారు. వారు జైలునుంచి బయటికి వచ్చిన తరువాత తిరిగి నేరాలు చేయటానికి ప్రయత్నించరు. కాని, జైళ్ళలో, మానవుడినే మానవుడి మాదిరి కాకుండా, పశువుకంటే హీనంగా చూస్తూ, కఠినమైన శిక్షలు వేస్తూ, జంతువులు కుక్కలు కూడా తినటానికి పనికిరాని ఆహారము ఇస్తూంటే, వారు జైళ్ళలో బాగుపడటంకాని వారికి మంచి గుణములు ఏర్పటడంగాని, వారికి హృదయ పరివర్తనము కలగటంగాని ఎప్పుడూ జరుగదు. ఖైదీలకు విధించే శిక్షలు అలా ఉండగా, అండర్ ట్రయల్స్‌కును, శిక్షలు పడిన ఖైదీలకును ఏమీ వ్యత్యాసం చూపటంలేదు. ఇంకా రాజకీయ ఖైదీలు ఉన్నారు. రాజకీయ ఖైదీలకుగాని డిటెన్యూలకు కాని ప్రత్యేక సౌకర్యములు చూపింపబడాలనేటిది ఏదీ, యీ బిల్లులో చూపించ బడలేదు. సి క్లాసు ఖైదీలకు ఏమైతే సౌకర్యాలు ఇచ్చారో అవే డిటెన్యూలకు ఇవ్వబడ్డాయి. రాజకీయ ఖైదీలను, డిటెన్యూలను కూడ సి క్లాసు ఖైదీలతోపాటు అతి హీనంగా చూస్తున్నారన్న మాట. సి క్లాసు ఖైదీలను అట్లా చూడటమేం తప్పు అనుకొంటే అంతకంటే హీనంగా వారిని చూడటం జరిగింది. వేలాదిమంది ప్రజలను నిర్దోషులను పాపం అని, పుణ్యం అని లేకుండా వారిని జైళ్ళలో పెట్టి ఖైదీలని చెప్పి, వారిని అమానుషంగా హింసించారంటే, అది ఎంత మాత్రమూ సహించరానిది. డిటెన్యూలుగాని, రాజకీయ ఖైదీలుగాని, సూపరింటెండెంటు వచ్చినపుడు చేతులు కట్టుకొని నిలబడాలి. శిక్షలు పడినవారు చేతులు కట్టుకొని కాళ్ళు ముడుచుకొని, తలవంచుకొని ఒక మూల కూర్చోవాలి. ఇదే క్రమ శిక్షణట. ఇది ఎటువంటి క్రమశిక్షణో మాకు అర్థం కావటం లేదు. వారంతా దేశంకోసం పాటుబడుతూ ఎన్నో త్యాగాలు చేసి జైళ్ళకు రావటం జరిగింది. వారు కూడా యీ పని చేయాలంటే యీనాటి ప్రపంచంలో ఇది సహించరానిది దీనిని గురించి తగినంత మార్పులు చేస్తే గాని ఏమాత్రమూ ప్రయోజనముండదు. ఇదే అంతా, ఒక డిసిప్లిన్ అట! దీనిని సక్రమంగా చేయనివారిని చేయులేదని చెప్పి వాళ్ళను చావమోదుతారు. వాళ్ళ వీపులను చిదుగగొడుతున్నమాట. ఈ విధంగా ఖైదీలను అనేక కష్టాలు పెడుతారు. దీనిని ప్రభుత్వము చేయిస్తుందో లేక అక్కడి జైలు అధికారులే స్వయంగా ఆ అమానుష కృత్యాలను చేయిస్తున్నారో తెలియదు. అక్కడి జైలు అధికారులే స్వయంగా ప్రభుత్వానికి తెలియకుండా ఖైదీలను అమానుషంగా హింసిస్తున్నారంటే, దీనిని గురించి అనేకసార్లు ప్రభుత్వ దృష్టికి తెచ్చినా విచారణ జరగలేదు. కనీసం జైలులో ఉండే మానవుడు తాను బయట ఏ ఆహారమునకు అలవాటు పడ్డాడో, ఆ ఆహారం ఇవ్వకుండా ముడి పచ్చ జొన్నలు రాళ్ళు, గొంగళీబొచ్చు, మొదలైన చెత్తఅంతా పడేయటంవల్ల వాటిని తిని బాధపడుతూ కష్టాలకు గురికావలసి వచ్చినది. జైళ్ళలోపల వుండే వాళ్ళు తమ స్వంత ఖర్చుమీద కూడా తమ అవసర వస్తువులను తెచ్చుకోడానికి, ఆ వస్తువులను ఉపయోగించుకోడానికి పర్మిషనుకూడా ఇవ్వటం జరగటంలేదు. ఇదిఅంతా డిటెన్యూలకే. మద్రాసు రాష్ట్రంలోని జైళ్ళలో ఆ మాదిరి కాకుండ డిటెన్యూగా తీసుకొనబడిన తరువాత, వారు ఏ జాతికి చెందనీ, ఏ మతానికి చెందనీ, విచక్షణ ఏమీ లేకుండా వారికి ప్రత్యేకంగా సౌకర్యాలు కల్పించారు. ప్రతి ఆరు మాసాలకు ఒక సారి 30 రూపాయలు ఖరీదు చేసే బట్టలు, ప్రత్యేకంగా తిండి ఖర్చులకు రోజు 3 రూపాయల ఎలవెన్సు పడుకోటానికి మంచము, దోమతెర కూర్చోటానికి కుర్చీలు, ఇవన్నీ ఏర్పాటు చేశారు. వార్డు

దేశంకోసం, దేశక్షేమంకోసం పాటుపడేవారని చెప్పి, బ్రిటిష్ ప్రభుత్వమే, వారికి సౌకర్యములు చేసింది. బ్రిటిష్ ప్రభుత్వము చేసిన ఆ ఖానూన్ అయినా ఇక్కడ అమలుచేస్తే బాగుంటుంది. ఇది కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం చేసిన ఖానూన్ కాదు. ఆనాడు బ్రిటిష్ ప్రభుత్వం వారే మానవత్వమును అర్థము చేసుకొని, కొంతలో కొంత అయినా, అక్కడి జైళ్ళలో సౌకర్యాలు కల్గించారని చెప్పవలసి ఉన్నది. ఇప్పుడు కాంగ్రెసు ప్రభుత్వమువారు బ్రిటిష్ ప్రభుత్వంవారు కలిగించిన సౌకర్యాల కంటే ఎక్కువ సౌకర్యాలనే ఖైదీలకు కలిగించవలసి యున్నది. కాని అలా జరగటం లేదు. జైలులో ఉండే కాలంలో చదువుకోటానికి పుస్తకాలు, లైబ్రరీ, వార్తా పత్రికలు, ఈ సౌకర్యాల్ని ఆడుకోటానికి అవకాశాలు కల్పించటము, ఇవి ఏర్పాటు చేయాలి. తనకుటుంబాన్ని పోషించు కునే ఒక మానవుడిని డిటెన్యూగా జైలులో పెట్టిన తరువాత, అతని కుటుంబ భారాన్ని ప్రభుత్వం భరిస్తుందా అంటే లేదు. ఆ కుటుంబాన్ని నిర్దాక్షిణ్యంగా వదలిపెడుతోంది. తన కుటుంబాన్ని పోషించుకోటానికి డిటెన్యూలకు ప్రభుత్వం అలవెన్సులు ఇవ్వవలసి వున్నది. అటువంటి అలవెన్సులు ప్రభుత్వము ఇచ్చుకోలేకపోతే, వారిని వదలిపెట్టవలసి వున్నది లేదా, వారిని వెంటనే విచారించి నేరం ఋజువుఅయితే జైలుకు పంపించాలి. వారి విచారణను వెంటనే చేయించడం అవసరం. డిటెన్యూలను యీవిధంగా పంపడానికి బదులు యీ డిటెన్యూ విధానం లేకుండా చేయుటం అవసరమని భావిస్తున్నాను.

జైలు అధికారులు తమకు ఉన్నటువంటి ఆజ్ఞలను మీరి ప్రవర్తిస్తున్నారు. అక్కడ వున ఖైదీలను చాలా అగౌరవంగా చూస్తారు. ఖైదీలను అట్లా అగౌరవంగా చూస్తున్నారని కంప్లేంట్ చేసినప్పటికి శిక్షించకుండా వుంటే, వారు ఇంకా చాలా ఘోరాలు చేయటానికి వెనుకంజవేయరు. జైలు అధికారులు, పోలీసు, ఆ ఖైదీలను అగౌరవ పర్చటం ఏమాత్రం సహించ రానిది. పెద్ద అధికారుల సంగతి చెప్పనే అక్కర లేదు. చివరికి పోలీసులు, జైళ్ళలో వుండే వార్డర్లు సహితం, జైళ్ళలో వుండే మానవులను ఏవిధంగా సంభోధించాలో గుర్తెరగకుండా ప్రవర్తిస్తున్నారంటే, ఇది ఏమాత్రం సహించరానిదని, ఈ మానవ సమాజం దీనిని సహించదని చెబుతున్నాను. అక్కడివారు ఖైదీలనందరినీ, రాజకీయ ఖైదీలుగాని, డిటెన్యూలుగాని, అందరినీ అసభ్యంగా ఆరే, తురే అనటమూ, ఇంకా చెప్పరాని బూతులను కూస్తూ వుండటం, పైగా ఖైదీలు జైళ్ళలో వున్నారు, మమ్ముల్నేమి చేయగలరనే పద్ధతిలో మాట్లాడుతున్నారు. ఇదంతా ఇక్కడ వుండే నాయకులకు గాని, అధికారులకు గాని తెలియదా అంటే, వారికి తెలుసు. ఈ విషయం వారికి మెమోరాండాలు ద్వారా తెలియ జేసాము. ఇంకా వారు జైళ్ళను చూడడానికి వచ్చినప్పుడు చెప్పటం జరిగింది. ఈ బిల్లు ఈ పద్ధతిలో గాకుండా ఇంకో పద్ధతిగా మార్చవలసి వుంటుంది. "ఈ బిల్లుతోటి ఇక్కడ ఏదో బ్రహ్మాండంగా ఒరగబెడుతున్నాం, ఇతర రాష్ట్రాలలోని జైళ్ళలో ఏవైతే సౌకర్యాలు ఉన్నాయో, ఆ విధంగా తీసుకురావటానికి ప్రయత్నిస్తున్నాం," అని ఏదైతే వారు చెబుతున్నారో, అది అంతా అబద్ధము. మన ప్రక్కనవున్న మద్రాసు, ఆంధ్ర రాష్ట్రాలలో ైళ్ళలోని సౌకర్యాలు అయినా వెంటనే కల్పించాలి. కనుక ఈ బిల్లును తిరిగి [illegible] వ శాసనాన్ని తీసుకు రావాలని కోరుతున్నాను. లేదా, మేము తరువాత తీసుకు వచ్చే వా అంగీకరించి అమలులో పెట్టాలని కోరుతున్నాను.

* شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) :- مسٹر اسپیکر سر - میں سمجھ رہا تھا کہ اس مسودہ قانون کو کچھ اصلاح کے ساتھ ھاؤس کےسامنے پیش کیا گیا ہوگا لیکن جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو مجھے افسوس ھوا - میں اصلاح کی توقع اس لئے کررھاتھا کہ ھمارے معزز وزراء بھی ایک سے زائد مرتبہ جیل کی ھوا کھا چکے ھیں - وہ اچھی طرح واقف ھوں گے کہ وھاں کیسی تکالیف ھوتی ھیں - ان کے ساتھ کس طرح انسانیت کے خلاف سلوک کیا جاتا ھے - لیکن اس قانون کو دیکھنے سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ سابقہ احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ھوئی - اس سلسلے میں ایک آنریبل ممبر شری مادھو راؤ کی تقریر کا جواب دیتے ھوئے اس جانب کے ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ ایسا اعتراض کیا جارھا ھے جیسے یہ قانون وہ اپنے ھی لئے بنا رھے ھیں - میں کہتا ھوں کہ یہ قانون ان کے لئے نہیں بلکہ اس طرح کی تنقید کرنے والوں کے لئے ان کے بھائیوں کے لئے جو ھمارے ملک کے شہری ھیں اور کسی نہ کسی وجہ سے نا سمجھی یا کوئی غیراصولی حرکت کرنے کی وجہ سے جیل جاتے ھیں - جیل جانے کے بعد وہ ھماری برادری سے کٹ نہیں جاتے - وہ ھماری شہریت سے علحدہ نہیں ھوتے - جیل جانے کے باوجود بھی وہ ھمارے سماج ھی میں رھتے ھیں - ھمیں اس نقطہ نظر سے قانون بنانا ھے - خیر مجھے تو جیل جانے کا اتفاق نہیں ھو لیکن مجھے ذاتی طور پر معلوم ھے کہ جیل میں قیدیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جاتا ھے - لیکن میرے موکلین جو جیل سے عدالتوں میں آتے ھیں یہ معلوم ھوا کہ انہیں سرکار کی جانب سے غذا اور دوسرے معاملوں میں جو سہولتیں حاصل ھیں ان سے استفادہ کا موقع نہیں دیا جاتا - اس ھاؤس کے ایک آنریبل ممبر شری کے - وی - نارائن ریڈی نے بھونانی اینڈ کمپنی کے حیدرآباد اور سکندرآباد کی جیلوں سے نا جائز طور پر استفادہ کے بارے میں ایک تفصیلی نوٹ میں بتایا ھے کہ یہ لوگ کس طرح جیل کے ٹھیکہ دار بن گئے ھیں - مجھے معلوم ھوا حکومت نے اس کا یہ جواب دیا ھے کہ ایسی کوئی شکایت نہیں ھے لیکن ان آنریبل ممبر کا یہ ادعا ھے کہ وہ اس رپورٹ کی صداقت کے سلسلے میں ثبوت پیش کرنے آمادہ ھیں - اس رپورٹ سے بھی معلوم ھوتا ھے کہ وھاں قیدیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک ھوتا ھے - انہیں بھا جی کے بجائے پتے اور گھانس کھلا یا جاتا ھے - جو جوار کی روٹی ملتی ھے اس جوار کو کنکر صاف کئے بغیر پسایا جاتا ھے - اور کچی پکی روٹیاں دی جاتی ھیں - وہ پکی تو رھتی ھی نہیں - کپڑوں کے بارے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ ایک جوڑا چھ آٹھ مہینے کے لئے انہیں کافی نہیں ھوتا - سال میں تین جوڑ کپڑے انہیں ملنے چاھئیں - محنت اور کام کے قاعدوں کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا انہیں برائے نام معاوضہ دیا جاتا ھے - ھم دیکھتے ھیں کہ دوسرے متمدن ممالک بالخصوص روس میں جہاں کے بعض مضامین مجھے دیکھنے کا اتفاق ھوا وھاں عدالت خود اپنے فیصلے میں سزا کے ساتھ ساتھ لکھدیتی ھے کہ اس ملزم کو محنت کا معاوضہ اس حساب سے دیا جائیگا - اس طرح عدالت کے فیصلے میں ھی محنت کے معاوضہ کا تعین کردیا جاتا ھے - یہاں اگر اتنا نہیں کیا جاسکتا تو کم از کم اتنا تو ھونا چاھیئے کہ جیل میں وہ جو محنت کرتا ھے اس کا اس کو اتنا معاوضہ ملے کہ وہ جیل سے نکلنے کے

بعد کچھ کرسکیں۔ وہاں سے گناہ ذہنیت لیکر نہ نکلیں۔ اور پھر کسی جرم کا ارتکاب کرنے کی جانب راغب نہ ہوں ۔

ورنہ یہ ہوگا کہ وہ خالی ھاتھ نکلیں گے تو آج ایک گھر میں چوری کریں گے کل دوسرے کے گھر میں ڈاکہ ماریں گے اس طرح بہت ممکن ہے کہ وہ منسٹروں کے گھر تک بھی پہنچ جائیں ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جب وہ جیل سے چھوٹیں تو ان کے پاس کم ازکم اتنا سرمایہ ہونا چاہیئے کہ دوسرے ذرائع فراہم ہونے تک وہ اپنی گزر بسر کرسکیں ۔

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—क्या आपका यह ख्याल है कि कैदियों को वुलन (Woollen) के कपडे दिये जायें ?

شری عبدالرحمن :— ھاں اگر آپ اولن کے کپڑے زیادہ پسند کرتے ھیں تو وہ دے سکتے ھیں اور اگر کھدر پسند کرتے ھیں تو وہ دے سکتے ھیں۔ لیکن آپ تو اس نقطہ نظر سے دیکھ رہے ھیں جیسے کہ وہ جانور ھیں۔ جس طرح کسی تہوار میں ایک کپڑا جانور پر ڈالا جاتا ہے اور پھر اس کو اتار لیا جاتا ہے ۔ اوسی طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے ۔ اگر محض اصلاح کردار کی خاطر انہیں جیل بھیجا جاتا ہے تو چاھیئے یہ کہ ان کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کیا جائے جس سے انکی ذھنیت میں تبدیلی ھو اور جیل سے چھوٹنے کے بعد وہ ایک شریف انسان کی طرح زندگی بسر کرنے کے قابل ھوجائیں۔

اس کے بعد پیرول کے تعلق سے میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ پیرول پر رھائی کا طریقہ چین میں بھی ہے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ چین میں جو چیزیں اچھی ھیں اون کی تقلید میں ھماری حکومت کو پیچھے نہیں ھٹنا چاھیئے ۔ مجھے معلوم ھوا ہے کہ چین میں قیدیوں کو ھر سال پیرول پر چھوڑا جاتا ہے ۔ پیرول پر چھوڑنے کے دو مقاصد ھوتے ھیں۔ ایک تو یہ کہ جب قیدی پیرول پر چھوٹکر اپنے گھر آئیگا تو اس کے عزیز اقارب اور ملنے جلنے والے اوس سے پوچھیں گے کہ پیرول کی مدت پوری کرکے وہ پھر کب جیل جائیگا۔ اس سوال سے اس کو احساس ھوگا کہ اوس کو پھر جیل جانا ہے اس طرح اوس کو اپنی آزادی کے سلب ھونے کا احساس پیدا ھوگا۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس طرح اوس کو چند دنوں کے لئے سکون حاصل ھوگا۔ ان دونوں پہلوؤں کے پیش نظر پیرول پر رھائی کا طریقہ رکھا گیا ہے ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ باقاعدگی کے ساتھ ھرسال پیرول پر رھائی کا طریقہ اختیار کیا جانا چاھیئے ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ابھی ایک آنریبل لیڈی ممبر نے کہا کہ قیدیوں کو [illegible] سیاسی قیدیوں کو اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پیسوں سے خریدنے کی اجازت دی جاتی ہے اون کے متعلقین یہ رقم داخل کرتے ھیں ۔ لیکن ادخال رقم کے لئے کچھ تواریخ مقرر ھوتی ھیں ۔ اگر متعلقین مقررہ تاریخوں میں کسی وجہ سے رقم داخل نہ کرسکیں تو ان قیدیوں کو دوسرے مہینے تک اس رقم سے محروم رہنا پڑتا ہے ۔ حکومت

کو چاھیئے کہ متعلقین جس وقت بھی پیسے داخل کریں جمع کرلئے جائیں - تاکہ قیدیوں کو اس سے استفادہ کا موقع رہے - کیونکہ سرکاری خزانہ پر تو اس کا کچھ بارعائد نہیں ہوتا بلکہ حکومت ایک درد سری سے محفوظ رھتی ھے -

''گنجی''یا''قید تنہائی'' ان کے تعلق سے میں کہوں گا کہ یہ نہ صرف خلاف انسانیت ھے بلکہ افعال حیوانی ھیں - مجھے یہ دیکھکر سخت ملال ہوتا ھے کہ آج بھی ان طریقوں کو روا رکھا گیا ھے جو غیر انسانی افعال ھیں - اس لئے جیلوں سے اس طریقہ کو جلد ختم کرنا چاھیئے - ھاں جو قیدی شریرالنفس ھوں انکی حد تک کمیٹی کی طرف سے جو تجاویز پیش ھوں ان پر عمل کیا جاسکتا ھے - اس قانون میں جیلر اور مہتمم کو زیادہ اختیارات دئے گئے ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ چند پڑھے لکھے لوگ بھی سیاسی قیدی کی حیثیت سے یا جرائم کے مرتکب کی حیثیت سے جیلوں میں آتے ھیں ایسے لوگوں کے تفویض بھی وہ اختیارات کئے جاسکتے ھیں کیونکہ مہتمم وغیرہ ناجائز طور پر اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ھیں - اس کے متعلق یہ کہا جاسکتا ھے کہ وزیٹرس کو بھی مقرر کیا جاتا ھے جو دیکھ بھال کرتے ھیں - مگر میں کہوں گا کہ میرے حلقہ انتخاب میں ایک بہت بڑا جیلخانہ چنچل گوڑہ سنٹرل جیل ھے - باوجود اس کے کہ میں اوس حلقہ کا منتخب کردہ ایم - ایل - اے - ھوں اب تک مجھے اوس جیل کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ھوا - عموماً وزیٹرس کی حیثیت سے کانگریس پارٹی کے لوگوں کو مقرر کیا جاتا ھے - اس میں ایسے لوگ نہیں ھوتے جو غیر جانبداری کے ساتھ حکومت کے سامنے اپنے تجاویز رکھیں - میں عرض کروں گا کہ ایسے لوگوں کو بھی اس میں رکھنا چاھیئے - مگر حکومت کا منشاء یہ ھوتا ھے کہ ایسے لوگوں کو مقرر کیا جائے جو عیوب کو ڈھانکیں - لیکن میں کہوں گا کہ یہ کوئی ایسے مسائل نہیں ھیں جن سے حکومت کا تختہ الٹنے کا سوال پیدا ھوتا ھو - وزیٹرس میں بھی اپنی ھی پارٹی کے لوگوں کو شامل کرنے سے مقصد فوت ھو جاتا ھے ....

مسٹر چیرمن :— آپ اور کتنا وقت لینگے؟

شری عبدالرحمن :— اب میں زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ میرے وہ ساتھی جیلوں کے تعلق سے تفصیلی طور پر اظہار خیال کرسکیں گے جو جیل جاچکے ھیں کیونکہ انہیں وھاں کا تجربہ ھے - اور منسٹر صاحبان بھی تفصیلی وضاحت کرسکیں گے - اتنا کہتے ھوئے میں ختم کرتا ھوں -

شری نارائن راؤ (بلولی) :— مسٹر اسپیکر سر - اس قانون کے تعلق سے اب تک جو مباحث ھوئے ھیں ان سے اور میں نے سر سری طور پر اس قانون کا جو مطالعہ کیا اس سے معلوم ھوا کہ اس سے پہلے جو قانون محابس سرکار عالی نافذ تھا اوس کو منسوخ کر کے اس جمہوری قانون کو نافذ کرنے کے لئے یہ بل لایا گیا ھے - میں کہہ سکتا ھوں کہ قانون محابس سرکار عالی میں جو سختیاں تھیں وہ اس قانون میں باقی نہیں رھی ھیں - اوس قانون میں ھتکڑی لگانے کا جو طریقہ تھا وہ نہایت بھیانہ اور انسانیت کے خلاف تھا - لیکن اس قانون

میں اس کو باقی نہیں رکھا گیا ھے ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ ھمیں اس قانون کو خوش آمدید کہنا چاھیئے ۔ پہلے سزا کی خاطر جیلوں کو بھیجا جاتا تھا لیکن اس قانون کی رو سے یہ تصور قائم کیا جارھا ھے کہ کسی کو جیل بھیجنا محض اس لئے مقصود ھے کہ اوس کی ذھنیت کی اصلاح ھوسکے ۔ آج مصلحان قوم کا رجحان یہ ھے کہ جب قیدی محابس میں جائیں تو وھاں انکی ذھنیت کی تربیت ھو تا کہ وہ جیل سے نکلنے کے بعد کسی قسم کا گناہ نہ کرنے کی طرف مائل ھوں ۔ آج اس خیال کے تحت محابس میں بھیجا جاتا ھے ۔ میں کہوں گا کہ محابس میں آج وہ طریقہ نہیں ھے جو پہلے تھا ۔

ابھی ایک آنریبل ممبر تلگو میں فرما رھے تھے کہ اوس وقت نظر بندوں کے لئے بہت سے دفعات تھے ۔ مجھے بھی جیل جانے کا اتفاق ھوا ھے ۔ میں نے جیل میں چودہ مہینے گزارے ھیں ۔ میں جس جیل میں تھا وھاں کسی طرح کی تکلیف نہیں تھی ۔ سیاسی قیدی ھوں یا دوسرے جرائم کے تحت قید ھوئے ھوں ان کو بھی کوئی تکلیف نہیں تھی ۔ ایک آنریبل دوست نے جو ترمیم کی ھے میں بھی اوس سے متفق ھوں کہ تازیانہ کی جو سزا ھوتی ھے وہ نہایت بہیانہ اور خلاف انسانیت ھے اس لئے اس کو رائج نہیں رکھنا چاھیئے ۔

بہر حال مجموعی طور پر دیکھا جائے تو میں کہوں گا کہ یہ قانون ایسا نہیں ھے جیسا کہ اپوزیشن کے آنریبل ممبرس اس کے متعلق خیال کرتے ھیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ قیدیوں کی ذھنیت کو تبدیل کرنے میں یہ قانون ضرور مدد کردیگا ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

श्री. भुजंगराव :—अध्यक्ष महोदय, मी या विधेयकावर आपले विचार सभागृहापुढें ठेवत आहे. वास्तविक जेल याचा अर्थ जो शिक्षा झालेला किंवा जेल मध्यें.......

مسٹر چیرمن :— میرا خیال ھے کہ آنریبل ممبر ھندی جانتے ھیں ۔

شری بھجنگ راؤ :— اس قانون کا منشاء یہ ھونا چاھیئے کہ جو اشخاص خلاف انسانیت افعال کرکے سزا بھگتتے ھیں پھر ایسی نوبت نہ آئے کہ وہ ویسے ھی افعال کے مرتکب ھوکر سزا کے مستوجب قرار پائیں ۔ سزا جو کسی مجرم کو دی جاتی ھے اس کا مقصد یہ ھوتا ھے کہ آئندہ وہ خلاف انسانیت اعمال نہ کرے ۔ بالفاظ دیگر جیل خانے ایک طرح کے اصلاح خانے ھوتے ھیں ۔ اعمال کی اصلاح کے لئے مجرمین وھاں بھیجے جاتے ھیں اس قانون کو دیکھکر میں اس پوائنٹ پر پہنچا ھوں کہ جیل خانوں میں جو قیدی آتے ھیں وہ برے افعال کر کے ھی نہیں آتے ھیں بلکہ سیاسی قیدی بھی ھوسکتے ھیں ۔ بعض قیدی ایسے ھوتے ھیں جن کو آروپ لگایا جاتا ھے ۔ مجرمین کو جو بعض سہولتیں ملنی چاھئیں وہ اس قانون میں نہیں ھیں یعنی سیاسی قیدیوں کو جو سہولتیں ملنی چاھئیں اس میں نہیں ھیں ۔ ساتھ ھی عام مجرمین کے تعلق سے بھی ان کو جرائم سے باز رکھنے کے لئے جو سہولتیں دی جانی چاھئیں وہ اس قانون میں نہیں ھیں ۔ قیدیوں کے خیالات کی

اصلاح کے لئے اور ان کو اچھا بنانے کے لئے کوئی پراویژن اس قانون میں نہیں ہے ممکن ہے کہ آئندہ قواعد کے ذریعہ ایسی سہولتیں فراہم کی جائیں ۔ ہمارا منشا بھی یہی ہے کہ کم از کم قواعد میں یہ چیز رکھی جائے ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ قید تنہائی اور تازیانہ یہ دونوں قسم کی سزائیں جمہوری حکومت میں رائج رہنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے یہ دونوں قسم کی سزائیں منسوخ کیجانی چاہئیے اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کرونگا کہ مجرمین سے جو نو گھنٹے کام لیا جاتا ہے کسی طرح درست نہیں ہے ۔ کسی صورت میں بھی آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جانا چاہئیے ۔ ملازمین سرکار سے بھی چھ سات گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جاتا ہے اس لئے میں کہوں گا کہ مجرمین سے اسطرح زیادہ کام لینا سختی پر مبنی ہوگا ۔ اسکے ساتھ ساتھ میں کہونگا کہ مجرمین کے ملاقاتی جو اون سے ملنے کے لئے آنا چاہتے ہیں علاوہ مشیران قانونی کے انکو بھی ملنے کی اجازت دیجانی چاہئیے ۔ بہت سے قیدیوں کو اپنے گھر کی باتیں کاروباری معاملات بتلانا پڑتا ہے جسکی وجہ سے وہ کسی کی موجودگی مناسب نہیں سمجھتے ۔ یہ اصول اسمیں رکھنا مناسب ہوگا

تیسری بات یہ ہے کہ قیدیوں کو جو لباس دیا جاتا ہے وہ ناکافی ہے۔ اور صحت کے اصول سے بھی وہ غیر مناسب ہے۔ انہیں وہاں جو کچھ بھی معمولی اجرت ملتی ہے اس سے وہ کپڑے برتن ۔ کتابیں خرید سکیں اس کا اصول اس قانون میں ہونا چاہئیے ۔

باقی امور میں ترمیمات کے وقت پیش کرونگا ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराअी) :—अध्यक्ष महोदय, अिस बिल के बारे में मैं अपने कुछ विचार रखना चाहता हूं। अब तक अिस बिल पर अिधर अुधर के कुछ माननीय सदस्योंने चंद चीजें हाअुस के सामने रखीं। तुरुंग के संबंध में मुझे यह कहना है कि हमें मानवता की दृष्टि से अिस प्रश्न की तरफ देखना चाहिये। हम में से कोअी भी चाहे वह अिस तरफ का हो या अुस तरफ का, यह नहीं कहता कि तुरुंग बरखास्त कर दो। हम अितना ही कहना चाहते हैं कि मानवता की दृष्टि से हमें अैसे सुधार करने चाहियें जिनसे जेल से छूटकर आने के बाद वह अेक अच्छा नागरिक बन कर कुछ अच्छा काम कर सके और समाज में यह बता सकें कि आज की लोकशाही में जो जेल हैं, वे मानवता के सुधार करने के केंद्र हैं। जैसा कि मंत्रि महोदय ने कहा कि हम जेलों को मानव-सुधार के केंद्र बनाना चाहते हैं, हम अुनकी राय से सहमत हैं।

श्रीमती आशाताअी वाघमारे :—सहूलतें दी गअी हैं, सुधार करना हर अिन्सान का फर्ज है। जेल क्या कोअी मशीन है ?

श्री. रामराव आवरगांवकर :—मेरा यह कहना नहीं है कि सुधार करने का मक्ता किसी अेक पार्टी का है। हमें सबसे पहले देखना चाहिये कि आज गुनहगारों की संख्या क्यों बढती है ? समाज में गुनाह क्यों होते हैं ? मैं कहूंगा कि हमारा आज का जो मआशी निजाम है, अुसके लिहाज से

देखेंगे तो मालूम होगा कि हमारे देश में बहुत बेरोजगारी है। अिसका मतलब यह नहीं कि हम गुनहगारों को सहूलतें दें। हम सहूलतें किसी कदर नहीं देंगे। लेकिन साथ ही साथ हमें ह्यूमन पॉअिंट ऑफ व्ह्यू (Human point of view) से भी अुनकी तरफ देखना चाहिये। लेकिन जेल के अंदर जानेवालों में जो सुधार करना चाहिये, वह अिसलिये कि समाज का अैसे लोगों से संरक्षण हो और जनता को सहूलत हो। साथ साथ चोरी, डकैती और गुंडेगिरी करनेवालों को भी दहशत हो कि वे अगर अिस तरह से लोगों को सतायेंगे और नुकसान पहुंचायेंगे तो अुसका नतीजा अच्छा नहीं होगा। अिसलिये अिस चीज पर ज्यादा जोर दिया जाना चाहिये कि जो लोग जेलसे बाहर आयेंगे वे सनअत याफ्ता होंकर अेक अच्छे नागरिक की हैसीयत से ही बाहर निकलें। अिसकी कोशिश हम न करें तो अैसा होगा कि कल ही वह छूटा और दूसरे दिन फिर अुसने कहीं डाका मारा या चोरी की। मैं समझता हूं कि जो चोरी करनेवाले लोग हैं, अुनको दो हिस्सों में तकसीम करना चाहिये। आदतन चोरी करनेवाले या गुनाह करनेवाले लोग बहुत कम होते हैं। आज का हमारा जो मआशी बोहरान है अुसकी वजह से भी हम देखते हैं कि चंद मासूम गुनहगार भी अिसमें फंस जाते हैं। अिसका मतलब यह हो जाता है कि बहुत से लोग अपनी परेशानी के खातिर या मजबूरी के खातिर गुनाह करने पर मजबूर हो जाते हैं। अिसलिये हमें जेलों को अेक सनअती शिक्षा केंद्र बनाना चाहिये जिससे गुनाह करनेवाले लोग अच्छे नागरिक बन सकें। अिस कानून में सब से खराब चीज जो मालूम होती है वह यह है कि ताजियाना यानी 'फटके की सजा और टिकटी की सजा।

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे:—हर वक्त यह सजा नहीं दी जानेवाली है।

श्री. रामराव आवरगांवकर:—कानून में यह चीज रखी हुअी है। मैं अपने दिल की बात नहीं कह रहा हूं, और अुधर के मेंबरों न भी यह चीज रखी, मैंने ही रखी है अैसी चीज नहीं है। अिस तरह की सख्त सजा को अिस बिल पर जब तरमीमात पेश किये जायेंगे अुस वक्त निकाल दिया जाय तो बहुत अच्छा होगा। अेक माननीय सदस्य ने कहा कि अिसकी दफा ३५ के तहत जिसको सजा दी जायेगी अुसको नौ घंटे काम दिया जायेंगा। यह काम लोकशाही के किस अुसूल में आ सकता है यह मैं पूछता हूं? मैं समझता हूं कि काम के घंटों को भी हमें कम करना पडेगा। आज जेलों में जितनी गिजा मिलती है वह अुतनी नहीं मिलती जितनी कि अेक शख्स के लिये जरूरी होती है। अिस बात से सभी माननीय सदस्य अित्तेफाक करेंगे अैसा मेरा ख्याल है। सजा ज्यादा दी जायेगी और काम भी ज्यादा दिया जायेगा तो अुनकी तबीयत पर परिणाम होने का अंदेशा है। अिसलिये ९ घंटे काम करने की जो शर्त रखी गअी है अुसको अमेंडमेंट के वक्त कम किया जाना चाहिये। दफा ४५ के तहत जो कैदी जेल के अंदर गुनाह करेंगे अुनके लिये कुछ सजाअें रखी गअी हैं। अिसमें अेक बडी ताज्जुब की चीज मालूम हुअी कि अगर कोअी बीमारी का झूठा बयान करे तो अुसको सजा होगी। अिससे कैदियों को सताने के लिये बहुत से अफसर फायदा लेंगे, यह मेरा जाती तजरुबा है। अिस चीज का डर बता कर कैदियों से बहुत कुछ काम लिये जा सकते हैं। अिसी तरह से कपडे वगैरा का प्रॉवीजन कैदियों के लिये रखा गया है। मेरा तजरूबा है कि जेल के बहुत से अफसर कैदियों के राशन में से पैसा मारते हैं। अिसमें और अेक प्रॉवीजन है कि जो लोग गुनाह करेंगे अुनको लिबास न दिया जाकर ताडपत्री बोरिया वगैरा दिया जायेगा। अिससे

क्या होगा ? कैदियों ने गुनाह किया है अैसा कह कर कपडा बचाने को कोशिश करेंगे और करपशन बढ जायेगा। अिस तरह से पैसा बचाने की कोशिश करेंगे। अिसलिये यह बहूत बुरी बात है। अिसको नहीं रखना चाहिये। अिस तरह से अुस तरफ के अेक माननीय सदस्य ने यह भी कहा कि अिस तरफ के मेंबर अिसलिये नुकताचीनी करते हैं कि वे चाहते हैं कि अगर अुन्हें फिर से जेल में जाने का मौका आये तो ज्यादा से ज्यादा सहूलतें अुन्हें मिल सकें। लेकिन अैसी बात नहीं है। हम जानते हैं कि कोअी भी कानून किसी अेक मेंबर के लिये या अिस पक्ष के लिये या अुस पक्ष के लिये नहीं बनाया जाता और न बनाया जाना चाहिये। लेकिन अुन्हें यह भी नहीं भूलना चाहिये कि आज जेल में जाने की हम लोगों की बारी होगी तो मुमकिन है कि कल या परसों अुस तरफ के भी लोगों की बारी आ सकती है। अगर वह बारी आअी तो फिर अुन्हें पछताना न पडे कि जब हम लोग अुस तरफ के लोगोंके लिये कानून बना रहे थे अुसी वक्त अगर तरमीमात लाकर सहूलतें हासिल कर लेते तो अच्छा होता। अिस बात का ख्याल रखकर अुन्हें जेलों में जानेवालों के लिये जो सहूलतें वे मुहैया कर सकते हैं वह करनी चाहियें। अिससे मुझे कुछ ज्यादा कहने की जरूरत नहीं है। अंत में मैं अितना ही कहूंगा कि गुनहगारों को जरूर सजा होनी चाहिये लेकिन वह अिस लिहाज से होनी चाहिये कि वे भी अिन्सान हैं और हमें अुनको सुधारना है। अितना कह कर मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं।

श्री. माधवराव धोनसीकर (अुदगीर-जनरल) :—अध्यक्ष महोदय, अिस बिल पर अब तक काफी बहस हुअी है, लेकिन कैदियों के बारे में जो सहूलतें दी गअी हैं अुनसे कोअी ज्यादा फायदा मुल्क का होगा अैसा मेरा ख्याल नहीं है। अभी अभी हमारे चंद साथियों के साथ चंचलगुडा जेल देखने का मुझे मौका मिला था। वैसे तो १९३८ से लेकर १९४६ तक तीन बार जेल में जाने का सौभाग्य मुझे प्राप्त हुआ है और पिछले जमाने में करीब २७ महीने मैं जेल में रह चुका हूं। अुसके बाद अभी अपने साथियों के साथ मैं जेल देखने के लिये गया था। लेकिन जेलखानों में जो सहूलतें मुहैया करने की कोशिश की जा रही है वह कोअी मुल्क के लिये मुफीद चीज साबित नहीं होगी। जिन लोगों ने चोरी की है, डाके डाले हैं, खून किये हैं अुनको हम सहूलतें दें,पेरोल पर छोडें तो अुसका नतीजा क्या होगा ? दूसरों के बारेमें शायद आप नहीं जान सकेंगे लेकिन अगर खुद आपके बेटे या वालिद को खतम करनेवाला गुनहगार पेरोल पर छूट कर गांव आये या अुसको कोअी खास सहुलतें दी जायें तो अुसको आप खुद बर्दाश्त नहीं करेंगे। कैदखानों में जितनी सहूलतें जरूरी हैं अुतनी सहूलतें देनी चाहियें अिससे कोअी अिन्कार नहीं करता। लेकिन जेलखानों में जाकर वहां कोअी खलल पैदा करे, लोगों को मिलाकर बगावत करने की कोशिश करे तो अुसको कोअी हुकूमत बर्दाश्त नहीं कर सकती। अिसीलिये तनहाअी जैसी सजाअें आम तौर से जेलों में रखी जाती हैं। अिसका मतलब यह नहीं है कि जो अमनपसंद लोग हैं अुनको भी कडी सजायें दी जानी चाहिये। अिस बात को हम भी पसंद नहीं करते। अितना ही नहीं बल्कि कोअी भी यह नहीं चाहेगा कि देश के अंदर जेल मौजूद हों, क्योंकि जिस देश में ज्यादा संख्यामें जेल होते हैं अुस देश में कितनी चोरियां, डकैतियां या खून होते होंगे अुनका अंदाजा अुससे लगाया जा सकता है। अिसको कोअी भी पसंद नहीं करेगा और जो गुनाह करते हैं अुनके बारेमें हम अिन्सानियत की दृष्टि से सोंच सकते हैं, लेकिन जिस शख्स ने अिन्सानियत की दृष्टि से दूसरे अिन्सानों के साथ जो व्यवहार करना चाहिये था वह नहीं किया अुसको बेहद सहूलतें पहुंचाने से क्या फायदा होगा ? यह सही है कि हमें

यह देखना चाहिये कि अुसके साथ नाअिन्साफी न हो, अुसको तालीम दी जाय और अेक अच्छा नागरिक बनाया जाय। अिसकी तरफ हमें कोशिश करनी चाहिये। लेकिन अिसका मतलब यह नहीं कि अुसको जो सहूलतें मिलती हैं अुससे वह बाहर आने के बाद फिर गुनाह करने के लिये प्रवृत्त हो और फिर जेल में जाये। अिसलिये ९ घंटे काम दिये जाने के बारे में जो अेतराज अुठाया जा रहा है वह मुझे गलत मालूम होता है। अुसको सजा के तौर पर काम दिया जाना चाहिये अिसमें कोअी शक नहीं।

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 6th September, 1954.